~~۱۸۳۶~~ ع ۱۲۳۴
برہان الشیعہ

یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبیناً

برہان الشیعہ

یعنی

ردِّ بہتان الشیعہ

یا قوال

مذہب سنیہ

مؤلفہ

جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر سٹنتر کربلائی جعفری

سابق حنفی سنی

جسکو

منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

نے

پیسہ پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

بار اول تعداد ۱۰۰۰ قیمت ۸ر

تقریظات

از حضور شریعتمدار رئیس الشیعہ ملاذ الشریعہ حجۃ الاسلام والمسلمین صدر المفسرین علامہ سید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان دام ظلہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین محمد بن عبد اللہ خاتم المرسلین وعلی آلہ المعصومین المطہرین

امابعد رسالہ شریفہ برہان الشیعہ مؤلفہ حمید الضرائب جمیل المناقب جناب کربلائی مولوی ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب دام مجدہم کو میں نے باوجود کثرت اشغال وضیق مجال کے بعض مقامات سے دیکھا ہے رسالہ بہتان الشیعہ کے افترا پردازیوں اور دروغ بازیوں کو براہین باہرہ اور قوانین قاہرہ سے مخالفین کے مسلمات کے ذریعہ اس میں طرفت ازبام کر دیا گیا ہے فجزاہ اللہ خیر جزاء المحسنین۔

لا الہ الا اللہ العلی العظیم
سید علی الحائری عبدہ
ابن ابو القاسم الرضوی

حررہ خادم الشریعۃ المطہرہ علی الحائری } محلہ شیعیان موچی دروازہ لاہور

از حضور رئیس الواعظین عمدۃ المتکلمین زبدۃ العارفین مولانا سید سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد — خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است

جب سے حضرات اہلسنت نے مذہب شیعہ سے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے مذہب شیعہ روبترقی ہے۔ رد و بدل میں حقیقت حال منکشف ہو جاتی ہے حق بین نگاہیں اور حق پسند دل حق کو پسند کر لیتے ہیں۔ ڈاکٹر نور حسین صاحب انہیں حق پسند افراد میں سے ایک فرد ہیں جنکے حق بین نگاہ نے اسی رد و بدل میں حق کو دیکھا اور انکے حق پسند دل نے قبول کر لیا۔ اللھم زد فزد۔ حال میں ایک ملا سکنہ ضلع جھنگ نے کچھ مفتریات اور بہتانات جمع کر کے خلاف مذہب شیعہ ایک کتاب طبع کرائی ہے جسکا نام بہتان الشیعہ رکھا گیا ہے۔ کتاب فی الحقیقت بہتان علی الشیعہ ہے اس کا جواب ڈاکٹر نور حسین صاحب نے جو خاص جھنگ کے باشندے ہیں برہان الشیعہ سے دیا ہے۔ میں نے برہان الشیعہ اول سے آخر تک دیکھی ہے۔ اگرچہ جواب ترکی بہ ترکی مناظرہ میں نہیں ہے۔ مگر مصنف نے دائرہ تہذیب سے باہر قدم نہیں رکھا جو کچھ بھی لکھا ہے۔ بحوالہ کتب اہلسنت کے لکھا ہے اور ہر ایک حوالہ کا صفحہ نمبر سطر نام مطبع سب کچھ لکھ دیا ہے بانشاء اللہ یہ رسالہ متلاشیان حق کے لئے راہ نما ثابت ہوگا۔ خداوند عالم مصنف صاحب کو تائید حق کی جزا عنایت فرمائے

حررہ اقل العباد محسن علی سبزواری

يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم و انزلنا اليكم نورا مبينا

برہان الشیعہ

یعنی

رد بہتان الشیعہ باقوال مذہب سنیہ

حصہ اول

مؤلفہ جناب حکیم ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر جعفری اثنا عشری
کربلائی جھنگ سیالوی سابق حنفی سنی
مصنف ثبوت نبوت و ثبوت خلافت و انوار الائمہ و تحفہ نورانی و آئینہ مذہب سنی وغیرہ

اعلان

چونکہ کتاب بہتان الشیعہ سے پنجاب کی نہری آبادی میں عوام ناواقف زمینداروں میں غلط فہمی اور مذہب شیعہ سے نفرت پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ اس لئے یہ جواب بغرض آگاہ اہل اسلام شائع کیا جاتا ہے تاکہ حق اور باطل میں شناخت ہو سکے۔ ورنہ جواب خود مؤلف ملاں صاحب نے اپنی کتاب میں جابجا دیدیا ہے منصف مزاج و محققین غور سے ملاحظہ فرماویں

مصدقہ: جناب رئیس الواعظین عمدۃ المتکلمین زبدۃ العارفین مولانا سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ بخاری
جناب عمدۃ المتکلمین فخر المناظرین جناب حکیم و مولوی و حافظ علی محمد صاحب سکنہ چند بھروانہ
جناب افلاطون دوران و ارسطوزمان حامی دین متین محب آل یاسین جناب مولانا مولوی
حکیم امیر الدین صاحب نمبردار و رئیس چک جلال الدین تھوکھر جھنگ

جسکو منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی نے چھپوا کر شائع کیا

(پبلک پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپی)

نذر

یہ چند اوراق میں جناب فیضمآب معلی القاب عمدۃ المتکلمین و فخر الواعظین حامیٔ دین سید المرسلین سیادت پناہ سیدنا و مولانا مولوی محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری لاہور کی خدمت بابرکت میں پیش کر کے نذر کرتا ہوں۔ کہ جناب ممدوح ہمیشہ اعانت و حمایت و اشاعت مذہب امامیہ اثنا عشریہ میں تن من دھن سے مصروف رہتے ہیں اور جناب ہی کے مواعظ حسنہ و خوش بیانی سے پنجاب میں مذہب حقہ کو ترقی ہوئی ہے اور مومنین جھنگ پر ان کی خاص عنایت و شفقت ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ
از جھنگ سیال

نوٹ

عمدۃ المتکلمین۔ رئیس الواعظین۔ زبدۃ العارفین جناب مولانا مولوی سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری نے اپنی مہربانی سے کتاب ہذا کے تمام حقوق ہم کو عنایت فرما دیے ہیں۔ لہٰذا التماس ہے کہ اس کتاب کے چھاپنے کا کوئی صاحب قصد نہ کرے ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان اٹھائے گا۔

المستلتمس
منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ وآلہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین والعاقبۃ للمتقین والجنۃ للمطیعین والنار للمعاندین۔ والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی وصیہ وخلیفتہ ووزیرہ ومشیرہ سیدنا امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب وآلہ الطیبین الطاہرین المطہرین الصابرین الشاکرین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین الی یوم الدین۔

امابعد قال اللہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے اور دین اسلام کا دارومدار توحید ورسالت پر ہے۔ اور علت غائی رسالت صرف معرفت توحید کاملہ ہے۔ وہی دین سب سے اکمل۔ اعلیٰ وافضل ہے جس میں توحید باری تعالیٰ کامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس مذہب میں تعلیم توحید ناقص ہے۔ اسیقدر وہ مذہب ناقص تر ہے جس مذہب میں جس درجہ کا شائبہ شرک ہوگا۔ اسی درجہ کا وہ مذہب ناقص ہوگا اور جہاں صریح شرک ہوگا وہ بالصراحتہ باطل ہوگا۔ اصل اصول مذہب کمال توحید ہے اور وہی دلیل حقانیت ہے اور حقیقی وسچا موحد ومومن کامل توحید وہ شخص ہے جو توحید فی الذات توحید فی الصفات توحید فی العبادہ اور توحید فی الطاعۃ کا قائل وعامل ہو۔ اسلام کے سوائے جتنے غیر مذاہب ہیں۔ ان میں توحید کے یہ چاروں مراتب نہیں پائے جاتے۔ لوگ خدا پرستی کو چھوڑ کر آتش پرست۔ قبر پرست۔ گنگا پرست۔ جمنا پرست۔ اوہام پرست۔ بت پرست۔ ہیاکل پرست۔ گوسالہ پرست۔ ستارہ پرست۔ تثلیث پرست۔ مادہ پرست۔ قدماء ثلاثہ پرست طاغوت پرست اور شیطان پرست بن رہے ہیں جو دین توحید کی کامل تعلیم دینے آیا ہے اور جو مکمل علم توحید لایا ہے۔ وہ دین محمدی ہے جو دین اسلام کی آخری اور مکمل صورت ہے۔ اور جس شان اور جس آن بان سے توحید کی تعلیم دین محمدی صلعم نے دی ہے۔ اس کی مثال اس سے پہلے کسی دین میں

ہرگز نہیں ملتی جس شان سے قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی کامل توحید معرفت الوہیت و ربوبیت عظمت و جلالت کو بیان کرتا ہے۔ اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ اس قرآن شریف سے کامل توحید فطرت انسانی کے موافق بجلی کی طرح چمک اٹھی۔ اور آفتاب توحید نے کوہ صفا سے طلوع کرتی ہے تمام دنیا جہاں کو نورانی شعاعوں سے منور کر دیا۔ بعد ظلمات کفر و شرک کو دور کر کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ڈنکا بجا دیا ہے

چمکا ہے جب جہاں میں ستارہ محمدی   لاکھوں ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی

اسی توحیدی مشن اور معرفت و حقانیت اسلام کی اشاعت و تبلیغ و ہدایت کیواسطے مامورین من اللہ بارہ آئمہ اطہار آل سیدنا احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرمان نبوی صلعم سے منصوص ہو کر بنی امیہ و بنی عباس کی جابرانہ و ظالمانہ سلطنت میں مبعوث ہوتے رہے اور ان بیچارے عام مسلمانوں کو اصلی اسلام پر لاتے رہے۔ جن مومنین نے انکی اطاعت و تابعداری کر لی تو وہ شیعان و تابعداران و موحدین مخلصین کہلائی۔ اور جن لوگوں نے اپنی قیاس و اجتہاد و رائے کو مقدم سمجھا اور من گھڑت مسائل و فقہ مخالف کتاب اللہ و سنت و فرمان آئمۃ الہدیٰ لوگوں میں پھیلائے اور بادشاہوں کی خوشامد میں حب و لالچ و طمع دنیاوی سے حسب خواہش سلاطین فتوے جاری کیئے اور ایک نیا اسلام جاری کر دیا۔ وہ سنی مشہور ہوئے۔ زمانہ گواہی دیتا ہے اور تمام خونی تواریخ اسلام شاہد ہیں۔ کہ مسلمانوں نے ہر ایک سلطنت میں ان سادات کرام کی توہین کی ان کو ایذا پہنچائی۔ انکو شہید کرایا۔ انکے فرمان کو چھوڑ کر اپنے مصنوعی مسائل جاری کر دیئے بناوٹی احادیث پر عمل ہونے لگا۔ اور مسلمانوں نے حقیقی اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور کتاب اللہ و سنت سے منہ موڑ دیا۔ محدثین نے احادیث و روایات مخالفین سادات عظام سے درج کر دیں لیکن پاک و مقدس زاہد و عابد و واقفان علوم لدنی سے کوئی حدیث بھی نہ لی اور نہ ہی ان کو مستند سمجھا۔ باوجود محاسن جمیلہ اور مآثر جمیلہ کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو حضرت بخاری اور انکے شیخ یحییٰ بن سعید وقعت کی نگاہوں سے دیکھنا پسند نہ فرماتے تھے اور انکو محبوب نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے امام جعفر صادقؑ کی روایت اور حدیث کو گوارہ

اُمت نے قابل حجت سمجھا ہے۔ مگر امام بخاری کے نزدیک حضرت امام علیہ السلام
کی مرویات مستند نہیں (صبح صادق صہ) یہی وجہ ہے کہ بخاری و دیگر محدثین و مفسرین
و مجتہدین نے ان بارہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی مخالفت میں اسلام کی لٹیا ڈبو دی
اور شریعت اسلام میں وہ شرمناک مسائل جاری کر دیئے۔ جن سے مسلمان غیر مذاہب کے
رو برو ہرگز منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ نہ ان کتب سنیہ میں شان توحید
الوہیت نہ شان نبوت نہ عزت صحابہ اور نہ ہی صفت امہات المومنین نہ طہارت نہ
عبادت۔ فقر اسلام کا نام ہی نام ہے۔ جبتک اہلسنت کی یہ کتابیں موجود ہیں مسلمان ہرگز
حقیقی راہِ نجات و صراط مستقیم نہیں پا سکتے۔ اس پر طرہ یہ بناوٹی مسائل اور اپنی دور از
عقل و فطرت فقہ کو چھپانے کی خاطر اور اجماع۔ اپنی دولت و ثروت کو قائم رکھنے کے
واسطے سنی ملا مولوی صاحبان حقیقی موحدین مومنین سے ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں
ہر ایک ضلع۔ ہر ایک گاؤں۔ ہر ایک موضع میں شور و شر۔ فتنہ و فساد۔ مچاتے پھرتے ہیں۔
اور سنی شیعہ کا جھگڑا اُٹھا کر مسلمانوں میں نفرت پھیلاتے پھرتی ہیں۔ اشتہارات رسالہ
جات۔ کتب و پمفلٹ میں جھوٹے قصے اور افسانے اور موضوعات روایات لکھکر مسلمانوں
کو بہکاتے ہیں اور خطہ امن نہیں ہونے دیتی۔ آجتک سنی مسلمانوں کی طرف سے بر خلاف
مذہب شیعہ حقہ جتنی کتابیں و رسالے چھپ چکے ہیں۔ سب میں کتمان حق۔ کذب و افتراء پرانے
دیرینہ بوسیدہ اعتراضات۔ گالی گلوچ۔ سب و شتم و بد تہذیبی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ دنیا
انکے مکر و فریب چالبازی کو سمجھ گئی ہے اور اس روشنی کے زمانہ میں روزانہ مسلمان مذہب
سنی حنفی کو چھوڑ کر اہلحدیث و مرزائی ہوتے جاتے ہیں۔ آخر کو حقیقی مذہب شیعہ میں
داخل ہو جاتے ہیں۔ مذہب شیعہ نے ہر ایک رسالہ و کتاب مخالف کا جواب با صواب
دیا ہے مگر ہماری کسی کتاب کا اہلسنت والجماعت نے جواب دیا اور نہ ہی وہ قیامت
تک جواب لکھ سکیں گے۔ مجھے چند احباب نے فرمائش کی۔ کہ میں بہتان الشیعہ
مولفہ میاں احمد دین صاحب کھرل کا جواب لکھوں تاکہ مسلمان حق اور باطل
میں تمیز کر سکیں۔ اس لیے اس کا جواب لکھ کر منصف ناظرین پر اس کا فیصلہ
چھوڑتا ہوں۔

(ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ)

یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برہان الشیعہ رد بہتان الشیعہ

ا۔ بہتان ملّا رسولِ خدا نے فرمایا تھا کہ میری اُمت کا آخر زمانہ میں تہتر فرقہ ہوگا۔ ان میں سے ایک بہشتی ہوگا۔ وباقی تہتر دوزخی ہونگے

ابتدا اسلام کے بعد خلفاء کے آخر زمانہ میں دو فرقے ظہور میں آئے۔ اول اہلسنت والجماعت۔ دوم شیعہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہ کے زمانہ میں اپنے آپکو شیعہ علیؑ کے لقب سے مشہور کرنے لگے (بہتان الشیعہ حصہ اول صد ۶ تمہید)۔ (فرقہ ناجیہ کون ہے)

الجواب حسب فرمان جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت میں سے ایک ہی فرقہ بہشتی وہ ہے جس کے واسطے حدیث ثقلین معیارِ صداقت ہے جو اطاعت و محبت و ولایت اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عین فرض جانتا ہے۔ جو اسلام ایمان۔ نجات و مغفرت کیواسطے محبت اہلبیت ایک کسوٹی ہے۔ اور آیہ ولایت اللہ کے گروہ۔ ناجی فرقہ کا پتہ دیتی ہے۔

آیت ولایت۔ انما ولیکم اللہ ورسولہٗ۔ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (پ ۶۔ مائدہ ع ۱۱) تحقیق تمہارا والی اللہ اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ مومن ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں صدقہ دیتے ہیں۔

ومن یتول اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا۔ فان حزب اللہ ھم الغالبون (پ ۶ المائدہ ع ۷) ترجمہ اور جو اللہ اور اللہ کے رسولؐ اور مومنوں کا دوست (اقرار ولایت کرکے) ہوکر رہیگا۔ پس اللہ کے گروہ کا بول بالا ہے۔ وہ کون مومنین اللہ کا گروہ ہیں

جن سے تولا کرنا ذات پاک پروردگار نے فرض کر دیا ہے۔

شانِ نزول تمام علماء اہلسنت اسپر متفق ہیں کہ یہ آیت شریف جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں نازل ہوئی۔ جب کہ انہوں نے مسجد نبوی میں ایک سائل کو انگوٹھی خیرات کر دی (حدیث التفاسیر صد ۱۱۶ تفسیر درمنثور سیوطی جلد ۲ صد ۲۹۳۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صد ۶۱۹۔ ثعلبی۔ تفسیر قادری جلد اول صد ۲۳۳۔ کشاف ابن جریر۔ خازن۔ فتح البیان حقانی۔ روح المعانی۔ معالم التنزیل ثبوت خلافت ۲۰۱)۔ پس قرآن شریف کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ اس حزب اللہ کے گروہ کے سردار جناب امیرؑ ہیں۔ اور اس آیت شریف پر سوائے خاندان نبوت و اہلبیت رسالت کے اور کسی اصحاب نے عمل نہیں کر دکھایا۔ اس فرقہ ناجی اور حزب اللہ کے تمسک و تولا و متابعت کیواسطے جناب رسول اللہ صلعم کے فرمان موجود ہیں۔ اور وہ بمنزلہ نفس علی ہیں۔ و اٰتاکم الرسول فخذوہ کا حکم صاف موجود ہے۔

۱۔ **حدیث ثقلین**۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم یوماً فینا خطیبا بماید عیٰ خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ و اثنیٰ علیہ و وعظ و ذکر ثم قال اما بعد ایھا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب و انا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدیٰ والنور فخذوہ بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ و رغب فیہ ثم قال و اھلبیتی اذکرکم اللہ فی اھلبیتی اذکرکم اللہ فی اھلبیتی
(رواہ مسلم مشکوۃ باب مناقب اہلبیت النبیؐ صد ۴۰۸)

ترجمہ۔ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ ہمارے درمیان ایک پانی پر جس کا نام خم (غدیر) درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا کی اور لوگوں کو پند و نصیحت فرمائی پھر فرمایا۔ لوگو میں تمہاری طرح آدمی ہوں۔ قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فرشتہ میرے پاس آوے اور میں اس کو قبول کروں اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ اول ان میں سے قرآن شریف ہے کہ جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو پکڑو اور چنگل مارو پس صحابہ کو اللہ کی کتاب پر ابھارا۔ اور رغبت

دلائی پھر فرمایا دوسرے بھاری چیز میرے اہلبیت ہیں۔ میں تم کو حق اہلبیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ میں تم کو اہلبیت کے حق میں اللہ کے تئیں یاد دلاتا ہوں۔

۲۔ حدیث ثقلین۔ عن جابر رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حجتہ یوم عرفتہ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب یقول یا ایھا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی (رواہ الترمذی مشکوۃ۔ باب مناقب اہلبیت النبی صد ۵۶۹) ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم کو عرفہ کے دن حجتہ الوداع میں اپنی اونٹنی قصوا پر سوار خطبہ پڑھتے دیکھا۔ سو میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے۔ اے لوگو میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو پکڑ رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے ایک تو اللہ کی کتاب ہے۔ دوسری میری اولاد اہلبیت۔

۳۔ حدیث ثقلین۔ عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھلبیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (رواہ الترمذی جلد ۲ صد ۵۹۱ و مشکوۃ۔ باب مناقب اہلبیت النبی صد ۵۶۹) ترجمہ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر تم ان کے ساتھ تمسک کرو گے۔ تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے۔ ایک دوسری سے بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے۔ ایک لمبی رسی آسمان سے زمین تک ہے۔ اور میری عترت اہلبیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ پس نظر کرو کیونکر ان دونوں چیزوں کی خبرداری کرتے ہو۔ (میرے بعد ان کے حقوق کی کیا رعایت کرتے ہو۔

ب۔ امام احمد حنبل کی روایت میں بجائے ثقلین کے لفظ خلیفتین آیا ہے (در منثور جلد ۲ صد ۶۰)

۴۔ حدیث سفینہ۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال وھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک (رواہ احمد مشکوٰۃ باب مناقب اہلبیت النبی صـ ۵۲۴) ترجمہ۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ درآنحالیکہ وہ خانہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے۔ فرمایا سنا میں نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے آگاہ رہو میری اہلبیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی سی ہے۔ جو کوئی اس میں سوار ہوا۔ نجات پا گیا۔ اور جس نے منہ موڑا ہلاک ہو کر مرا۔

۵۔ حدیث امارت۔ وان تومروا علیاً ولا اراکم فاعلین تجدوہ ھادیاً مھدیاً یاخذ بکم الطریق المستقیم (رواہ احمد مشکوٰۃ۔ باب مناقب العشرۃ صـ ۵۰۴) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اگر تم علیؑ کو امیر بناؤ گے۔ لیکن میں گمان نہیں کرتا کہ تم اس کو امیر بناؤ گے۔ اس کو (علیؑ) کو ہادی راہ راست دکھانیوالا تم کو سیدھے راستہ کی طرف لے جاویگا۔

۶۔ حدیث الحق۔ رحم اللہ علیاً اللھم ادر الحق معہ حیث دار (رواہ الترمذی باب مناقب علیؑ جلد دوم صـ ۵۷۶ مشکوٰۃ باب مناقب العشرۃ صـ ۵۰۴) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ علیؑ پر رحمت کرے پاک پروردگار۔ حق کو اس طرف پھیر جس طرف کہ علی علیہ السلام ہوں۔ پس آیات بینات اور احادیث سرورکائنات صلعم سے ثابت ہوا کہ فرقہ ناجیہ اور بہشتی گروہ وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانبردار و تابعدار اور متمسک ہے اور جو مقدمات دینی اور احکام شرعی میں ان ہر دو کے مخالف ہے وہ عقیدہ عملاً و عقلاً باطل اور غیر معتبر ہے اور جس نے ان دونوں سے انکار کیا۔ گمراہ اور دین سے خارج ہے۔ یہی راہ نجات و صراط مستقیم کی کسوٹی و محک ہے۔ دیکھو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کس طرح اپنے اہلبیتؑ کیساتھ تمسک اور انکے اقتدا کی تاکید فرمائی انکی اور انکے کیا کیا حقوق اپنی امت پر ظاہر کر دیئے تھے اور قرآن کے سمجھانے کے لئے اہلبیتؑ کو مفسر و مبین مقرر فرمایا مگر افسوس ہے کہ امت نے اہلبیت رسول

اللہ کو تکلیف و ایذا پہنچائی اور انکے احکام سے روگردانی کا نام اسلام سمجھا۔ کیا حدیث
ثقلین کا یہی مطلب سمجھا کہ جناب علی علیہ السلام سے مخالفت جناب سیدہ معصومہ
طاہرہ فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سے مخاصمت حسنین الشریفین سے عداوت
قائم کریں اور اہلبیت رسالت کو ستائیں۔ بچوں کو قطرہ آب سے ترسائیں۔
انکے خیمے جلائیں۔ اور ہر زمانہ میں سادات کرام کو تکالیف پہنچائیں اور آئمہ اطہار
کو زہر دے کر شہید کرائیں اور مذہب اسلام میں بدعات جاری کر کے مخالف
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم اپنے قیاس و اجتہاد سے چار مذاہب بنائیں
حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی چکڑالوی اور اہلحدیث۔ مرزائی۔ قادیانی۔ وہابی۔ چشتی
صوفی نام رکھا۔ کیا یہی وصایائے نبوی پر عمل ہے۔ بولو! آج دنیا میں سوائے
مذہب امامیہ شیعہ اثناعشریہ کے کون مذہب و فرقہ ہے۔ جو اہلبیت نبوت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے احکام و فرمان کی پیروی کرتا ہو۔ کون مذہب ہے جو بارہ آئمہ اطہار
اولاد سید الابرار صلعم کو اپنے امام۔ پیشوا و لیڈر جانتا ہو۔ وہ کون مذہب ہے جسکے
مسائل موافق کتاب اللہ و سنت۔ و فطرۃ و سائنس کے ہوں وہ کون فرقہ ہے
جس کے رہبر اور ہادی پاک و مقدس معصوم۔ عابد۔ زاہد۔ متقی و پرہیزگار
سب علماء عالم سے زیادہ عالم محدث و مفسر و فقیہ و واقف علوم لدنی ہوں اور جنکا
سلسلہ حسب و نسب اور جنکے علوم ظاہری و باطنی جناب رسول اللہ صلعم تک پہنچتی
ہوں۔ آؤ مسلمانو! تم مذہب امامیہ کی توحید۔ شان رسالت و امامت اصول و فروع
سے مقابلہ کرو۔ یہی معیار صداقت یہی محک دیانت ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تمہاری
محدثین و مفسرین نے بہت کم روایات اولاد سرور کائنات صلعم سے لی ہیں۔ کیا
وہ قابل اخذ روایات نہ تھی یا تمہارے عوام الناس یا مجتہدین سے علم و فضل میں کم
تھے۔ غرض ابتداء ہی سے بجائے نصرت اور رفاقت کے انحراف اور بغاوت کی
ہوا چل چکی تھی۔ قیامت تو یہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم سے جدا ہوتی ہے
انکی ودیعت اور امانت میں خیانت کی نگاہیں پڑنے لگیں۔ اور مسلمانوں نے عصا
موسوی کے حبل متین کو چھوڑ کر سحر سامری کی وہ رسیاں ہاتھ میں لیں جنہوں
نے دائرہ عظمت اہلبیت رسالت کو اس کے مرکز سے ہٹا کر مشرق سے مغرب

میں پہنچا دیا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ مطلع صبح نبوت پر شام ظلمت کا دمدار ستارہ نمودار ہو گیا۔ یعنی نیابت نبوت کے مقدس مسند پر خاندان بنی اُمیہ کے خبیث ممبر یزید و مروان جلوس کر کے دودمان مصطفوی کے دشمنوں کا مقصد دلی پورا ہو گیا۔ زیادہ تر لطف کی بات یہ کہ سنی مسلمانوں نے دنیاوی عزت طمع و لالچ میں آ کر بارہ آئمہ اطہار اولاد سیدنا احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے خلفاء اثناعشر منصوص علیہم میں معاویہ۔ یزید اور مروانی اولاد کو داخل کر دیا۔ اور مسلمانوں کو ہمیشہ ان انوار مقدسہ سے منحرف رکھا۔ اور شیعان آئمہ اطہار علیہم السلام کو روافض کا خطاب دیکر ہمیشہ انسے بائکاٹ کیا۔

الف۔ اور سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل نعمان بن ثابت کوفی کو امام اعظم کا خطاب دیا۔ حیوٰۃ الحیوان دمیری اور دراسات اللبیب میں ہے۔ کہ ابن شبرمہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ ایکدن ہم اور ابو حنیفہ (نعمان بن ثابت کوفی) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے ابو حنیفہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بزرگ فقیہ عراق ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ شاید یہ نعمان بن ثابت ہیں۔ جو امور دین میں قیاس کو دخل دیتے ہیں۔ ابو حنیفہ نے کہا اصلحک اللہ بیشک میں ہی نعمان بن ثابت ہوں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور امور دین میں اپنی رائے سے قیاس نہ کرو۔ کیونکہ جس نے پہلے ایسا کیا وہ ابلیس ہے یعنی بہ مقابلہ حکم الٰہی یہ کیا کہ مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے پس اس نے اپنی قیاس میں خطا کی اور گمراہ ہوا۔

(ب) امام جعفر صادقؑ نے ابو حنیفہ صاحب سے سوال کیا۔ کہ تم اس محرم کے باب میں کیا فتوے دیتے ہو جس نے ہرن کے وہ دانت جنکو رباعیات کہتے ہیں۔ توڑ ڈالے ہوں۔ ابو حنیفہ نے کہا اے فرزند رسول اللہ صلعم اسبارہ میں جو حکم شریعت ہے۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا تم کو دعویٰ علم و زیرکی تو بہت ہے۔ مگر اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں ہوتی ہی نہیں۔ بلکہ محض وہی دانت ہوتے ہیں جنکو

شنایا کہتے ہیں (ابن خلکان - صبح صادق صد ۱۵) افسوس ہے کہ سنی مسلمانوں نے
حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - قیاسات و اجتہاد کو تو اسلام میں دستور العمل
سمجھا - مگر فرمان و اقوال آئمۃ الہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی پرواہ نہ کی - ایسے
صاف انکار کر دیا - یہی باعث ہے کہ امت محمدیہ صلعم گمراہ ہو گئے اور تہتر فرقوں
میں منقسم ہو کر بھٹک گئی - امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں قدریہ -
جبریہ - جہمیہ - خوارج و نواصب - زندیقوں نومسلم عیسائیوں نومسلم یہودیوں -
دہریوں برائے نام مسلمانوں سے روایات و احادیث تو جمع کر دیں - مگر سیدنا
امام جعفر صادقؑ کے احادیث روایات کو مستند نہ سمجھا - حالانکہ بخاری صاحب
امام پاک کے ادنیٰ غلاموں کے درجہ علم سے بھی کم تر تھے - کیا کوئی مسلمان منصف
مزاج و محقق بتا سکتا ہے - کہ ان لوگوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اہلبیت سے محبت و مودۃ و حسن اعتقاد تھا - کیا ان لوگوں نے ثقلین
کا تمسک کیا - اگر ثقلین پر عمل کرتے تو یہ گھر گھر امام اور گھر گھر محدث نہ بنتے -

آؤ دوستو! حنفی مسلمانو! اپنے عقاید - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل
ثقلین کی کسوٹی پر پرکھو - پھر انصاف کرو کہ کہاں تک صاف اترتی ہو - آؤ نماز
پنجگانہ ہی کا مقابلہ کر لو - جو نماز کہ حنفی مسلمان پڑھتے ہیں - وہ ہرگز نماز محمدی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہیں - دیکھو کتاب لاجواب فلک النجاۃ فی الامامت
والصلوٰۃ مولفہ مولانا حکیم و حافظ مولوی علی محمد صاحب حنیفی الجعفری و مولانا
مولوی حکیم امیر الدین صاحب شیعی کھوکھر رئیس اعظم و نمبردار چک جلال الدین
کھوکھر ڈاکخانہ جبلہ تحصیل جھنگ -

(ج) مذہب شیعہ کے ناجی فرقہ ہونے کے واسطے جناب رسول اللہ صلعم
کا فرمان موجود ہے یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ اے علیؑ تو اور تیرے
شیعہ جنت میں ہوں گے - (صواعق محرقہ صد ۲۷۲)

اعتقاد شیعہ

بہتان ملا - یہ صاحبان شیعہ تو اصحاب کرام کی دشمنی کی وجہ
سے توحید القرآن و اللہ کے فرمان و رسالت نبی آخر الزمان
کی تمہید کے اس طرح منکر ہیں الاخرہ (بہتان الشیعہ صد ۹)

برہان الشیعہ ۔ فرقہ اثنا عشریہ۔ مذہب شیعہ کے یہ عقائد ہیں۔ توحید۔ عدل۔ نبوت
امامت۔ قیامت۔ یہ اصول دین ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ جہاد۔ تبرا۔ تولا
یہ فروع دین ہیں۔

۱۔ شیعوں کا خدا واحد لاشریک۔ معبود حقیقی۔ حی۔ قیوم۔ ازلی۔ ابدی۔ خالق۔
مالک اور عادل ہے اس کی کوئی صورت اور جسم۔ مکان۔ زمان نہیں وہ ہر جگہ حاضر
وناظر ہے۔ کوئی بشر اس کو دیکھ نہیں سکتا رویت محال ہے۔

۲۔ اللہ تعالےٰ کے تمام فرشتے اور کتابیں اور تمام انبیا و مرسلین اور روز
قیامت حساب و کتاب عذاب قبر۔ پلصراط۔ جنت اور دوزخ سب برحق ہیں۔

۳۔ سیدنا محمدؐ رسول اللہ۔ سردار دوجہاں۔ خاتم النبین۔ سید المرسلین
شفیع المذنبین پاک و معصوم نبی ہیں۔

۴۔ حضرت امام علی المرتضےٰ علیہ السلام۔ حضرت امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ امام زین
العابدینؑ۔ امام محمد باقرؑ۔ امام جعفر صادقؑ۔ امام موسیٰ کاظمؑ۔ امام علی رضاؑ۔ امام محمد تقیؑ۔
امام علی نقیؑ۔ امام حسن عسکریؑ۔ امام محمد مہدی آخر الزمان علیہم الصلوٰۃ والرضوان برحق
امام۔ پیشوا اور ہمارے لیڈر ہیں۔ انکی اطاعت و پیروی عین اطاعت اللہ و رسول
مقبول ہے۔ یہ تمام اُمت کے والی۔ حاکم۔ خلیفے اور اسلام کے وارث اور اولی الامر
ہیں۔ ان کی امامت کا منکر مخالف کتاب اللہ ہے۔

۵۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی پاک کلام غیر مبدل وغیر محرف ہمارے واسطے
نور وہدایت ہے۔

۶۔ محبت و مودۃ خاندان نبوت و اہلبیت رسالت صلعم ہم پر فرض عین ہے۔
منکر خارجی ہے۔

۷۔ تمام اصحاب کبار اخیار وفاداران و تابعداران آل سیدنا احمد مختار برحق اور
واجب التعظیم ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن سے راضی ہو وہ مومنین کاملین تھے۔ انکو سب
وشتم کرنا۔ انکی توہین کرنا۔ سراسر گناہ و بیدینی ہے۔

۸۔ دشمنان خدا و رسولؐ اور دشمنان خاندان رسول صلعم سے ہمارا تبرا ہے

تحریف القرآن | بہتان کھلا۔ بدین وجہ حضرات تحریف و تغیرو تبدل کے

قائل ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جو قرآن حضرت عثمان نے جمع کیا ہے۔ وہ پورا نہیں۔ اس میں سے نقصان کرکے جلادیا گیا ہے۔ قرآن شریف کو بیاض عثمانی کہکر اپنے ایمان سے ہاش ہاش ہو جاتے ہیں۔ الاخرہ (بہتان الشیعہ ص۹)

الجواب برہان شیعہ محققین شیعہ ہرگز قرآن شریف کی تحریف و تبدیل کے قائل نہیں اور بعض اخباری شیعہ الزاماً اہلسنت والجماعت کو جواب دیتے ہیں کہ سنی صاحبان تحریف کے قائل ہیں۔ ہمارے شیخ الصدوق رئیس المحدثین محمد بن علی بن بابویہ القمی طیب اللہ ثراہ اپنے اعتقادات میں فرما گئے ہیں۔ اعتقادنا ان القرآن الذی انزل اللہ علی نبیہ ھو ما بین الدفتین وما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک۔ قال۔ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فھو کاذب (تفسیر صافی مطبوعہ ایران ص۱۲ سطر اخیر۔ کتب خانہ مولوی امیرالدین صاحب کھوکھر) ترجمہ۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن شریف جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ جو دو دفتیوں کے مابین ہے۔ اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ نہیں اور کہا۔ کہ جس نے ہماری طرف نسبت کی کہ ہم اس سے زیادتی کے قائل ہیں۔ پس وہ جھوٹا ہے (رسالہ اعتقادات ص۲۸)

(ب) علم الہدیٰ سید مرتضیٰ، محقق طبرسی محمد بن الفضل صاحب مجمع البیان شیخ الطائفہ محمد بن الحسن الطوسی اور تمام جمہور مجتہدین شیعہ عدم تحریف قرآن کے قائل ہیں (قوانین الاصول۔ جلد اول۔ باب ۶ بحث کتاب ۳۱۵ سطر ۱۰۔ تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران جلد اول ص۵ سطر ۱۵۔ سطر ۲۱)۔

(ج) البتہ کتب صحاح ستہ تفسیر اتقان وتفسیر حسینی و در منثور سیوطی وغیرہ کتب اہلسنت میں تحریف القرآن کا بیان مفصل مذکور ہے۔ دیکھو آئینہ مذہب سنی و موعظہ تحریف قرآن۔ جو کہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور سے مل سکتا ہے۔

اول۔ حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم نے زید بن ثابت سے قرآن از سر نو لکھو۔ اگر اس کے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا ان سب کو جلا دینے کا حکم دیا۔ (وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق (مترجم بخاری فضائل القرآن پارہ سیوال

ص۲۲ او ص۱۲۳ مطبع احمدی لاہور، مشکوٰۃ۔ فضائل القرآن۔ ربع ۲ ص۱۳۱ +

دوئم۔ عن ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر۔ (تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی ص۳۱۶ سطر ۹) ابن عمر سے مروی ہے کہ تم میں کوئی شخص بھی یہ نہیں دعویٰ کر سکتا کہ اس نے پورا اور مکمل قرآن تمسک کیا ہے۔ اور اس کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ مکمل اور پورا قرآن کیا ہے۔ کیونکہ اس قرآن کا بہت سا حصہ اس میں سے نکل گیا ہے۔

سوم۔ بی بی عائشہ نے فرمایا کہ سورہ احزاب (پارہ ۲۱) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پوری دو سو آیات تلاوت کی جاتی تھیں جب حضرت عثمان نے قرآن لکھوائے صرف اسیقدر آیتیں سورہ احزاب میں لکھوائیں جو اس وقت موجود ہیں (تفسیر اتقان ص۳۱۶ سطر ۱۱۔ تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم ص۱۸۰ سطر ۲۳۔)

چہارم۔ عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ ہم صحابہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اس آیت تبلیغ کو اس طرح پڑھا کرتے تھے۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المومنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ مگر اس وقت یہ جملہ ان علیاً مولی المومنین قرآن شریف میں موجود نہیں (تفسیر در منثور جلد ۲ ص۲۹۸ سطر ۱۰)

پنجم۔ حضرت عمر نے مدینہ میں خطبہ پڑھا۔ پھر فرمایا ایسا نہ ہو تم بھول جاؤ۔ رجم کی آیت کو کوئی یہ کہنے لگے ہم آیت کو اللہ کی کتاب میں نہیں پاتے دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی بعد آپ کے رجم کیا ہے۔ قسم اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے۔ اگر لوگ یہ نہ کہتے عمر نے بڑھا دیا۔ کتاب اللہ میں تو میں اس آیت کو قرآن میں لکھوا دیتا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتہ (یعنی محصن مرد اور محصن عورت جب زنا کریں تو انکو سنگسار کرو۔ ہم نے اس آیت کو پڑھا ہے (کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص۳۴۷ سطر ۲۰۔ تفسیر در منثور مطبوعہ مصر جلد پنجم ص۱۸۰ سطر ۱۸۔ تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷ ص۳۱۶ سطر ۵

ششم۔ عبداللہ ابن مسعود سورہ واللیل کو یوں پڑھتے تھے الذکر والانثی لیکن موجودہ قرآن شریف میں وما خلق الذکر والانثی ہے (بخاری پ۲۰۔ فضائل قرآن ص۹۹ ج ۱۲۰

ہفتم۔ حضرت عمر کی قرأت یوں تھی غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین
(بخاری پ۱۸ صد۲۳ سورہ بقر۔ مطبع احمدی لاہور)

ہشتم۔ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کو عبداللہ بن
مسعود قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے وہ کہتے یہ
دونوں سورتیں صرف اس لئے اتریں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں (بخاری پ۲۰
کتاب التفسیر صد۱۱۷ مطبع احمدی لاہور۔ تفسیر در منثور جلد ۶ صد۴۱۶ سطر ۳۔ تفسیر کبیر
مطبوعہ مصر صد۱۶۹ سطر ۱۷۔

نہم۔ وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منہم المخلصین
(بخاری کتاب التفسیر تبت یدا ابی لہب پ۲۰ صد۱۱۴ مطبع احمدی لاہور) یہ آیت شریف
اب قرآن مجید میں نہیں۔

دہم۔ حمیدہ بنت ابی یونس نے کہا کہ ابی نے ۸۰ برس کی عمر میں مجھے آیت پڑھکر
سنائی کہ مصحف عائشہ میں یوں ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا
الذین امنوا صلوا علیہ وسلوا تسلیما۔ وعلی الذین یصلون الصفوف
الاول قبل ان یغیر عثمان المصاحف (تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷
صد۳۱۶ سطر ۲۰) یعنی آیت صلوۃ کے بعد وعلی الذین یصلون الصفوف الاول۔
کی عبارت قرآن میں حضرت عثمان کے تغیر و تبدل کرنے سے پہلے موجود تھی۔۔

نوٹ:۔ سورتوں کی ترتیب۔ وجود قرأت وغیرہ میں حضرت عثمان نے تصرف
کیا آنحضرت صلعم کے عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی نہ تھی اور اسی لئے نمازی
کو جائز ہے کہ جس سورت کو چاہے پہلے پڑھے۔ جس سورت کو چاہے بعد
میں پڑھے۔ ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں (حاشیہ بخاری پ۲۰
صد۱۲۳ مترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب محدث سنی المذہب)

عبداللہ ابن سباء

بہتان ملا۔ مذہب شیعہ عبداللہ ابن سبا کی ایک بنا
ہیں صد۱۳

الجواب برہان الشیعہ۔ مذہب شیعہ اثناعشریہ امامیہ کا بانی سیدنا محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جنہوں نے کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی فرما کر ان سے تمسک

کرنے کا حکم فرمایا اور محبان و موالیان و شیعان علیؑ کو جنت کی بشارت دی صواعق محرقہ صہ۱۴۷) ہمارا ایمان و اعتقاد ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ ۔ خود مُلاں اپنے رسالہ بہتان الشیعہ صہ ۱۳ پر جواب دیتا ہے چنانچہ غالیوں کا سرگروہ عبداللہ ابن سبا ہے ۔ وہ حضرت علیؑ کو خدا جانتا تھا ۔ اصلی طریقہ غالیوں کا یہودیہ ہے کہ عبداللہ بن سبا پہلے یہودی تھا بعد اس کے بہ ظاہر ایمان لایا پھر کافر ہو کر کہنے لگا ۔ کہ حضرت علیؑ خدا ہیں ۔ میں ان کا پیغمبر ہوں ۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اے شیطان تم توبہ کرو ۔ لیکن وہ توبہ پر راضی نہ ہوا ۔ آخر الامر قید خانہ سے نکال کر جلا دیا گیا ملا صاحب جب جناب امیر المومنین علی المرتضٰے علیہ السلام نے اس کو جلا دیا ۔ تو وہ ہمارا پیشوا اور رہبر کس طرح ہو سکتا ہے ۔ اس کا قول و فعل مذہب شیعہ اثنا عشریہ کیواسطے کیسے حجت ہو سکتا ہے ۔ لعن اللہ عبداللہ بن سبا ۔ ہم تمام عقائد سبائیہ خطابیہ فرقہ غالیہ ۔ نواصب و خوارج سے الگ اور بیزار ہیں ۔ آپ مذہب اثنا عشریہ کے کسی کتاب اصول و فروع سے عقائد سبائیہ کا ثبوت پیش کریں ۔ ورنہ شرم شرم ۔ ہاں البتہ مذہب اہلسنت و الجماعت کی بنیاد معاویہ بن ابوسفیان امیر شام کے زمانہ سے شروع ہے ۔ اور تمام معاویہ شاہی مسلمان سنی کہلاتے رہے اور تا بعد اران و شیعان جناب علی علیہ السلام سے لڑتے جھگڑتے رہے ۔ شیعہ کا لفظ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے نام نامی کیساتھ لگایا گیا ہے ۔ ان من شیعتہ لابراھیم (پ۲۳ والصافات) حضرت موسٰے علیہ السلام کے تابعداروں کا نام شیعہ کہا گیا ھذا من شیعتہ وھذا من عدوہ (پ۲۰ ۔ القصص)

ب ۔ شیعہ اولی و شیعہ مخلصین اہلسنت و جماعت کے پیشوا ہیں ۔ شیعہ اولی مہاجرین و انصار ہیں ۔ خلافت جناب علی المرتضٰے علیہ السلام میں مہاجرین و انصار کا نام اول اول شیعہ ہوا (تحفہ اثنا عشریہ صہ۴ صہ۶ صہ۱۸ ۔

ج امام اعظم صاحب کوفی مجتہد امام اہلسنت حضرت زید بن امام زین العابدین علیہ السلام کے شیعہ مخلصین میں سے تھے (دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صہ۲۵ مطبوعہ نولکشور)

شیعہ مرحدین ۔ مومنین ۔ محبان خاندان سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بیجا افترا و بہتان نہ لگائیں ۔ کیا آپ اپنے باقی فرقوں کے عقائد کے ذمہ دار ہیں ۔ منصور نے امام الحق

کہا اور خدائی دعویٰ کیا۔ تمام صوفیاء کرام اللہ تعالیٰ کے حلول کے قائل ہیں۔ فرقہ حنبلی اللہ تعالیٰ کا جسم قرار دیکر گدھے پر سوار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو زر دوزی جوتی پہناتے ہیں اور اس کو گھونگر والی بالوں والا جوان بتاتے ہیں اور عرش پر بٹھاتے ہیں۔

۵۔ بہتان سُنّی شیعوں کا حضرت علی کو خدا جاننا۔ شیعہ اندرون دل سے حضرت علی کو خدا جانتے ہیں ص۱۴۲

پُرشان شیعہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کوئی شیعہ اثنا عشریہ حضرت علی علیہ السلام کو خدا نہیں جانتا۔ یہ آپ کا سراسر بہتان ہے

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ۔ آپ کے شرمندہ کرنے کیواسطے کافی ہے۔ ہمارے امام سید حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر صفحہ ۴۹ عقیدہ الوہیت کی تردید کیواسطے وافی ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے جو کوئی امیر المومنین علی کے حق میں درجہ عبودیت سے تجاوز کرے وہ بھی گروہ مغضوب علیہم اور ضالین میں داخل ہیں۔ اور امیر المومنین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم کو عبودیت کے درجہ سے مت بڑھاؤ پھر جو چاہو سو کہو اور مبالغہ مت کرو۔ اور جس طرح نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو درجہ عبودیت سے درجہ الوہیت پر پہنچا دیا تم ایسے غلو اور زیادتی سے پرہیز کرو۔ کیونکہ میں غالیوں سے بیزار اور ناراض ہوں امام حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب امام رضا علیہ السلام کی تقریر یہاں تک پہنچی ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پروردگار کی تعریف ہمارے سامنے بیان فرمائیے۔ کیونکہ اگلے لوگ ہمارے مذہب اور رائے کے مخالف رائے دے گئے ہیں۔ تب حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی قیاس اور رائے سے خدا کی تعریف کرے وہ ہمیشہ شک و شبہ میں گرفتار اور راہ راست سے منحرف رہتا ہے۔ جن اوصاف سے اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف کی تھی انہی سے تم بھی اس کی تعریف کرو۔ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ کوئی صورت اور شکل نہیں ہے۔ اس کو حواس خمسہ سے نہیں پا سکتے۔ لوگوں پر اس کو قیاس نہیں کر سکتے۔ تا جب حضرت اس بیان سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے عرض کی۔ کہ اے فرزند رسول خدا صلعم میرے بعض ساتھی ایسے ہیں کہ وہ تمہاری دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ یہ تمام صفتیں علی علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں اور وہی اللہ ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ جب امام علیہ السلام نے اس شخص کی یہ تقریر

سنی تو جسم مبارک میں لرزہ پڑ گیا اور تمام بدن عرق عرق ہو گیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام ان
باتوں سے پاک اور منزہ ہے جو کافر اور ظالم لوگ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیا علیؑ کھانا
نہ کھاتے تھے۔ پانی نہ پیتے تھے نکاح نہ کرتے تھے پیشاب اور پاخانے وغیرہ کی حاجت ان
کو نہ ہوتی تھی۔ توبہ استغفار نہ کرتے تھے جس شخص میں یہ صفات موجود ہوں۔ کیا وہ خدا ہو
سکتا ہے۔

۶۔ بہتان سنی۔ رسول خدا سے جو باتیں خداوند نے کی ہیں حضرت علیؑ کی زبان میں کی ہیں۔ صفحہ ۱۸
برہان شیعہ۔ یہ روایت مذہب سنی کی کتاب ارجح المطالب صفحہ ۱۳۴ میں ہے۔ حیات القلوب و
تفسیر صافی سے وہ متفق ہیں۔

۷۔ بہتان سنی۔ ایک فرشتہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے علیؑ کی صورت پر پیدا کیا ہے
ملائک مقربین جب حضرت علیؑ کے دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں۔ تو اس فرشتہ کی زیارت
کرتے ہیں (بہتان شیعہ صفحہ ۱)
برہان شیعہ۔ یہی روایت دیکھو معارج النبوۃ۔ جلد ثانی۔ رکن سیوم صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ
مطبع نور لاہور۔ کتاب سنی المذہب۔

۸۔ بہتان سنی۔ کلمہ شریف اور اذان میں بھی حضرت علیؑ کا نام شامل ہے مگر یہ قرآن شریف سے
ثابت نہیں۔
برہان شیعہ۔ مکمل کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مروجہ آذان کا ثبوت قرآن شریف
سے نہیں ملتا۔ آپ دکھلا دیں اور احادیث صحیحہ اہلسنت سے ثابت ہے کہ جناب علیؑ کی معیت و
شمولیت جناب رسول اللہ صلعم سے ازل سے رہی ہے۔ عالم ارواح۔ عرش معلی۔ اصلاب
طاہرہ ارحام مطہرات وقت ولادت۔ دعوت قریش۔ شب ہجرت غزوات۔ فتح مکہ میں دوش نبوت
آیت تطہیر آیت مباہلہ آیت صلوٰۃ۔ صدقات تحریمہ۔ ابواب المساجد۔ خم غدیر۔ سورہ برات۔
شرکت دفن و کفن۔ لحد قبر النبی صلعم میں معیت نادعلی الی حدیث شریف۔ خلقت انا و علی
من نور واحد (رواہ احمد۔ تذکرہ خواص الامۃ۔ ثبوت خلافت صفحہ ۲۸۶۔ ب۔ قال رسول
اللہ صلعم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (مشکوٰۃ جلد ۸
مناقب علی صفحہ ۱۹) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جناب علیؑ سے تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے
جیسا ہارون کو موسیٰ۔ مگر میرے نبی ہیں۔ ج۔ انا و علی من شجرۃ واحدۃ۔ میں اور علیؑ

یک درخت سے ہیں (ارجح المطالب باب چوتھا صٓ ۵۲۴ - (۵) علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی - جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا علی مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ سر میری جسم سے ہے (منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد ۵ - ارجح المطالب صٓ ۵۳۶ صواعق محرقہ صٓ ۲۱۳ (۶) انت منی و انا منک اے علیؑ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے (بخاری کتاب المناقب پارہ ۱۴ صٓ ۹۹ - (۷) علی منی و انا منہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے (احمد، طبرانی، ارجح المطالب صٓ ۵۱۷ کنز العمال - (ز) ان علیا منی و انا منہ و ھو ولی کل مومن من بعدی (رواہ الترمذی - باب مناقب علی جلد ۲ صٓ ۲۱۲ تحقیق علی مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومن کا سردار ہے (ح) لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ (متفق علیہ - بخاری پارہ ۱۴ باب مناقب علی صٓ مطبع احمدی لاہور) ترجمہ جنگ خیبر کے دن جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ البتہ میں کل یہ نشان اس مرد کو دونگا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح کریگا وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ایسی ایک حدیث آپ حضرات اصحاب ثلاثہ کی شان میں دکھلائیے - (ط) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس ایک بھونا ہوا مرغ پڑا تھا - آنحضرت صلعم نے فرمایا اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معہ - اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے تجھے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیج کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کو کھانے میں شریک ہو پس جناب علیؑ تشریف لائے اور سرور عالم صلعم کیساتھ ملکر مرغ کھایا (ترمذی جلد دوم باب مناقب علی صٓ ۲۱۴ وخصائص نسائی مطبع محمدی لاہور صٓ ۵ - احمد فی المناقب - معجم الکبیر طبرانی بحوالہ ارجح المطالب صٓ ۵۲۳ -

(ی) حضرت زید بن اوفی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم جناب علیؑ سے فرماتے تھے کہ یا علیؑ تم جنت میں میرے ساتھ میری بیٹی جناب فاطمۃ الزہراؑ کے ہمراہ میرے محل میں ہونگے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو - پھر آنحضرت صلعم نے یہ آیت پڑھی - اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب بحوالہ ارجح المطالب صٓ ۵۲۴

(ک) آنحضرت نے فرمایا اے علیؑ سوائے میرے اور تیری اس مسجد میں جنبی بیٹھنا اور کسی

کو حلال نہیں (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ باب مناقب علیؑ نولکشور و مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۱۲۱)
(ل) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انا مدینۃ العلم و علی بابہا (شرح فقہ اکبر صفحہ ۶۷) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا در ہے
(م) انا دار الحکمۃ و علی بابہا (جامع ترمذی جلد ۲ باب مناقب علیؑ صفحہ ۲۹۹) جناب نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں علیؑ اس کا در ہے۔ (ن) انا سید العالمین و علی سید العرب (صواعق محرقہ صفحہ ۲۰ منتخب کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۳۴) جناب نے فرمایا میں دونوں جہان کا سردار ہوں اور علیؑ سردار عرب ہے (س) قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ محمد عبدی و رسولی ایدتہ بعلی ابن طالب (در منثور سیوطی و بحوالہ ارجح المطالب باب چوتھا صفحہ ۲۶ سطر اخیر کتاب سنی) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہیں معبود سوائے اللہ کے وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور محمد میرا بندہ اور رسول ہے۔ میں نے علی ابن ابی طالب کے ساتھ اس کی تائید کی ہے۔ (ع) لما اسری بی الی السماء دخلت الجنۃ فرایت فی ساق العرش الایمن مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی واخرجہ طبرانی۔ از منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۳۵) جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا جب میں شب معراج کو جنت میں داخل ہوا میں نے عرش معلی پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کو علیؑ سے مدد اور نصرت دی گئی
(ف) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من سب علیاً فقد سبنی (رواہ احمد مشکوٰۃ باب مناقب علیؑ) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ (ص) من کنت مولاہ فعلی مولاہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خم غدیر پر ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کبار کے روبرو جناب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا کہ جس کا میں سردار ہوں اس کا علیؑ بھی سردار ہے۔ (دیکھو ابن ماجہ مسند احمد حنبل۔ نسائی خصائص بثبوت خلافت حصہ اول ارجح المطالب) یہ خلافت بلافصل پر نص جلی و قول فیصل ہے۔
(ق) قال رسول اللہ صلعم رایت علی باب الجنۃ مکتوباً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ واخو رسول اللہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا۔ کہ خدا تعالے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد اللہ کا رسول ہے

اور علی اللہ کا بنایا ہوا حاکم و ولی ہے اور رسول اللہ کا بھائی ہے (مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی شافعی مودۃ ششم نمبر اول منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد ۵ ص۳ سطر ۲)

(۳) قال رسول اللہ صلعم لعلی انت اخی فی الدنیا والآخرۃ (مشکوٰۃ باب مناقب علیؑ) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا علی المرتضےٰ سے کہ تو میرا دنیا اور آخرۃ میں بھائی ہے

(۴) قال رسول اللہ صلعم لما عرج بی رایت علی ساق العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی الخصائص الکبریٰ جلال الدین سیوطی ص۷ مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن۔

۹۔ **بہتان سنی** بعض بادشاہان ترک و آل بویہ تیمن و تبرک کے لیے آنحضرت کی تصویر اپنی تلواروں پر نقش کر کے بغرض فتح و نصرت پاس رکھتے تھے (بہتان الشیعہ ص۱۹)۔

برہان شیعہ۔ جب بی بی عائشہ کی تصویر اللہ تعالیٰ نے سبز حریر پر کھینچکر بذریعہ وحی جبرئیلؑ آنحضرت صلعم کو دکھلائی کہ یہ آپ کی زوجہ ہے۔ تو جناب امیرؑ کی تصویر میں کیا حرج ہے۔ (تصویر بی بی عائشہ دیکھو بخاری کتاب المناقب پارہ ۱۵ ص۵۵)

۱۰۔ **بہتان سنی**۔ اٹھتے وقت اللہ اکبر کی بجائے یا علیؑ مشکلکشا کہتے ہیں اور اللہ کے سلام کے برخلاف اپنا سلام بنالیا ہے۔ جیسا کہ یا علیؑ مدد۔ یا علیؑ مشکلکشا علیؑ۔

برہان شیعہ۔ علیؑ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ ھو العلی العظیم۔ ھو العلی الکبیر۔ ھو العلی المتعال۔ تو اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے یا علیؑ مدد یا علیؑ مشکلکشا کہنا کونسا گناہ ہے اور شرک اور کفر تو یہ ہے کہ تمام سُنی مسلمان فقیروں اور پیروں کو پکارتے ہیں یا غوث الاعظم دستگیر یا خواجہ اجمیر یا باہو سلطان یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ کرتے رہتے ہیں۔

۱۱۔ **بہتان سنی** حضرت علیؑ اور رسول خدا صلعم تمام پیغمبروں اور جمیع اصحاب سے افضل ہیں ص۲۰

برہان شیعہ۔ جب اللہ تعالیٰ نے جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کو آیہ مباہلہ میں نفس رسول صلعم قرار دیا۔ انفسنا و انفسکم کا فرمان الٰہی موجود ہے جب جناب رسول اللہ صلعم تمام کائنات سے افضل ہیں تو نفس رسول صلعم کیونکر افضل نہ ہوگا۔ اس کی بحث دیکھو تفسیر کبیر فخر الدین رازی ایں

۱۲۔ **بہتان سنی**۔ حضرت علی علیہ السلام نے مدینہ شریف کو چھوڑ کر اپنا دار الخلافہ کوفہ میں کیوں مقرر کیا (بہتان الشیعہ ص۲۵)

برہان شیعہ۔ چونکہ بنی امیہ اور جناب بی بی عائشہ طلحہ و زبیر نے خلیفہ برحق اور قرآن

ناطق امیرالمومنین علی المرتضٰے علیہ السلام سے بغاوت کی اور ہزاروں لوگوں کو ورغلا کر جناب امیرؑ پر چڑھائی کی۔ اس واسطے حرم رسول اللہ صلعم مدینہ منورہ کی عزت۔ جان و مال کو بچانے کیواسطے جنگ جمل بصرہ میں اور صفین میں معاویہ شامی باغیوں سے لڑائیاں لڑنی پڑیں اور جناب امیر علیہ السلام کو اپنا ہیڈ کوارٹر کوفہ میں رکھنا پڑا۔

فضیلت کربلا معلی

بہتان ملا۔ حضرات شیعہ مقامات مکہ معظمہ کو چھوڑ کر کوفہ کی بے حد فضیلتیں بیان کرتے ہیں۔ حضرات شیعہ مکہ معظمہ سے کربلا معلی کی زمین کو افضل جانتے ہیں اور اہل کوفہ کی تعریف جناب علیؑ نے بہت کی ہے (بہتان الشیعہ خلاصہ صفحہ ۳۰)

برہان شیعہ۔ ملاں صاحب اپنے ثبوت میں کسی اصول و فروع سے کوئی حدیث پیش نہ کر سکے بلکہ مکہ معظمہ کی فضیلت میں عمدۃ البیان جلد اول صفحہ ۵ سے خود ہی جواب دیکر شرمندہ ہوئے یاد رکھو کر مکان کا شرف مکیں سے ہوتا ہے جیسا کہ کعبۃ اللہ سے مکہ معظمہ و سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی ذات بابرکات سے مدینہ منورہ کو شرف ملا۔ ورنہ نیک و بد کافر و مشرک مومن و منافق ہر ایک قسم کے لوگ حرمین الشریفین میں موجود ہے۔ اسی طرح کوفہ اور کربلا معلی کو جناب سیدنا علی المرتضٰے علیہ السلام و سیدنا امام حسین علیہ السلام روحی لہ الفدا کی شہادت اکبر سے شرف حاصل ہوا۔ جیسا کہ آپکے اولیاء کرام و صوفیاء عظام کے قبور سے مکانات شریف کہلاتے ہیں جیسے پاکپٹن شریف۔ گولڑہ شریف۔ اجمیر شریف۔ سیال شریف وغیرہ حالانکہ انکی شرافت پر کوئی دلیل شرعی نہیں۔ کربلا معلی کی خاک کو خاک شفا کا درجہ ملا۔ اور مشاہد مقدسہ کی زیارت کا درجہ یہ کہ شیخ عبدالحق سنی دہلوی اپنی کتاب جذب القلوب صفحہ ۱۷۲ مطبع نولکشور پر فرماتے ہیں۔ در فصل خطاب از امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی سائر اہلبیت النبوۃ حمی آرد فرمود۔ من زار واحداً من الائمۃ کان کمن زار رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جس نے آئمہ اطہار میں سے کسی کی زیارت کی۔ گویا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کی۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ قبر موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ تریاق اکبر است مرقبول و اجابت دعا را (جذب القلوب صفحہ ۱۹۳۔ (ب) شیخ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں قبر احاد مومنین روضہ ایست از ریاض جنت (جذب القلوب صفحہ ۱۹۹) پس قبر شریف جناب علی المرتضٰے و سیدنا امام حسینؑ شہید کربلا و بقیہ آئمۃ الہدےٰ جو امیر المومنین ہیں افضل ریاض جنت ہوں گے۔ قبر سیدنا امام حسین علیہ السلام پر جناب سیدنا

محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز جنازہ پڑھتے دکھا دیئے ہیں (غنیۃ الطالبین فصل عاشورہ ص ۱۴۵)

۱۴۸۔ بہتان سُنّی۔ ہر ایک امام اہل سادات کے برادران مع کثیر شیعان (حضرت علیؑ سے لے کر حضرت امام مہدی علیہ السلام تک۔ اکثر اماموں سے پھر گئے وفادار نہ بنے۔ اماموں کو قتل کرتے رہے۔ گستاخی کرتے رہے۔ بیعت توڑ دی قاتلان امام حسینؑ سب کے سب کوفی شیعہ تھے۔ (خلاصہ مطلب بہتان الشیعہ از صفحہ ۱۴۳ تا صفحہ ۱۵۰)

نبیؐ و امام صرف ہادی ہیں نذیر

برہان شیعہ۔ اگر ملاں صاحب کو کتاب اللہ اور سنت اور فطرت کی واقفیت ہوتی تو وہ ہرگز اپنی کتاب کے اتنے ورق سیاہ نہ کرتا۔ ملاں صاحب نے یہ نہ سوچا۔ کہ یہی اعتراض تو جناب رسول کردگار سیدنا احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پاک پروردگار پر بھی آتا ہے کہ تعلیم کتب سماویہ و تعلیم القرآن کی تاثیر چنداں نہ تھی کہ ہمیشہ مسلمان مرتد ہوتے رہے اور انبیاء مرسلین سے پھرتے رہے اور انکو قتل کرتے رہے اور گستاخانہ کلام سے پیش آتے رہے۔ تمام کتب مذہب سُنی گواہ ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ انبیاء کرام اور اوصیائے عظام کا کام صرف تبلیغ و اشاعت اور تزکیہ نفس تعلیم الکتاب والحکمۃ ہوتا ہے نبیؐ و امام مخلوق میں بشیر و نذیر اور ہادی بنکر آتے ہیں اور شریعت و معرفت و احکام ربوبیت پہنچاتے ہیں۔ اور بس۔

الف۔ انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (البقرہ ۱۴)

ترجمہ ہم نے تجھ کو خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا۔ اور دوزخیوں کی پوچھ تجھ سے نہ ہوگی

(ب) ما علی الرسول الا البلاغ۔ واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون (المائدہ ۱۴/۶)

ترجمہ۔ پیغمبر کے ذمے کچھ نہیں مگر خدا کا حکم پہنچا دینا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کھولتے ہو۔ اور جو تم چھپاتے ہو۔

(ج) وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین (الانعام ۵/۷) ترجمہ اور ہم پیغمبروں کو اسی لئے بھیجتے ہیں اور کچھ نہیں۔ کہ نیکوں کو خوشخبری سنائیں اور منکروں کو ڈرائیں۔

(د) قل یا ایہا الناس انما انا لکم نذیر مبین (الحج ۱۷) کہدے لوگو میں تم کو خدا کے عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔ اور کوئی بات نہیں۔

(ہ) تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیراً (الفرقان ۱۴/۱۹)

ترجمہ بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اُتارا۔ اس لئے کہ سارے جہاں کو ڈرانیوالا۔

(و) یاایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً ومبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً (الاحزاب ۲۲/۶) ترجمہ اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بناکر بھیجا اور مسلمانوں کو جنّت کی خوشخبری دینے والا اور کافروں کو خدا کے عذاب سے ڈرانیوالا اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانیوالا اور روشن کرنیوالا چراغ (بھیجا)

(ز) وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر ۲۲/۳) اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی نہ کوئی ڈرانیوالا نہ گذرا ہو۔

(ح) انا ارسلنٰک شاھداً ومبشراً ونذیراً۔ لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ۔ وتسبحوہ بکرۃً واصیلا (الفتح ۲۶/۱) ترجمہ

(ط) انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء وھو اعلم بالمھتدین (القصص ۲۰/۹) اے پیغمبر تو جسکو چاہے اس کو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے۔ کون راہ پر آنے کے لائق ہے۔

ی۔ ولست علیھم بمصیطر (الغاشیہ ۳۰/۱) تو انپر کوئی کڑوڑی (داروغہ) نہیں

(ک)۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ فان تولیتم فانما علیٰ رسولنا البلاغ المبین (التغابن ۲۸/۲) اور اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور اس کے رسول کا کہا مانو پھر اگر تم (نہ مانو) منہ پھیرلو تو یہ سمجھ رکھو ہمارے پیغمبر کا کام صرف کھول کر تم کو خدا کا حکم پہنچادینا تھا (تبویب القرآن)

(ل) ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنٰت تجری من تحتھا الانھار۔ ومن یتول یعذبہ عذاباً الیماً (الفتح ۲۶/۲) ترجمہ اور جو کوئی اللہ تعالے اور اس کے رسول کا کہنا مان لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغوں میں لیجائیگا جن کے تلے نہریں جاری ہیں اور جو کوئی حکم نہ مانے اس کو تکلیف کا عذاب دیگا۔

(م) وقلیل من عبادی الشکور۔ اللہ کے شاکر بندے کم ہیں۔

پس اہل بصیرت سعید فطرت مسلمان کیواسطے یہ آیات بینات کافی ہادی و رہبر ہیں

کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا کام تبلیغ احکام الٰہی ہے اور ہدایت ذات خداوندی کے اختیار
ہے ۔ ہر ایک نبی و رسول کے زمانۂ نبوت میں مومن ۔ منافق ۔ مشرک کافر ۔ تین گروہ چلے
آئے ہیں ۔ مومنین صالحین باتباع انبیاء و مرسلین جنتی ہو گئے اور باقی فرقے انکار رسالت
سے دوزخی بن گئے ۔ یہ ہادیان راہ شریعت کا قصور نہیں ۔ بلکہ مخلوق خدا کا جرم ہے کہ انہوں
نے ہدایت کو نہ مانا ۔ اسی طرح آئمۃ الطاہرین دوازدہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار علیہم السلام
جو نائبان رسول مقبول و وارثان شریعت و معرفت تھے مسلمانوں کو ہدایت اور تزکیہ نفس
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کی اشاعت و تبلیغ کیواسطے مبعوث ہوتے رہے ۔ جن
لوگوں نے صدق دل سے اطاعت و تابعداری کی وہ مومنین صالحین و شیعان مخلصین قرار
پائے ۔ باقی جو لوگ منافق و منکر ۔ مولفۃ القلوب برائے نام مسلمان تھے ۔ وہ ہمیشہ دنیا کو
مقدم رکھ کر آئمہ اطہار علیہم السلام کے احکام سے روگردانی کرتے رہے اور ایذا دیتے رہے
اور معاویہ شاہی و بنی عباسی جاسوس شیعی لباس و رنگت میں دغا و فریب کرتے رہے ۔ اللہ
تعالیٰ کی مخلوق سے مشرک و بت پرست باغی بن گئے ۔ اور تھوڑی موحد ہیں وما قدروا اللہ
حق قدرہ کا فرمان ناطق ہے ۔ اور بنی امیہ و بنی عباس کی سلطنت و حکومت میں دنیاوی
لالچ ۔ طمع جاہ و مال و عزت و امارت میں راہ حق و صراط مستقیم سے منہ موڑ کر دین اسلام حقیقی
کو چھوڑ کر اپنے فتاوے و اجتہاد چلاتے رہے ۔

جاسوس ۔ انارکسٹ و منافقین برائے نام شیعہ گروہ میں شامل ہو کر دین اسلام کو
نقصان پہنچاتے رہے ۔ یہ کس کا قصور ہے جن لوگوں نے احکام الٰہی کو نہ مانا وہ خود گمراہ ہو گئے
اور دوزخ کی ایندھن بنے تو ۔

اوّل ۔ ابلیس نے حکم الٰہی کو نہ مانا اور سجدہ تعظیمی حضرت آدم علیہ السلام کو نہ کیا حالانکہ وہ فرشتوں
میں شامل تھا ۔ واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی و استکبر و
وکان من الکافرین (البقرہ) ترجمہ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے
سجدہ کیا ۔ مگر ابلیس شیطان نے نہ مانا اور شیخی میں آ گیا وہ منکروں میں تھا ۔ ف فرمایئے اللہ
تعالیٰ کی مخلوق میں سے اول شیطان باغی ہوا یہ کس کا قصور ہے ۔ حضرت علی علیہ السلام
اور باقی آئمۃ الہدیٰ سے تو انکے شیعہ باغی ہوئے ۔ یہاں ایک فرشتہ کافر ہو گیا ۔

دوم ۔ حضرت ہابیل فرزند حضرت آدم علیہ السلام کو قابیل اس کے حقیقی بھائی

نے قربانی قبول نہ ہونے کے باعث قتل کر ڈالا۔ دنیا میں یہ پہلا خون اور پہلا شہید ہے۔ فرمایئے
یہ کس کا قصور ہے اور کون قصوروار ہے۔

سوم۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا کنعان کافر و مشرک ہو کر طوفان میں غرق ہوا۔ اس پر
ہدایت کارگر نہ ہوئی۔ سو اس میں رسالت حضرت نوحؑ میں کوئی اعتراض نہیں۔

چہارم۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی باوجود ایک نبیؑ کی صحبت میں رہنے کے
کافرہ ہو کر عذاب الٰہی سے مری۔

پنجم۔ حضرت موسیٰؑ کی مسلمان امت بنی اسرائیل جب جناب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور
تشریف لے گئے اور حضرت ہارونؑ کو خلیفہ بنا گئے۔ تو گوسالہ پرست ہو گئی۔ انہوں نے
سامری کو اپنا امام بنا لیا اور شریعت موسوی توحید سے منکر ہو کر مرتد ہو گئے (قرآن شریف)

ششم۔ حضرت موسیٰؑ کا چچازاد بھائی قارون مسلمان تھا۔ وہ زکوٰۃ سے منکر ہوا
اس سے زیادہ توریت کا کوئی قاری نہ تھا۔ وہ دین موسوی سے پھر گیا اور سامری کی طرح
منافق بن گیا۔ (تبویب صـ ۵۱۵)

ہفتم۔ بنی اسرائیل مسلمان امت ہمیشہ جناب موسیٰؑ کو تکالیف و ایذا پہنچاتے رہے
ناحق انبیاء و مرسلین کا خون کرتے رہے۔ اپنے لوگوں کو جلا وطن کرتے رہے۔ احکام شریعت
کے برخلاف ہمیشہ دم بھرتے رہے۔ اپنے علماء اور رہبانوں کی کورانہ تقلید میں دین اسلام
کی تحریف کرتے رہے اور ہمیشہ فتنہ و فساد برپا کرتے رہے۔ بلکہ بنی اسرائیل قوم نے
حضرت موسیٰؑ پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور انکو فتق وغیرہ کی مرض بتا کر ننگا بھگایا (قرآن شریف
و بخاری حاشیہ [illegible] کتاب المغازی)، المعلم ترجمہ مسلم جلد ۳ صـ ۱۱۳۶

نہم۔ جب حضرت موسیٰؑ و ہارون علیہم السلام گذر گئے اور انکے قائمقام حضرت
یوشع بن نون پیغمبر ہوئے۔ وہ بنی اسرائیل کو لیکر اس جنگل سے نکلے اور ایک شہر پر پہنچے حکم ہوا
کہ سجدہ کرتے ہوئے اور حطۃ زبان سے کہتے ہوئے شہر میں داخل ہو۔ انکو ٹھٹھا سوجھا چوتڑ
کے بل گھسیٹتے ہوئے چلے اور زبان سے کہتے جاتے تھے حنطۃ فی شعیرۃ یعنی گیہوں
جو کے اندر غرض اس بے ادبی اور نافرمانی سے پروردگار عالم کو غصہ آیا اور طاعون کا
عذاب اوپر بھیجا کہ ایک گھڑی میں ستر ہزار آدمی مر گئے (تبویب القرآن صـ ۲۵۴) یہ سب
مسلمان۔ امت رسول تھے۔ اللہ سے مخول کرتے تھے۔

دھم۔ دیکھئے یہودی بنی اسرائیل امت موسوی۔ جناب موسیٰؑ کو منہ پر کیا لگتا سا
جواب دیتی ہے۔ اور ہزاروں میں سے صرف دو ایماندار ثابت قدم نکلتے ہیں۔ اور جناب موسےٰؑ
ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ
علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واتٰکم ما لم یؤت احدا من العالمین
(۔۔۔تا) فافرق بیننا وبین القوم الفاسقین (المائدہ ع ۴) ترجمہ اور جب موسیٰؑ نے اپنی
قوم سے کہا بھائیو۔ اللہ نے جو تم پر احسان کیا۔ اس کو یاد کرو۔ اس نے تم میں کئی نبی پیدا کئے۔ اور
تم کو غلامی سے بادشاہ بنا دیا اور تم کو وہ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ بھائیو پاک زمین ملک شام
میں داخل ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیٹھ موڑ کر مت پھرو ورنہ
الٹے نقصان میں آجاؤ وہ لوگ کہنے لگے اے موسیٰؑ وہاں تو بڑے زبردست سخت لوگ
بستے ہیں اور ہم تو ہرگز وہاں جانے والے نہیں۔ جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ اگر وہ
وہاں سے نکل جائیں تو بیشک ہم داخل ہونگے۔ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے
(حضرت یوشع اور کالب) اور خدا تعالیٰ نے ان پر فضل کیا تھا کہنے لگے ایکبارگی حملہ کرکے
انکے دروازے میں گھس پڑو۔ جہاں تم دروازے کے اندر گھس گئے پھر تم ہی غالب ہوگے
اور اگر تم کو ایمان ہے تو اللہ پر بھروسہ رکھو کہنے لگے اے موسیٰؑ ہم تو ہرگز وہاں نہیں جانے
کے جب تک وہ لوگ (عمالقہ) وہاں ہیں تو ایسا کرو۔ تم جاؤ اور تمہارا پروردگار دونوں
لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ موسیٰؑ نے دعا کی پروردگار میرا زور اپنی جان پر چلتا ہے
یا اپنے بھائی (ہارون) پر۔ تو ہمارا ساتھ اس نافرمان قوم سے چھڑا دے۔ انتہیٰ فرمائیے اس
قوم کا کون ذمہ وار ہے۔ کیا جناب موسیٰ علیہ السلام کا قصور ہے۔ مگر ہرگز نہیں۔

یازدھم۔ جناب عیسیٰؑ کو آپ کے یہودا اسکریوطی حواری نے پکڑوایا۔ وہ مسلمان تھا
تمام یہودی باوجود دعویٰ شریعت موسوی کے جناب عیسیٰؑ کے جانی دشمن اور نبی برحق
کو تکلیف پہنچاتے رہے۔ یہ کس کا قصور ہے

دوازدھم۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکی اپنی امت و رعایا دیو وجن بتاتے
ہیں۔ حضرت سلیمانؑ حاجت کو جاتے وقت اپنی انگشتری جس کی تاثیر سے جن اور دیو سب آپ کے
تابع تھے اپنی بی بی کو دیگئے۔ صخر شیطان صورت حضرت سلیمان بنکر وہ انگوٹھی انکی بی بی
سے لیگیا اور اس کو پہنکر بادشاہت کی کرسی پر بیٹھ کر لگا حکومت کرنے۔ حضرت سلیمانؑ

ڈر کے مارے کہ کہیں مجھ کو مروا نہ ڈالے چھپ گئے۔ چالیس دن کے بعد پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور وہ دوبارہ تخت سلطنت پر بیٹھے اور صخر کو سمندر میں قید کیا (تبویب القرآن صـ ۵۴۴ فٹ نوٹ)

سیزدھم۔ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے جو مسلمان اور پیغمبر زادے تھے۔ حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو آ کر عرض کیا کہ انکو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ خون آلودہ پیراہن دکھائی دیا۔ اس کے بعد حضرت یوسفؑ چند روپیہ میں قافلہ میں بیچ ڈالا۔ اور اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو کمہ دیا۔

چہاردھم۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ جو کلمہ گو مسلمانوں اور امت محمدیہ نے برا سلوک کیا۔ آپکو ایذا پہنچائی۔ آپکے قتل کے منصوبے باندھے۔ آپ کے خاندان مقدس کو تکلیف دیں۔ مرتد ہو گئے اور دین اسلام میں تحریف و تغیر و تبدل کیا۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی نبی یا رسولؐ کیساتھ نہ ہوا۔ تاریخ اسلام خون سے لکھی پڑی ہے اور یہ امت مرحوم قیامت کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہی۔ اعمال صحابہ سنتے جایئے۔

اعمال صحابہ۔ ا۔ حضرت ابوبکر نے شب ہجرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ کیا۔ اور غار ثور میں جا چھپے۔ باوجود حفاظت خداوندی و ملائکہ اور غار کے منہ پر مکڑی کے جالا ہونے کے پھر بھی ڈر گئے۔ اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ دہ کافر آ گئے۔ فرمان ہوا لا تحزن۔ مت غم کھا (قرآن شریف)

۲۔ غار ثور سے نکلکر حضرت ابوبکر نے اپنا اونٹ جناب رسالتمآب صلعم کے ہاں بیچا۔ بجائے قیمت دو سو درہم کے ۵۰۰ درہم لے لئے۔ دیکھئے ایک مرید اپنے ہادی و مرشد سے کتنا نفع لیتا ہے (مدارج النبوۃ جلد دوم صـ ۸۱ لو لکشور۔ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۵۶۔ سیرۃ النبی شبلی نعمانی حصہ اول صـ ۱۹۸)

۳۔ جنگ احد میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان اور دیگر صحابہ کرام جناب رسول خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور جہاد فی سبیل اللہ میں سے منہ موڑ گئے (روضۃ الصفا جلد دوم صـ ۹۱۔ معارج النبوۃ رکن چہارم صـ ۹۵ مدارج النبوۃ جلد ۲ صـ ۱۶۹ ازالۃ الخفا مقصد دوم صـ ۱۲ تفسیر ابن کثیر جلد پنجم صـ ۳۰۱ و لمفصل ثبوت خلافت

حصہ اول صد ۱۱۴ و ۱۱۵ - قرآن کریم پ ۴ - ۱۰)

(ب ۴) حضرت امیر عمر صاحب کا فرمان ہے کہ وہ جنگ احد سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھے اور پہاڑی بکری کی طرح اچھلتے کودتے پھرے (تفسیر نیشاپوری جلد ۴ صد ۱۱۰ درمنثور سیوطی جلد دوم صد ۸۸ - نہایہ ابن اثیر جزری لفظ و قل - تاریخ الاسلام جلد دوم صد ۹۹ تفسیر روح المعانی جلد اول صد ۷۰

(ج ۵) حضرت عثمان ابن عفان جنگ احد سے بھاگے تیسرے روز سرور عالم صلعم کے سامنے آئے - روضۃ الصفا جلد دوم صد ۹۱ مطبوعہ بمبئی - تاریخ حبیب السیر جلد دوم بمبئی - مدارج النبوۃ جلد دوم صد ۱۴۸ طبری جلد سوم صد ۲۱ ازالۃ الخفاء مقصد اول صد ۲۷ - صحیح بخاری کتاب المغازی -

(د ۶) جنگ خندق یا احزاب میں سوائے جناب امیر المومنین علی المرتضی ؑ کے اور کوئی صحابی عمرو بن عبدود کے مقابلہ میں نہ نکلا سب کے سب کھڑے رہ گئے - جب عمرو بن عبدود کو جناب علی المرتضی علیہ السلام نے قتل کیا - تو جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ضربۃ علی ابن ابیطالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ دیکھو روضۃ الاحباب جلد اول صد ۲۱۸ و مدارج النبوۃ - و روضۃ الصفا جلد دوم صد ۱۰۹

(ہ ۷) حضرت عمر نے صلح حدیبیہ کے روز جناب سرور عالم صلعم سے بے ادبانہ و گستاخانہ کلام کی المعلم ترجمہ صحیح مسلم صد ۹۱۲ کتاب الجہاد و السیر - سیرۃ النبی شبلی نعمانی حصہ اول صد ۴۲۵ بخاری ۱۲/۱۰۵)

(و ۸) حضرت عمر نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ایسا شک نبوت پر کبھی نہیں ہوا جب سے کہ میں مسلمان ہوا ہوں - مگر آج کے روز زیادہ شک ہوا (تفسیر ابن جریر جزو سادس والعشرون صد ۵۸ زاد المعاد ابن قیم حنبلی مطبع نظامی کانپور جلد اول صد ۳۷۶ - تاریخ خمیس جلد دوم صد ۲۲ مصری - تفسیر معالم التنزیل -

(ز ۹) جنگ خیبر میں دو دفعہ حضرت شیخین جھنڈا لے کر جنگ کو نکلے دونوں دفعہ ناکامیاب ہو کر آئے مناقب مرتضوی ترجمہ خصائص نسائی مطبع محمدی لاہور صد ۱۲ - روضۃ الصفا جلد دوم صد ۱۳۲ - ازالۃ الخفاء مقصد دوم صد ۲۹

(ح ۱۰) جنگ حنین میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور دیگر اصحاب النبی صلعم جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میدان جنگ میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔
صرف حضرت علی علیہ السلام اور انکے رشتہ داران وحضرت عبداللہ بن مسعود ثابت قدم
رہے حضرت عباس عم بزرگوار سید الابرار نے بحکم سید احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو
للکار کر پکارا یا اصحاب السمرۃ۔ یا اصحاب سورۃ البقر۔ اور خود جناب سرور عالم صلعم نے
اپنی سفید خچر کو ایڑی لگائی اور فرمایا یا انصار اللہ و انصار رسولہ
انا النبی لا کذب - وانا ابن عبد المطلب۔ دیکھو معارج النبوۃ رکن
چہارم صـ ۲۵۷ روضۃ الصفا جلد دوم صـ ۱۵۳ تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو سوم صـ ۶۴
صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر جلد خامس صـ ۱۹۴ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی باب غزوہ
حنین پارہ سترھواں۔ تفسیر حسینی جلد اول صـ ۲۴۴ تاریخ خمیس دیار بکری جزو ثانی صـ ۱۰۳
روضۃ الصفا جلد دوم صـ ۱۵۴ تاریخ اسلام جلد ۲ صـ ۱۴۳ غرض تمام غزوات وجہاد فی
سبیل اللہ میں حضرات اصحاب ثلاثہ کی شجاعت وبہادری کا پتہ نہیں لگتا۔ فرمایئے ملاں
صاحب یہ اصحاب النبی تو کوفی لایوفی اور برادران وشیعان علی علیہ السلام نہ تھے۔ یہ
کیوں بھاگتے رہے۔

(سوال ۱۱) جیش اسامہ بن زید بن حارث کے ہمراہ جو اصحاب النبی صلعم نہ گئے تھے اور
اس کی ماتحتی سے انکار کیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمانا پڑا جہزوا
جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا۔ لشکر اسامہ کے ہمراہ جانے کی تیاری
کرو جس نے اس سے انکار کیا۔ اس پر اللہ کی لعنت ہو (ملل ونحل شہرستانی صـ ۱۵)

(سوال ۱۲) حدیث قرطاس۔ جناب رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات کے قریب فرمایا۔
کہ میرے پاس قلم دوات لاؤ۔ تاکہ تم لوگوں کو تحریر کر دوں جس سے گمراہ نہ ہوگی۔ حضرت
عمر نے کہا اس پر درد کا غلبہ ہے۔ حسبنا کتاب اللہ ہمارے واسطے قرآن شریف
کافی ہے۔ ان ھذا الرجل لیھجر۔ یہ شخص بکواس بکتا ہے۔ لوگوں نے شور وغل
مچایا۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ نبی ورسول کے پاس جھگڑا اچھا نہیں۔ تم
لوگ میرے پاس سے اٹھ جاؤ (قوموا عنی) آپ فرمادیں کہ آیا عمرؓ صاحب شیعہ تھے (مشکوۃ
باب وفاۃ النبی۔ بخاری باب وفاۃ النبی صـ ۶۳۹) و ۲/۱۴ + ۱۵/۲۹) مغازی)

(سوال ۱۳) حضرت ابوبکر وحضرت عمر دفن رسول مقبول میں شریک نہ ہوئے۔ وہ انصار

میں گئے ہوئے تھے۔ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۱۔ ارجح المطالب باب ۴ صفحہ ۲۷۔ بخاری ۱/۲۶ باب
موت یوم الاثنین۔ کتاب الجنائز۔

۱۴۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر رسول مقبول صلعم۔ حضرت مسطح خواہر زادہ حضرت ابوبکر
اصحاب بدری اور عبد اللہ بن ابی سلول منافق وغیرہ نے جناب بی بی عائشہ کو زنا کی تہمت
لگائی۔ بخاری کتاب الشہادۃ ۱۶/۲۔

۱۵۔ زبیر اور ایک انصاری (ثابت بن قیس) میں حرہ کے ایک نالی پر جھگڑا ہوا۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے یہ حکم دیا۔ زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلالے پھر اپنے ہمسایہ کے
باغ میں پانی جانے دے۔ یہ سنکر انصاری کہنے لگا۔ کیوں نہیں۔ آخر زبیر آپ کے پھوپھی کے
بیٹے ہیں۔ آپ کے چہرہ کا رنگ غصے سے بدل گیا۔ آپ نے دوسرا حکم دیا زبیر ایسا کر۔ اپنے
درختوں کو پانی پلا اور پانی کو روک رکھ۔ جب تک مینڈوں تک بھر جائے پھر پانی اپنے ہمسایہ
کی طرف چھوڑ دے۔ (دیکھو بخاری کتاب التفسیر پارہ اٹھارہواں صفحہ ۱۰۴ مطبع احمدی لاہور

۱۶۔ **فیصلہ نامنظور**۔ حضرت ربیع نے ایک انصار کی لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ لڑکی
کے وارثوں نے قصاص چاہا اور آنحضرت صلعم پاس فریاد آئی۔ آپ نے قصاص کا حکم دیا۔
انس بن نضر جو انس بن مالک کے چچا تھے اور ربیع کے بھائی وہ کہنے لگے خدا کی قسم یا رسول
اللہ یہ تو کبھی نہیں ہوگا۔ کہ ربیع کا دانت توڑا جائے (بخاری کتاب التفسیر پارہ اٹھارہواں
صفحہ ۱۱۷ مطبع احمدی لاہور۔

۱۷۔ **انصار کا رنج**۔ جب اللہ تعالے نے حنین کی جنگ میں آپ کو لوٹ کا مال عنایت
فرمایا تو آپ نے وہ مال ان لوگوں کو دیا۔ جو مولفۃ القلوب تھے اور انصار کو کچھ نہیں دیا۔ انصار
کو رنج ہوا کہ اور لوگوں کو ملا اور انہیں نہیں ملا۔ انصار نے یہ بھی کہا اللہ پیغمبر صاحب صلعم
کو بخشے۔ آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک انکا
خون ٹپک رہا ہے (بخاری کتاب المغازی۔ پارہ سترھواں صفحہ ۱۶۳ مطبع احمدی لاہور) جب
انصار کہنے لگے جب سخت وقت آتا ہے۔ تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا
جاتا ہے (بخاری کتاب المغازی پارہ سترہواں صفحہ ۶۵ مطبع احمدی لاہور۔

۱۸۔ **اللہ کی رضامندی منظور نہیں**۔ جب آنحضرت صلعم نے
حنین کی لوٹ بانٹی تو انصار میں سے ایک شخص بولا۔ اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود

نہیں۔ ابن مسعود۔ کہتے ہیں یہ سنکر آنحضرت صلعم پاس آیا آپ سے بیان کیا آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ غصہ آگیا پھر فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم کرے۔ انکو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی۔ بخاری کتاب المغازی۔ پارہ سترہواں ص۱۰۳ مطبع احمدی لاہور)

۱۹۔ حضرت عثمان کے گورنر ولید بن عقبہ بن ابی معیط صحابی نے کوفہ میں شراب پیا اور نشہ میں نماز پڑھائی جس پر حضرت علیؓ نے اس کو چالیس کوڑے لگائے۔ بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہواں ص۴۲ مطبع احمدی لاہور۔

۲۰۔ حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی کہ راز جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کفار قریش مکہ سے آگاہ کر دیا۔ بخاری کتاب المغازی پارہ پندرہواں ص۱۵ مطبع احمدی لاہور۔

۲۱۔ آنحضرت صلعم نے خالد بن ولید صحابی کو بنی جذیمہ کیطرف بھیجا انہوں نے انکو اسلام کی دعوت دی۔ وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکی۔ ہم اسلام لائے گبھراہٹ میں کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا۔ خالد نے انکو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اور ہر ایک مسلمان کا قیدی حفاظت کے لئے اسی کے سپرد کر دیا۔ ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو مار ڈالے راوی نے کہا خدا کی قسم وہ تو اپنے قیدی کو نہیں ماریگا نہ کوئی ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی ماریگا۔ جب آنحضرت صلعم نے یہ قصہ سنا تو اپنا ہاتھ اٹھایا اور دعا کی اللهم انی ابرأ الیک مما صنع خالد مرتین یا اللہ میں خالد کے کام سے الگ ہوں۔ دوبارہ یہ فرمایا۔ بخاری ازالۃ الخفا مقصد دوم ص۱۵۱

۲۲۔ ابو شحمہ فرزند حضرت عمر نے زنا کیا اور شراب پی جس پر انکو کوڑے لگنے سے حد قائم ہوئی

۲۳۔ حضرت علیؓ نے یمن کے ملک سے آنحضرت صلعم کو تھوڑا سونا بھیجا۔ آپ نے وہ سونا چار آدمیوں کو یعنے اقرع بن حابس حنظلی۔ مجاشعی اور عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی اور علقمہ عامری کو تقسیم کر دیا۔ قریش اور انصار کے لوگوں کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے آنحضرت صلعم نجد کے رئیسوں کو دیتے ہیں۔ ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں۔ آپ نے فرمایا بیشک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہیں۔ مگر میں نے ان لوگوں کو دل ملانے کے لئے انکو دیا۔ کیونکہ ابھی حال میں مسلمان ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص آن پہنچا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں گلے پھولے ہوئے پیشانی بلند۔ ڈاڑھی گھنی گنجان سر منڈا کیا کہنے

لگا یا محمدؐ اللہ سے ڈرو۔ آپنے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں۔ حالانکہ میں اس کا رسول ہوں تو پھر اس کی اطاعت کون کریگا۔ اللہ نے تو مجھ کو زمین والوں پر امانت دار بنا کر بھیجا اور تم کو میرا اعتبار نہیں یہ سنکر ایک صحابی خالد بن ولید نے آپ سے اجازت چاہی اس کو مار ڈالوں۔ آپنے منع کیا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے۔ جو ظاہر میں قرآن پڑھیں گے مگر قرآن انکے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا۔ یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے۔ اس میں کچھ لگاؤ نہیں رہتا۔ انکا کام یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو تو قتل کریں گے اور بت پرست کافروں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے انکا زمانہ پایا۔ تو عاد قوم کی طرح انکو ہلاک کروں گا (بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ پارہ تیرھواں صفحہ ۵)

۲۳۔ جنگ بدر میں مال غنیمت کی تقسیم کے وقت بعض لوگوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ایک سرخ چادر چرالی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وما کان للنبی ان یغل الاخرہ پ ۴ آل عمران۔ تفسیر جلال الدین سیوطی۔

۲۴۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں۔ ہر ایک یہ کہیگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب۔ چودھواں پارہ صفحہ ۵۳ مطبع احمدی لاہور) ف اس وقت امت محمدیہ میں پچیس جھوٹے کاذب دجال گذرے ہیں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور سب سنی تھے۔ اور لاکھوں آدمیوں کو دین اسلام سے مرتد و گمراہ کر دیا ہے۔ سب سے اول مسیلمہ کذاب ہیں یمامہ نے دعویٰ نبوت کیا۔ جبکہ جناب سرور عالم صلعم دنیا میں موجود تھے اور خلافت اول میں بعد وفات سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ ایک لاکھ عرب مسلمان اور صحابی مرتد ہو کر مسیلمہ کذاب کے ہمراہ ہو گئے مسیلمہ نے اپنا قرآن علیحدہ بنا لیا تھا۔ اور اس میں زٹلیات اور ہفوات جمع کر دی تھیں (حاشیہ بخاری)

۲۵۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ ایک بار ہم آنحضرت صلعم کے پاس موجود تھے۔ آپ حنین کی لوٹ تقسیم کر رہے تھے۔ اتنے میں ذو الخویصرہ نامی ایک شخص آیا۔ جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کرو۔ آپنے فرمایا ارے کم بخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر دنیا میں کون انصاف کریگا۔ اگر میں ظالم ہوں تب تو تیری تباہی اور بربادی ہو

گئی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے تو اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا جانے دے
اس کے جوڑ کے لوگ کچھ پیدا ہوں گے۔ کہ تم میں کوئی اپنی نماز کو انکے نماز کے مقابل حقیر
جانیگا اور اپنے روزوں کو انکے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھیگا۔ قرآن پڑھیں گے۔ مگر وہ
حلق کے نیچے نہیں اترنے کا۔ یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر جانور سے پار ہو
جاتا ہے۔ اس کے بھال میں دیکھئے تو کچھ نہیں۔ پٹھے میں دیکھئے تو کچھ نہیں۔ بانس میں دیکھئے تو کچھ
نہیں۔ پھر پَر میں دیکھئے تو کچھ نہیں۔ وہ تو لید اور خون سے بھرتی کیساتھ نکل گیا۔ ان لوگوں
کی نشانی یہ ہوگی۔ کہ ایک شخص ان میں ہوگا سیاہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی
طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا۔ یہ لوگ اس وقت ظاہر ہوں گے۔
جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو جائے گی۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ میں
نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے سنی ہے۔ اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ
نے ان لوگوں کو قتل کیا۔ میں انکے ساتھ تھا۔ انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں سے اس
شخص کو ڈھونڈھو جس کا پتہ آنحضرت صلعم نے دیا تھا۔ لوگوں نے ڈھونڈھا تو اسی صفت
کا ایک شخص ان میں ملا (بخاری کتاب المناقب۔ پارہ چودھواں ص ۵۲)

۲۶۔ مغیرہ صحابی کے غلام ابو لولو فیروز پارسی نے حضرت عمر کو خنجر زہر آلودے
قتل کیا۔ حضرت عمر کو مرتے وقت نبیذ شراب پلائی گئی۔ جو پیٹ سے باہر نکل گئی (بخاری
کتاب المناقب پ ۱۴ ص ۹۵ و ۹۶)

۲۷۔ حضرت عثمان کو مہاجرین و انصار صحابہ کبار نے اپنے گھر میں محصور کر کے
قتل کر ڈالا۔ جنازہ بھی پڑھنے نہ دیا۔ اور یہودیوں کے گورستان حش کوکب میں دفن کرایا۔
(تاریخ اسلام تمام شاہد ہیں)

۲۸۔ احداث صحابہ۔ دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت و آئمہ مذہب سنی[1] اور
غور سے پڑھو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا۔ قیامت کے دن تم ننگے پاؤں۔ ننگے بدن بن ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔ پھر آپ نے
سورۃ انبیاء کی یہ آیت پڑھی۔ کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فعلین
اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور ایسا ہوگا میرے
اصحاب میں سے کئی لوگوں کو بائیں طرف دوزخ کی جانب کھینچ لے جائیں گے فاقول

[1] یہ کتابیں منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی سے مل سکتی ہیں۔

اصحابی اصحابی میں کہوں گا۔ فرشتو یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ کہیں گے تم کو معلوم نہیں یہ لوگ جب تمہاری وفات ہوگئی تو اسلام سے پھر گئے۔ بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا۔ پارہ تیرہواں صفحہ ۱۱۱ مطبع احمدی لاہور۔

۲۹۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے۔ بالشت کے بدلے بالشت ہاتھ کے بدلے ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگلے لوگوں سے کون مراد ہیں۔ یہود و نصاریٰ۔ آپ نے فرمایا پھر کون۔ (بخاری کتاب بدء الخلق۔ پارہ تیرہواں صفحہ ۱۱۴ مطبع احمدی لاہور۔

۳۰۔ نماز میں دید بازی۔ صحابۂ کبار نماز میں اپنی پچھلی صف کی عورتوں کو تاڑتے تھے۔ ایک خوبصورت عورت آنحضرت صلعم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ بعضے صحابہ پیچھے رہتے۔ جب رکوع میں جاتے تو بغل کے تلے اس کو دیکھتے (سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبع صدیقی لاہور)

۳۱۔ اسود عنسی صنعا میں ظاہر ہوا اور نبوت کا دعویٰ کر کے آنحضرت صلعم کے عامل مہاجرین ابی امیہ پر غالب ہوگیا۔ اور یمن کا حاکم بن بیٹھا۔ آخر فیروز نے اس کو گھر میں گھسکر مار ڈالا (بخاری۔ کتاب المغازی سترہواں پارہ صفحہ ۹۰)

۳۲۔ ابی امامہ کہتے تھے بدتر مقتول آسمان کے چمڑے کے نیچے یہ لوگ ہیں۔ یعنی خوارج اور بہتر مقتول وہ ہیں جنکو دوزخ کے کتوں نے قتل کیا۔ یعنی خوارج نے اور یہ لوگ مسلمان تھے پھر کافر ہوگئے سو پوچھا گیا اے امامہ یہ بات تم از خود کہتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۷۶۔

تعریف خارجی

خارجی اصطلاح میں اس شخص کو کہتے ہیں جو اس امام برحق کی بیعت سے جس پر جماعت (مومنین وصالحین و مہاجرین و انصار) نے اتفاق کر لیا ہو نکل جائے۔ خواہ ان صحابیوں کے وقت میں خلفائے راشدین میں سے کسی پر خروج کیا ہو یا تابعین کے وقت۔ یہ عقیدہ اہل سنت

(ب) اور وہ لوگ جنہوں نے حضرت علی پر خروج کیا تھا۔ خوارج کہلاتے ہیں (غ ی)

لغات فیروزی) آپ ملاں صاحب فرمائیے جناب بی بی عائشہ۔ حضرت طلحہ و زبیر۔ امیر معاویہ
اور اس کا تمام لشکر شامی سنی اس اصطلاح میں آ سکتے ہیں یا نہیں اور انہوں نے جو
جناب علیؑ پر جنگ جمل و صفین میں خروج کیا۔ اور بالمقابل لڑائی کی۔ تو ان پر کیا فتویٰ ہے
کیا یہ اصحاب النبی صلعم نہ تھے۔ جو باغی ہو گئے۔

(ج) خوارج (نہروان) کے عقائد۔ حضرت علیؑ کو بُرا کہنا اور ابن ملجم قاتل ملعون کی تعریف
کرنا۔ (۲) حضرت عثمان کو بُرا کہنا کہ اس تمام خونریزی کی بنیاد انکی بدعات تھیں جس
میں انہوں نے شیخین کی مخالفت کی (۳) طلحہ و زبیر و عائشہ اور عبداللہ ابن عباس اور
ہر ایک صحابی کو جنہوں نے اس لڑائی میں حصہ لیا تھا بُرا کہنا (۴) امام کا قریشی ہونا ضروری
نہیں (۵) گناہ کبیرہ کے مرتکب کا فرو ناری سمجھنا (۶) زانی کو سنگسار نہ کرنا اور کہنا کہ یہ حکم
قرآن میں نہیں ہے (۷) تقیہ کو جائز نہ سمجھنا۔ اس لئے انکی تعداد کم ہو گئی (۸) اطفال مشرکین
کا دوزخ میں جانا (۹) اگر کوئی امام خلاف سنت کرے۔ تو اس سے بغاوت عین فرض
ہے (۱۰) جہاد اور قتال بصورت امکان فرض ہے (دیکھو تاریخ شیخ ابن بطوطہ جلد دوم
باب ۱ صفحہ ۴۷۲۔ ملل و نحل شہرستانی۔

۳۳۔ سمرہ بن جندب معاویہ کا رکن اعظم شراب بیچتا تھا۔ حضرت عمر نے کہا خدا اس پر
لعنت کرے یہ پہلا شخص ہے جس نے بیع خمر کی بنا رکھی (احیاء العلوم ربع ۲ صفحہ ۶۱ ازالۃ الخفا
مسند احمد حنبل بحوالہ اصلاح الفساق صفحہ ۱۹)

۳۴۔ حضرت عمر نے اپنے سالے اور بہنوئی قدامہ بن مظعون کو بحرین پر حاکم مقرر کیا۔
انہوں نے شراب پی جارود قبیلہ عبد القیس کے سردار حضرت ابوہریرہ اور زوجہ قدامہ ہند بنت
ولید نے خلیفہ صاحب کے دربار میں گواہی دی۔ جب قدامہ شرابی کو بلایا اور کہا کہ ہم تم پر
حد جاری کریں گے اس نے اپنی برات کے لئے جھٹ یہ آیت شریف پیش کر دی۔ قال
عز و جل لیس علے الذین امنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا
و امنوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و احسنوا واللہ
یحب المحسنین استیعاب جلد دوم صفحہ ۵۴۸

۳۵۔ اسلام کے تمام خلیفے امیر معاویہ سے لیکر بنی عباس کے خلفاء تک سوائے
معدودے چند کے فاسق و فاجر اور شرابی تھے اور وہ امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین کہلاتے

رہے اور دین اسلام کو مٹاتے رہے یہ سب سنی المذہب تھے۔

حالات امیر معاویہ

معاویہ بن ابوسفیان اپنے باپ کے ہمراہ فتح مکہ معظمہ کے بعد مسلمان ہوا اور مولفتہ القلوب میں شمار ہوا۔ جناب رسول اللہ صلعم کے محرروں میں سے تھا حضرت ابوبکر نے جب شام کو لشکر بھیجا تو معاویہ اپنے بھائی یزید بن ابوسفیان کیساتھ وہاں گیا۔ جب یزید مرگیا تو ابوبکر نے انکو وہاں کا حاکم کردیا حضرت عمر نے بھی انکو قائم رکھا اور حضرت عثمان نے انکو تمام ملک شام پر حاکم کر دیا اور اس حساب سے وہ بیس برس شام کے امیر رہے اور بیس برس خلیفہ رہے (تاریخ الخلفا سیوطی صد ۱۰۵ مطبع صدیقی لاہور)

(ب) امیر معاویہ نے حضرت علیؑ پر خروج کیا۔ اور ان ہی کیواسطے حضرت امام حسنؑ نے خلافت سے خلع کیا اور یہ ربیع الآخر یا جمادی الاول سنہ ۴۱ھ میں تخت خلافت پر متمکن ہو گئے۔ اس سال کا نام سال جماعت رکھا گیا۔ کیونکہ اسی سال میں خلافت پر اجتماع امت ہوگیا (تاریخ الخلفاء سیوطی صد ۱۰۵ مطبع صدیقی لاہور۔

نوٹ:۔ معاویہ کی خلافت کے شروع سے اہلسنت والجماعت کی بنیاد پڑی۔ گویا اس کا بانی مبانی معاویہ ہے۔

(ج) سنہ ۴۱ھ میں معاویہ نے مروان بن حکم (راندہ درگاہِ رسول صلعم) کو مدینہ کا حاکم کیا (ایضاً) سنہ ۵۶ھ میں معاویہ نے اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کے لئے اہل شام سے بیعت لی (ایضاً) معاویہ نے اپنے بھائی زیاد (مشکوک النسب) کو اپنا خلیفہ بنایا۔ جس سے رسول اللہ صلعم کے حکم میں سب سے پہلا تغیر واقع ہوا (ایضاً صد ۱۰۵)

د سنہ ۵۱ھ میں امیر معاویہ نے حج کیا اور اپنے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی (تاریخ الخلفا سیوطی صد ۱۰۶)

ھ۔ ابوسفیان زندگی بھر آنحضرت صلعم سے لڑتا رہا۔ معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت علیؑ خلیفہ برحق سے مقابلہ کیا۔ ہزاروں مسلمانوں کا خون کرایا۔ قیامت تک اسلام میں جو ضعف آگیا یہ انہی کا طفیل تھا۔ انکے ناخلف خلف یزید پلید نے تو غضب ہی ڈھا دیا امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام جو جناب رسالتماب صلعم کی تصویر تھی دونوں کو شہید کرایا اہلبیت رسالت کی وہ بے حرمتی کی کہ پناہ بخدا غرض این خانہ ہمہ آفتاب است (بخاری حاشیہ

پارہ اٹھارہواں۔ کتاب التفسیر صلہ ۸۳ مترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب آگرہ)
(و) دمشق میں معاویہ ہاتھی کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک شخص غلام نے محل میں
گھسکر بیگم صاحبہ سے بدفعلی کی جب معاویہ صاحب لوٹے تو اس کو پکڑا اور کہا کہ اتنی جرأت تم کو کیسی
ہوئی۔ عرض کیا کہ حضور آپ کے حکم نے جرأت دلائی۔ معاویہ نے چشم پوشی کی۔ کتاب مستطرف
باب العفو صلہ ۱۷۳ مناظرہ امجدیہ۔

(ز) معاویہ ریشمی لباس پہنا کرتا تھا جسکو جناب رسول اللہ صلعم نے مردوں پر حرام
کر دیا تھا۔ اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا تھا (نصائح کافیہ صلہ ۹۶)

(ح) معاویہ نے جناب بی بی عائشہ کو کنوئیں میں ڈال کر اوپر سے چونا پھینکوا کر
مروا ڈالا (تاریخ حبیب السیر جلد ۱ صلہ ۵۸۔ تاریخ ابن خلدون جلد پنجم) غور کیجئے معاویہ
آپ کے نزدیک اصحاب رسول ہے اس نے زوج النبی صلعم کو قتل کیا۔

(ط) معاویہ اور اس کے عامل جمعہ کے خطبہ میں حضرت عثمان کو دعا کرتے تھے
اور حضرت علیؑ کو سب (گالی) دیتے تھے (تاریخ ابو الفدا جلد اول صلہ ۹۶۔

(ی) یہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ معاویہ دعائے قنوت پڑھتے وقت جناب علیؑ
حضرت ابن عباس اور حسنین الشریفین اور حضرت مالک اشتر صحابی کو لعن و گالیاں دیتا
تھا (تاریخ کامل ابن اثیر جلد دوم صلہ ۱۳۳ تاریخ طبری عربی جلد اول صلہ ۴۱۔

(ک) معاویہ نے صدقہ فطر کے ایک صاع کے بدلے نصف صاع گیہوں مقرر کیا
اور سنت نبویؐ کو بدل ڈالا (بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب صاع من زبیب پ ۶ ۱۵)

(ل) معاویہ خلاف سنت خانہ کعبہ کے چاروں رکنوں کو چومتا تھا (بخاری۔
پارہ چھٹا۔ صلہ ۱۳۱ کتاب المناسک مطبع احمدی لاہور)

بدعات معاویہ

معاویہ نے سب سے پہلے بیٹھکر خطبہ پڑھا۔ نماز عید کے قبل خطبہ
پڑھا۔ تکبیر میں کمی کردی۔ عسکری نے اپنی اوائل میں لکھا
ہے کہ مسلمانوں میں قاصد سب سے پہلے امیر معاویہ ہی نے رکھے۔ انہوں نے خوجوں کو
اپنی خدمت کے لئے مقرر کیا۔ انکو ان الفاظ میں سلام کیا گیا السلام علیک یا امیر المومنین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الصلوۃ یرحمک اللہ۔ سب سے پہلے مسجد میں حجرہ بنوایا اور کعبہ شریف
کے غلاف اتارنے کا حکم دیا۔ اس سے پہلے غلاف تو بر تو چڑھائے جاتے تھے (تاریخ

الخلفا سیوطی

(ب) سب سے پہلے اسلام میں معاویہ نے لوگوں کو بھوکا دیا پیاسا رکھا اور مارا۔ (ارجح المطالب باب چہارم صفحہ ۱)

(ج) معاویہ نے نماز میں بسم اللہ بالجہر کہنا چھوڑ دیا (تفسیر کبیر جلد اول سورۃ فاتحہ نصائح کافیہ ۹۶۔

د۔ معاویہ نے مال فے کو اپنا مال قرار دیا (نصائح کافیہ ص ۹۶)

ہ۔ معاویہ نے لوگوں کو متعۃ الحج سے منع کیا اور بلند آواز سے تلبیہ کرنا موقوف کیا۔ جو مذہب رسول مقبول و جناب علی علیہم السلام تھا (نصائح کافیہ ص ۹۲ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۳۱ کتاب الحج)

(و) معاویہ نے حضرت عمار بن یاسر۔ حضرت محمد بن ابی بکر۔ حضرت مالک اشتر حضرت محمد ابن عدی صحابہ رسول مقبول صلعم کو صرف محبت جناب علی المرتضےٰ کے باعث قتل کرایا (ابوالفدا ص ۹۶ تاریخ اسلام عباسی ص ۳۱۹

(ز) رکوع اور سجود کی تکبیروں کو سب سے پہلے جس نے ترک کیا ہے حضرت عثمان بن عفان ہیں جس وقت وہ بڑے ہو گئے اور انکا آواز پست ہو گیا۔ اور معاویہ نے حضرت عثمان کی پیروی سے ترک کیا تھا (قسطلانی۔ فضل الباری ترجمہ بخاری پارہ تیسرا ص ۲۶ فٹ نوٹ ۳)

(ح) معاویہ نے مرتے وقت گلے میں نصاریٰ کی صلیب لٹکائی اور نصرانی ہو کر مرا۔ محاضرات راغب اصفہانی)

(ط) حضرت عبادہ بن صامت شام میں تھے ایک جند میں۔ انکے پاس اونٹوں کی ایک قطار گذری معلوم ہوا کہ یہ شراب ہے معاویہ کیواسطے خرید کر لے جا رہے ہیں۔ عبادہ نے ایک آری لے کر سب مشکوں کو چیر دیا۔ پھر اہل شام سے عثمان اور معاویہ کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں۔ معاویہ نے حضرت عثمان کو لکھا۔ جناب خلیفہ نے عبادہ کو مدینہ بلا لیا (تاریخ الاسلام جلد سوم باب ۲ ص ۱۴۵۔

(ی) معاویہ فرمان رسول اللہ صلعم کی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اپنی رائے سے کام لیتا تھا (کشف المغطا عن کتاب الموطا ص ۱۳۲ مطبع صدیقی لاہور)

ث۔ معاویہ نے شرائط صلح میں بدعہدی کی۔ اپنی عین حیات میں بجائے امام حسین علیہ السلام کے اپنے بیٹے یزید پلید کو ولیعہد کیا۔ حاشیہ بخاری پ صفحہ ۹۱

حالات یزید پلید سُنی

اہلسنت والجماعت کا چھٹا خلیفہ ۲۵ھ میں پیدا ہوا نہایت موٹا تازہ آدمی۔ فاسق۔ فاجر۔ زانی شرابی۔ عیاش۔ تارک الصلوٰۃ۔ شطرنج و جوئے کا شوقین ظالم۔ متکبر لہو و لعب کو زیادہ پسند کرتا تھا۔ اس نے بندر رکھے ہوئے تھے۔ اس کے عہد میں حرمین الشریفین تک فسق و فجور پہنچ گیا تھا۔ معاویہ نے اس کو اپنی حیات میں ولیعہد بنایا تھا۔ اس وجہ سے لوگ ناخوش تھے۔ اس کے بدن پر بہت بال تھے (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۱۱ مطبع صدیقی لاہور صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۳۶)۔

(ب) یزید پلید نے ماں بیٹا اور بہن بھائی کا نکاح جائز کر دیا تھا اور نکاح میں دو بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز رکھتا تھا۔ شراب خوار اور تارک الصلوٰۃ تھا (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۳۵۹

(ج) یزید پلید شرابی تھا۔ راگ و سرود کو جائز رکھا۔ حق کو صلب کیا۔ دین میں فسق کیا (ابو الشکو اسلمی حاشیہ شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۱۷

(د) یزید پلید نے بعد شہادت امام حسینؑ اپنا لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا (یہ سب سُنی المذہب تھے) قتل و فساد عظیم اور خونریزی کی۔ مدینہ منورہ کی ہتک کی۔ چنانچہ مشہور ہے۔ کہ تین سو لڑکیوں کی بکارت ضائع کی اور اسی قدر صحابہ رسول صلعم کو اس جنگ میں شہید کیا۔ سات سو قاری قرآن شریف قتل کئے گئے۔ مسجد نبوی میں کئی دن جماعت نہ ہوئی۔ اس ڈر سے باقی مدنی لوگ نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور مسجد تک نہ آنے پاتے تھے۔ کتوں اور بھیڑیوں نے آکر مقام رسول مقبول صلعم پر آکر پیشاب کرنا شروع کر دیا (صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی لاہور صفحہ ۳۰۵

ہ۔ واقعہ حرہ میں تین دن تک مدینہ منورہ میں بحکم یزید پلید قتل عام ہوا۔ دس ہزار اہل مدینہ اور سات سو صحابی قتل ہوئے۔ عورات مدنی لشکر یزید پر مباح ہو گئیں تھیں۔ کہ ایک ہزار عورت نے حرام کے بچے جنے (جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبد الحق دہلوی حاشیہ مترجم بخاری پارہ بارہواں صفحہ ۳۰ کتاب الجہاد والسیر۔ مطبع احمدی لاہور)

(و) اہل مدینہ کے خلع کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ یزید نے گناہوں میں بہت ہی زیادتی کی تھی۔ چنانچہ خلیل نے فرمایا کہ ہم نے اس وقت تک یزید کی خلافت سے انکار نہیں کیا۔ کہ

ہمیں یقین نہ ہو گیا کہ آسمان سے پتھر برس گے۔ غضب ہے کہ لوگ ماں۔ بیٹوں اور بہنوں سے نکاح کریں علانیہ شراب پئیں اور نماز چھوڑ بیٹھیں (تاریخ الخلفا سیوطی صد ۱۱۳)

(ز) سنہ ۶۳ھ میں یزید کو خبر پہنچی۔ کہ اہل مدینہ نے اس کی خلافت سے انکار کر کے اسپر خروج کیا ہے یزید نے فوراً ایک بڑا لشکر انکی طرف روانہ کیا اور اہل مدینہ سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ لشکر ابن الزبیر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا (یزید خلیفہ اسلام سنی اور اس کا لشکر بھی سنی) حسن بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ سے کوئی شخص ایسا نہ تھا۔ جو اس لشکر کے ہاتھ سے پناہ میں رہا ہو۔ بہت سے صحابی اور دیگر لوگ قتل ہوئے۔ مدینہ شریف خراب کیا گیا اور بدبخت لشکریوں نے ہزار لڑکیوں کا ازالۂ بکارت کر دیا۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور صد ۱۱۴)

(ث) ۔ اس سنی یزید (سنی خلیفہ) نے اپنا لشکر اہل مدینہ سے جنگ کے لئے بھیجا۔ راستہ میں اس لشکر کا سپہ سالار مر گیا تو ایک اور سپہ سالار بنا دیا گیا۔ آخر صفر سنہ ۶۴ھ میں اس نے مکہ شریف کا محاصرہ کر دیا اور ابن زبیر سے جدال و قتال شروع کر دیا۔ اور منجنیق سے مارنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کے شعلوں سے کعبہ شریف کے پردے اور اس دُنبہ کے سینگ جل گئے جو حضرت اسمٰعیل کا فدیہ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور صد ۱۱۴ تاریخ اسلام عباسی صد ۳۵۱)

(ل) یزید پلید سنی کے سنی مسلمان شامی لشکر نے خانہ کعبہ کو جلایا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد ثالث صد ۱۳۵۸)

۷ عبد الملک بن مروان سنی

یہ اہلسنت و الجماعت کا ساتواں خلیفہ ہے جس کو خلافت النبوۃ پر بٹھلایا گیا اور امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین کا خطبہ اس کے نام پر پڑھا گیا۔ اس کے حکم سے حجاج بن یوسف نے مکہ معظمہ کا محاصرہ کیا۔ عبد اللہ بن زبیر کو قتل کر کے پھانسی دیدیا۔ حرم کعبہ کو خون آلود کیا۔ حجاج بن یوسف سنی نے اہل مدینہ کی سخت توہین کی۔ حضرت جابر و حضرت انس و دیگر صحابہ کی مشکوائیں کسوائیں۔ عبد اللہ بن عمر کو زہر آلود تیر سے زخمی کرایا (تاریخ الخلفا سیوطی صد ۱۱۶)

(الف) عبد الملک کو خلافت پہنچ گئی پھر قرآن شریف کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب تیرا زمانہ ہو چکا (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور صد ۱۱۸ سطر ۵ تاریخ اسلام

عباسی صث ۳۵۷ -

۳۸ - ولید بن عبدالملک اموی

اہلسنت و الجماعت کا آٹھواں خلیفہ اور خلافت النبوۃ کا گدی نشین بڑا ظالم بادشاہ تھا حجاج کا ظلم اس کے عہد میں اور بھی ترقی پکڑ گیا (تاریخ علامہ عباسی صث ۳۵۸)

ولید سخت جبار و ظالم تھا۔ سعید بن جبیرؓ کو حجاج نے شہید کیا (تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۲۱، ۱۲۲)

۳۹ - ولید بن یزید بن عبدالملک اموی سنی

اہلسنت والجماعت کا بارہواں خلیفہ۔ بادشاہ اسلام۔ سنی المذہب

یہ شخص نہایت فاسق و فاجر۔ شراب نوش۔ منہیات کا مرتکب تھا۔ حتیٰ کہ حج کا ارادہ اس قصد سے کیا کہ کعبہ کی چھت پر بیٹھکر شراب پئے۔ لوگ اس کے فسق و فجور سے تنگ آہی گئے تھے لہٰذا مقابلہ و مقاتلہ کو تیار ہو گئے اور اسے قتل کر ڈالا۔ یہ واقعہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ھ میں ہوا۔ اس کا بھائی سلیمان بن یزید دیکھ کر کہنے لگا خس کم جہاں پاک۔ لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ بڑا شرابی سخت بے شرم اور نہایت فاسق شخص تھا۔ (در مجھ کو بھی ہم نوالہ ہم پیالہ کرنا چاہتا تھا۔ ذہبی کہتے ہیں۔ کہ ولید کا کفر و زندقہ تو صحیح نہیں ٹھیرتا۔ ولیکن وہ مے نوشی و لواطت میں مشہور ہو گیا تھا۔

ابن فضل اللہ نے مسالک میں لکھا ہے کہ ولید بن یزید (سنیوں کا امیر المومنین و خلیفۃ المسلمین) جبار۔ کینہ ور۔ جس ہانڈی میں کھائے اسی میں چھید کرنیوالا۔ جھوٹے وعدے کرنیوالا۔ اس زمانہ کا فرعون۔ اپنے زمانہ کو معائب سے بھرنیوالا۔ فاسق و فاجر۔ قاتل سفاک قرآن شریف کو نیزہ سے چھیدنے والا تھا (تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷)

(ب) ولید نے ایکبار کلام مجید کو کھولا۔ اتفاق سے اس کی ناپاک نظر آیہ وخاب کل جبار عنید پر پڑ گئی۔ جل اٹھا۔ قرآن شریف کو پھینک دیا۔ نیزوں اور تیروں سے مارا یہ اشعار کہے ؎

تھددنی بجبار عنید۔ فہا انا ذاک جبار عنید۔ اذا ما جئت ربک یوم حشر فقل یا رب مزقنی الولید

ترجمہ۔ اے قرآن تو مجھے جبار عنید سے ڈراتا ہے۔ خبردار ہو جا کہ اس وقت میں جبار عنید سرکش ظالم ہوں۔ اے قرآن جب تو قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جانا تو کہہ دینا کہ اے رب مجھے ولید نے پھاڑا ہے (ترجمہ ابن خلدون۔ کتاب ثانی۔ جلد ششم ص۸۔ فٹ نوٹ)

(ج) ولید بن یزید نے حضرت یحییٰ بن حضرت زید بن حضرت امام زین العابدین علیہم السلام کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا اور جناب یحییٰ علیہ السلام کی نعش مبارک برابر سولی پر لٹکتی رہی تاآنکہ ابو مسلم خراسان کا حاکم ہوا اس نے نعش مبارک کو اتروا کر دفن کرا دیا (ابن خلدون کتاب ثانی جلد سوم صفحہ)۔

(د) ولید بن یزید کے حکم سے اس کی ایک لونڈی نے شراب پی اور جنب کی حالت میں مردانہ لباس پہنکر امام جماعت بنکر نماز پڑھائی۔ اور سنیوں نے نماز پڑھلی (جماعت کے ثواب سے تو محروم نہ رہے (حیوۃ الحیوان دمیری بحوالہ تنزیہ الانساب صفحہ ۱۳۴)

۴۰۔ عبداللہ بن جحش وابن خطل صحابہ مرتد ہو گئے اور اپنی ردہ پر قائم رہے اور اشعث بن قیس بھی مرتد ہوا اور حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت میں قید ہو کر آیا اور پھر مسلمان ہو گیا حضرت ابوبکر نے اس کیساتھ اپنی ہمشیرہ (خرہ) کی شادی کردی (شرح نخبۃ الفکر صفحہ ۵۹ لابن حجر عسقلانی) نوٹ: خود ہمشیرہ حضرت ابوبکر سے جعدہ پیدا ہوئی جسکا نکاح حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کیساتھ ہوا اور اس جعدہ خواہر زادہ حضرت ابوبکر نے جناب امام حسنؑ کو زہر دیا اور وفات شہیداً علیہ السلام۔

۴۱۔ عبداللہ بن سعد جو دیوان نبوت کا کاتب تھا مرتد ہو گیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد سچے ہیں تو مجھ پر بھی وحی آتی ہے جس طرح انپر آتی ہے (تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۲۷۶ نولکشور ماتحت آیت ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ (پ۔ انعام)

۴۲۔ حضرت طلحہ وحضرت زبیر و بی بی عائشہ۔ معاویہ بن ابو سفیان وعمرو بن عاص وصحابہ نے جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام خلیفۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامام برحق سے باغی ہوئے اور جنگ جمل و جنگ صفین میں بالمقابل لڑائیاں لڑتے رہے۔ کیا یہ شیعہ تھے۔

۴۳۔ جناب بی بی عائشہ ہمیشہ حضرت عثمان کو سب وشتم کرتی رہی اور لعنت ڈالتی رہیں۔ اقتلوا نعثلاً۔ لعن اللہ نعثلاً کا مقولہ دیکھو روضۃ الاحباب جلد ۳ صفحہ ۱۳ قاموس لفظ نعثل۔

۴۴۔ اخرج البیہقی عن ابن مسعود قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فی خطبتہ ایھا الناس ان منکم منافقین۔

الخصائص الکبریٰ جلد دوم صہ ۱۴۳ مطبوعہ دائرۃ المعارف بیہقی نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو تم لوگوں میں منافقین ہیں قرآن شریف اس کا مؤید ہے اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں تحقیق تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔

۴۵۔ زہری کہتے ہیں کہ تعجب ہے کہ عبد اللہ ابن عمر اور سعد بن ابی وقاص نے حضرت علیؑ سے بیعت نہ کی اور یزید بن معاویہ کی بیعت کر لی (تذکرہ خواص الامۃ تاریخ طبری و تاریخ کامل۔ ابو الفدا۔ استیعاب۔ عینی شرح بخاری)

۴۶۔ حضرت ابوبکر نے اپنی عہد حکومت میں حضرت مالک بن نویرہ صحابی اور اس کی جماعت کو قتل کرایا۔ اور خالد بن ولید صحابی نے اس کی عورت جمیلہ سے بلا عدت اسی رات کو زنا کیا۔ مگر خلیفہ اول نے اس پر حد نہ لگائی (تواریخ اسلام گواہ ہیں)

۴۷۔ حضرت عمر نے حضرت سعد وقاص و حضرت ابی بن کعب صحابہ کو بے گناہ درے لگائے (تاریخ اسلام جلد ۳ صہ ۱۰۵)

الف۔ حضرت عمر نبیذ شراب پیا کرتے تھے (کشف المغطاعن کتاب الموطا صہ ۵۵ مطبع صدیقی لاہور) جب قتل ہوئے انکو نبیذ پلائی گئی (بخاری پ ۱۴ صہ ۵۵)

(ب) حضرت عمر نے عرب کی ایک مسلح پارٹی اور آگ اور لکڑیاں لیکر جناب زہراؑ بتول بنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مکان پر دھاوا کر دیا (ابو الفدا جلد ۱ صہ ۱۵۶)

(ج) حضرت عمر نے متعۃ الحج اور متعۃ النساء کو جو زمانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوا کرتے تھے۔ اپنے حکم سے بند کر دیئے۔ کنز العمال جزو سادس صہ ۴۰۲ حاشیہ مسند امام احمد حنبل بخاری کتاب المناسک باب التمتع پ ۶ صہ ۲۱۲ مطبع احمدی لاہور)

(د) حضرت عمر نے اپنے عامل مغیرہ بن شعبہ حاکم بصرہ کو جو مشہور زانی تھا اور ام جمیل عورت سے زنا کیا۔ چھوڑ دیا اور حد نہ لگائی (تاریخ اسلام جلد سوم صہ ۹۵)

(ہ) نماز تراویح کو باقاعدہ باجماعت پڑھانے کو رواج دیا اور نعم البدعۃ فرمایا (صحیح بخاری۔ کتاب التہجد۔ باب قیام النبی باللیل۔ پ ۵ صہ ۱۴۲۔ مطبع احمدی لاہور)

(و) زمانہ نبوت میں طلاق ثلاثہ ایک طلاق شمار ہوتی تھی اور مطابق کتاب اللہ

ہر ایک طہر میں عورتوں کو طلاق ملتی تھی۔ مگر حضرت عمرؓ نے اس کو موقوف کر کے اپنا حکم جاری کیا اور ایک ہی وقت میں طلاق ثلاثہ کو جائز رکھا (صحیح مسلم کتاب الطلاق۔ باب الطلاق الثلاثہ جلد اول صفحہ ۴۷۷)

۴۸۔ حضرت عثمان نے باوجود اصحاب اور خلیفۂ اسلام ہونے کی دین میں احداث کئے۔ آپ نے اپنے عزیز و اقارب کو مسلمانوں کا حاکم مقرر کیا۔ اور ولید بن عقبہ کو کوفہ کا عامل کیا جس نے شراب کے نشہ میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور چار رکعت پڑھکر سلام پھیرا اور مقتدیوں سے کہا۔ اگر کہو تو اور پڑھا دوں (تاریخ الخلفاء سیوطی اردو صفحہ ۹۳ سطر ۱۹)

(ب) حضرت عثمان نے مروان راندہ بارگاہ رسول مقبول صلعم کو ملک افریقہ کا خمس معاف کر دیا اور اپنے اقرباء کو بہت سا مال دیڈالا (تاریخ الخلفاء سیوطی اردو صفحہ ۹۴)

(ج) حضرت عثمان جنگ احد سے جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ کر بھاگ نکلے (بخاری پ ۱۴ صفحہ ۹۳ مطبع احمدی لاہور)

(د) حضرت عثمان نے تیسری اذان جمعہ میں بڑھائی۔ آنحضرت صلعم اور شیخین کے زمانہ میں نہ تھی (بخاری کتاب الجمعہ پ ۴ صفحہ ۳۰ مطبع احمدی لاہور)

(ہ) منا میں حضرت عثمان بجائے قصر نماز کے پوری نماز خلاف سنت پڑھنے لگے (بخاری ابواب تقصیر الصلوۃ پ ۴ صفحہ ۴۹ مطبع احمدی لاہور)

(و) حضرت عثمان اپنی خلافت میں تمتع اور قران سے منع کرتے تھے۔ حضرت علیؓ نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا لبیک بحجۃ وعمرہ اور کہنے لگے کہ میں آنحضرت صلعم کی حدیث کو کسی کے قول سے نہیں چھوڑ سکتا (بخاری کتاب المناسک پ ۶)

(ز) حضرت عثمان نے حضرت ابوذر غفاری صدیق صحابی رضی اللہ عنہ کو بے گناہ جلاوطن کیا۔ آپ نے ربذہ میں وفات پائی (تاریخ ابوالفدا صفحہ ۱۶۶ جلد اول۔ تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۳۱ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۶)

(ح) صحابہ کرام جناب رسول اللہ صلعم کی احکام بجالانے میں تامل کرتے تھے (المعلم ترجمہ مسلم جلد سوم صفحہ ۱۲۰۹)

(ط) حضرت عثمانؓ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اپنے غلاموں سے

ایسا پٹوایا کہ انکو فتق کا مرض ہو گیا (تاریخ اسلام جلد سوم صفحہ ۱۳۱)

(یحی) حضرت عثمان نے اپنے زمانہ خلافت میں قرآن شریف کو تنزیل الہی جمع کرایا اور باقی سب الگ الگ پرچوں۔ ورقوں اور مصحف کو جو لوگوں کے پاس تھے منگوا کر جلا دینے کا حکم دیا (بخاری۔ باب جمع القرآن پ ۲۰ صفحہ ۱۳۲)

(لک) حضرت عثمان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لکھے ہوئے پروانہ زکوٰۃ کی کچھ پرواہ نہ کی۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۱ پ ۱۲ مطبع احمدی لاہور)

۴۸۔ مروان ملعون حاکم مدینہ بہ عہد معاویہ بن ابوسفیان جناب امام حسنؑ کو برسر منبر گالیاں دیتا تھا اور جناب صبر کرتے تھے (تاریخ الخلفاء سیوطی حالات معاویہ)

۴۹۔ عبد اللہ ابن زبیر سنی حاکم حجاز نے خاندان نبوت کو بہت ستایا۔ جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کے خطبہ میں مذمت کرتا۔ چالیس دن تک خطبہ میں درود شریف نہ پڑھا اور خطبہ میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر نکال ڈالا۔ حضرت محمد ابن حنفیہ (فرزند علی المرتضےٰؑ) کو معہ ۱۵ کس معززین بنی ہاشم کے قید کر دیا اور لکڑیاں قید خانے کے دروازہ پر چن دیں اور آگ لگانے ہی کو تھا۔ کہ حضرت مختار ثقفیؓ کی فوج نے آکر قید خانہ کو توڑ کر ان بزرگواروں کو چھڑایا (تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۴۰)

۵۰۔ حجاج بن یوسف ظالم سنی عراق میں حاکم تھا اس نے قریباً ڈیڑھ لاکھ مومنین و سادات کا خون بہایا۔ ہزاروں کو قید خانہ میں رکھا۔ حضرت قنبر غلام جناب علیؑ کو اسی نے شہید کیا۔ عبد اللہ بن زبیر کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا اور خانہ کعبہ میں خون بہایا۔ غلاف کو جلایا (تاریخ اسلام صفحہ ۱۸۱)

۵۱۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر صحابی سنی وطی فی الدبر کے قائل تھے (بخاری کتاب التفسیر پ ۱۸ صفحہ ۹۷ باب قول نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم) طبرانی نے وصل کیا اس میں یوں صاف ہے۔ کہ یہ آیت وطی فی الدبر کی اجازت میں اتری۔ بعضوں نے کہا انی کے معنوں میں ہے یعنی جہاں چاہو قبل یا دبر میں اور وطی فی الدبر کو انہوں نے جائز رکھا ہے اور ایک جماعت اہلحدیث جیسے بخاری اور ذہلی اور بزار اور نسائی اور ابو علی نیشاپوری اس طرف گئی ہے کہ وطی فی الدبر کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آیت سے وطی فی الدبر کا جواز نکلتا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر پ ۱۸ صفحہ ۹۷ حاشیہ)

۵۲۔ حضرت امام علی المرتضیٰ علیہ السلام کو عبدالرحمٰن ابن ملجم سنی نے تلوار زہر آلود سے شہید کیا۔

۵۳۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کو معاویہ و یزید سفیان نے زہر دے کر شہید کیا (تاریخ کامل)۔

۵۴۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کو یزید پلید سُنی نے کربلا معلیٰ میں شہید کرایا۔ (سر الشہادتین)

۵۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو ولید بن عبدالملک ثانی سُنی نے زہر دے کر شہید کیا (تاریخ اسلام)

۵۶۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبدالملک مروانی سُنی نے ۱۱۴ھ میں زہر سے شہید کیا۔

۵۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی سُنی نے زہر سے شہید کیا۔ (تاریخ اسلام ج ۱ صفحہ ۳۰)

۵۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہارون الرشید سنی نے زہر سے شہید کیا۔ (ابو الفدا ج ۱ صفحہ ۱۵)

۵۹۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو مامون الرشید عباسی سُنی نے زہر سے شہید کیا (تاریخ کامل جلد ۶ صفحہ ۱۰۹)

۶۰۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو خلیفہ معتصم باللہ سُنی نے زہر سے شہید کیا۔ (تاریخ اسلام صفحہ ۳۰)

۶۱۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو خلیفہ معتز باللہ سُنی نے زہر سے شہید کیا۔ (تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۳۱)

۶۲۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو خلیفہ معتمد عباسی سنی نے ۲۶۰ھ میں زہر سے شہید کرایا (تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۶۲) اور ہمیشہ سے فرقہ اہلسنت الجماعت

۶۳۔ حضرت حسن بن امام حسن ابن امام علی المرتضیٰ علیہم السلام اور جناب فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام کو ولید بن عبدالملک سنی نے انکو اپنے گھر سے نکلوا دیا اور ان کا اسباب زبردستی سے باہر پھینکوا دیا اور مکان کو گروا دیا اور روز روشن میں اہلبیت رسول

مقبول صلعم باہر نکلے اور جلاوطن ہوئے (جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبد الحق سنی صفحہ ۱۰۱ سطر اول مطبوعہ نولکشور)

۶۴۔ سنہ ۱۲۲ھ میں حضرت زید بن امام زین العابدین علیہ السلام نے شہادت پائی اور ہشام سُنی نے انکو سولی پر لٹکایا اور ولید بن یزید بن عبد الملک کے زمانہ تک آپ کا جسم معلق سولی پر لٹکتا رہا (تاریخ ابوالفدا عربی جلد اول صفحہ ۲۰۴ سطر ۹)

۶۵۔ سنہ ۱۳۹ھ میں ہادی عباسی سُنی کی خلافت میں حضرت حسین بن علی بن حسن مثنی بن امام حسن بن علی علیہم السلام معہ رفقاء و شیعیان شہید ہوئے (ابوالفدا جلد دوم صفحہ ۱۱)

۶۶۔ سنہ ۱۴۵ھ میں محمدؑ و ابراہیمؑ فرزندان عبداللہ بن حسن بن امام حسن بن امام علیؑ معہ بہت سے سادات کے منصور عباسی سُنی کے ہاتھ سے شہید ہوئے (تاریخ الخلفاء سیوطی اردو صفحہ ۱۴۲ زمیندار پریس لاہور)

۶۷۔ سنہ ۲۳۶ھ میں متوکل دشمنی المذہب خلیفہ عباسی نے حضرت امام حسینؑ کی قبر مبارک اور گرد وپیش کے مکانات کھدوا دینے کا حکم دیا۔ اور لوگوں کو زیارت کرنے سے منع کیا۔ مدتوں مزار مبارک جنگل بنا رہا (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی صفحہ ۱۴۵ زمیندار پریس لاہور۔ تاریخ ابوالفدا جلد دوم صفحہ ۳۸ سطر ۸)

۶۸۔ سنہ ۲۴۴ھ میں متوکل نے یعقوب بن سکیت امام عربیہ کو قتل کر ڈالا۔ جو اس کے بیٹے معتز اور مؤید کو پڑھایا کرتے تھے ایک روز خلیفہ نے اپنے بیٹوں کو دیکھ کر یعقوب بن سکیت سے پوچھا کہ بھلا یہ دونوں اچھے ہیں یا حسنؑ و حسینؑ۔ یعقوب نے کہا کہ ان سے تو حضرت علیؑ کا غلام قنبر لاکھ درجہ اچھا ہے۔ یہ سنکر متوکل کو غصہ آیا اور اس کی زبان تالو سے نکلوا ڈالی اس صدمہ سے وہ ہلاک ہوئے (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۴۶ سطر ۷۔ زمیندار پریس لاہور۔ ابوالفدا جلد ۲ صفحہ ۴۰)

۶۹۔ متوکل علی اللہ عباسی سُنی۔ ناصبی تھا اور حضرت علیؑ اور اس کی اولاد سے دشمنی رکھتا تھا۔ اس وقت میں سادات بیچارے مصیبت کے مارے جلاوطن ہو گئے۔ کربلا کے روضے جو عمرو بن عبد العزیز نے بنوائے تھے۔ انکے گرد کے مکانات اس نے مسمار کرا دیئے اور لوگوں کو زیارت سے منع کیا۔ سنہ ۲۳۶ھ میں متوکل نے حکم دیا کہ کوئی مزار حیدرؑ اور ان کی اولاد بزرگوار کی زیارت کو نہ جایا کرے اور حکم دیا کہ امام حسینؑ اور شہداء کربلا کے روضے

ہموار کر کے اُن پر زراعت کے لئے پانی چھوڑ دیں۔ ہر چند کوشش کی گئی۔ مگر پانی امام
علیہ السلام اور تمام شہدائے عترت طاہرہ کی قبروں پر جاری نہ ہوا جس سے خلقت کو سخت
حیرت ہوئی۔ اس نے بنی فاطمہؑ سے باغ فدک کو بھی چھین لیا تھا (تاریخ اسلام جلد ا صہ ۹۵)

۵۷۔ تاریخ اسلام گواہی دیتی ہے کہ سلطنتِ بنی عباس میں سنی خلفائے اسلام نے
آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شیعیانِ حیدر کرار علیہ السلام کو آرام
سے نہیں رہنے دیا۔ ہمیشہ طرح طرح کے ان پر ظلم و ستم ڈھائے گئے۔ جلا وطن ہوئے۔ زندہ
دیواروں میں چنوائے گئے چنانچہ صفر سنہ ۴۴۳ھ کا واقعہ بڑا جانگداز و جانکاہ ہے کہ صفر
سنہ ۴۴۳ھ میں دار الخلافت بغداد میں اہل کرخ یعنے شیعوں نے ایک جدید تعمیر کی برجوں پر
طلائی حرفوں میں یہ جملہ لکھا محمد و علی خیر البشر۔ اس پر اہلسنت بہت بگڑے
اور ادعا کیا کہ یہ عبارت لکھی محمد و علی خیر البشر فمن رضی فقد شکر و من ابی
فقد کفر۔ شیعوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ جیسا ہمارا طریقہ ہے۔ کہ سجدوں پر جملہ
محمد و علی خیر البشر ہی لکھا ہے۔ اس سے زیادہ کوئی لفظ نہیں ہے۔ خلیفہ قائم بامر اللہ
نے دو معتمد سردار ابو تمام عباسی اور عدنان بن رضی علی کو اس مقدمہ کی تحقیقات کے
لئے مقرر کیا۔ ان دونوں نے تحقیقات کے بعد یہ رپورٹ کی کہ اہل کرخ کا بیان صحیح ہے
اس پر خلیفہ نے اہلسنت کو حکم دیا کہ تعرض و جنگ سے باز رہیں۔ مگر قاضی ابن المذہب اور زہری
نے سنیوں کو بھڑکا کر فساد برپا کرا دیا۔ اہلسنت نے دجلے کا پانی کرخ میں جانا بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر
اہل کرخ کا ایک گروہ ہو کر آیا۔ اور بزور دجلہ سے پانی لے گیا۔ پھر انہوں نے ضد کے طور
پر گلاب ملا کر پانی کی سبیلیں رکھیں یہ بات سنیوں کو اور بھی ناگوار ہوئی اور بغداد کا امیر الامرا
بھی بگڑ گیا۔ اور اس نے شیعوں پر تشدد شروع کیا۔ اب شیعوں نے اس جملے سے خیر البشر
مٹا کر اس کی جگہ علیہما السلام لکھ دیا۔ مگر اہلسنت نے کہا کہ ہم ہرگز اس پر راضی نہ ہوں گے
بلکہ تعمیر کے اس ٹکڑے کو نکال ڈالو جس پر محمد و علی لکھا ہے اور اذان میں حی علیٰ خیر
العمل کہنا چھوڑ دو۔ شیعوں نے اسے منظور نہ کیا اور ماہ ۲۳ ربیع الاول تک جنگ جاری
رہی۔ اس اثنا میں اہلسنت کی طرف سے ایک ہاشمی قتل ہوا۔ انہوں نے جوش دلانے کی
غرض سے اس کی نعش کو اٹھایا اور تمام اہلسنت کے محلوں میں پھرایا اور پھر مقبرہ
امام احمد حنبل میں دفن کر کے بڑے بھاری مجمع سے مشہد امام موسیٰ کاظم پر یورش کی۔ اور

اس کے اندر گھسکر اوّل تمام بیش بہا اسباب مشہد طلائی و نقرئی قندیلوں کو لوٹا۔ پھر مشہد میں آگ لگادی۔ امام موسیٰ کاظمؑ و امام محمد تقی علیہما السلام کی ضریحیں جلیں (الآخرہ) تاریخ ابن اثیر جلد ۹ صفحہ ۱۹۹۔ کشف القیاہب صفحہ ۴۳۔ یہ تھے خلفاء اسلام اور انکی رعایا منی المذہب اور انکے جور و ستم و مظالم۔ الغرض خلافت راشدہؓ کے بعد بنو امیہ کا دور فسق و بدعات شروع ہوتا ہے۔ جنہوں نے نظام حکومت اسلامی کی بنیادیں متزلزل کر دیں (التحریت فی الاسلام صفحہ ۳۶) حضرت عثمان کے تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوتی ہے۔ نوجوانوں نے خاصکر بنی امیہ کے نونہالوں نے ہی عیاشانہ زندگی اختیار کر لی۔ انکے اپنے ایک بھتیجے نے قمار خانہ جاری کیا اور عورتوں کا عاشقی و معشوقی کرنا ایک فیشن ہو گیا۔ مگر کی عیاشی بنی امیہ کے عہد میں دمشق میں بدترین صورت میں نمودار ہوئے۔ تاریخ اسلام آنریبل جسٹس سید امیر علی صاحب قبلہ بالقابہ صفحہ ۵۴ (بنی امیہ۔ بنی عباس۔ سلطنت عثمانیہ سلطنت مغلیہ سب کے سب ہی گورنمنٹ کے خلفاء اسلام کے اعمالنامے مشہور ہیں۔

امہات المومنین و دیگر خواتین کی گستاخی

امہات المومنین میں سے جناب بی بی عائشہ بنت حضرت ابوبکر اور جناب بی بی حفصہ بنت حضرت عمر کی گستاخی و بے ادبی۔ سازش و ایذا ہی رسول مقبول صلعم کو زیادہ مشہور ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے تمام ازواج سے ایک ماہ تک کنارہ کشی فرمائی طلاق تک نوبت پہنچی۔ بلکہ بی بی حفصہ کو طلاق رجعی نصیب ہوئی قرآن شریف و احادیث صحیحہ و تواریخ معتبرہ اہلسنت والجماعت گواہ ہیں۔

الف۔ قال اللہ تعالیٰ۔ یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک و اللہ غفور الرحیم۔ ترجمہ اے نبی تم کیوں حرام کرتے ہو وہ چیز جو خدا نے تیرے واسطے حلال کر دی ہے۔ اپنی بیبیوں کی خوشنودی ڈھونڈھتے ہو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تفسیر۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے۔ ایک وقت میں حضرت زینب کے پاس کسی قدر شہد تھا جب حضرت صلعم انکے گھر میں رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت پلاتیں اور حضرت کو اس سبب سے انکے گھر میں زیادہ توقف ہوتا۔ یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گراں گذری۔ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہؓ نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرالیا۔ کہ جب حضرت

وہاں سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائیں۔ تو ہم سے ہر ایک کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغفور ایک درخت کا گوند ہے کہ اسے عرفط کہتے ہیں۔ اس میں بری بو آتی ہے اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بری بوؤں سے پرہیز رکھتے تھے۔ پس حضرت ایک دن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میں سے مغفور کی بو آتی ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ کہ میں نے مغفور تو نہیں کھایا۔ مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہے۔ بیبیاں بولیں کہ شہد کی مکھیوں نے عرفطا کی کلی چوسی ہوگی۔ آپ نے شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا (سورہ تحریم پ۲۸ شروع)۔ تفسیر حسینی جلد دوم ص۵۵۳ بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورہ تحریم کی تفسیر۔ پارہ بیسواں۔ ص۶۹ مطبع احمدی لاہور)

ب۔ قال اللہ تعالیٰ ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المومنین والملئکتہ بعد ذالک ظھیر۔ سورہ تحریم پ۲۸) ترجمہ اگر توبہ کرو تم دونوں اے حفصہ اور اے عائشہ اور پھر خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے میں باہم پشت پناہ نہ ہو تو تمہارے واسطے بہتر ہوگا پس تحقیق کہ پھر گئے ہیں دل تمہارے صوب سے اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھید کی محافظت نہیں کرتیں اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو رسول کا دل ستانے میں تو یقینی اللہ وہ تو یا ور اللہ مددگار ہے۔ اپنے پیغمبر کا آپ کو نصرت دیگا۔ اور جبریل انکے رفیق ہیں مددگاری کریں گے اور مومن صالح علی (کرم اللہ وجہہ) اور سب فرشتے آسمان اور زمین کے باوجود اسبات کے خدا اور جبریل اور اصحاب آپ کے یار ہیں مددگار اور معاون اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہیں۔ تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم ص۱۵۵ بخاری کتاب التفسیر پارہ بیسواں ص۶۹)

(ج) اللہ تعالیٰ ازواج النبی صلعم کو طلاق کی دھمکی دیتا ہے۔ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قنتت تئبت عبدات سٰئحت ثیبت وابکارا (سورہ تحریم پ۲۸ رکوع اول) ترجمہ شاید کہ اس کا رب اگر وہ تم کو طلاق دے تو تمہیں سے بہتر بیبیاں بدل دے۔ حکم ماننے والیاں تصدیق کرنیوالیاں نمازی۔ توبہ کرنیوالیاں۔ بندگی کرنیوالیاں۔ ہجرت کرنے والیاں

رانڈ اور کنواریاں۔ ف حضرت عمر کہتے تھے آنحضرت صلعم کی بی بیاں آپ پر رشک کر کے لڑنے
جھگڑنے لگیں۔ میں نے انسے کہا عجب نہیں پیغمبر صاحب تم کو طلاق دیدیں۔ تو اللہ تعالی
تم سے بہتر بی بیاں آپ کو عنایت فرماوے۔ اس وقت یہ آیت اتری (بخاری کتاب
التفسیر صد۷۳ باب قولہ عسی ربہ ان طلقکن)

د۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا امیر
المومنین یہ دو عورتیں کونسی ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ستانے کے
لئے ایکا کیا تھا۔ ابھی میں نے بات پوری نہیں کی تھی انہوں نے کہہ دیا عائشہ اور حفصہ
(بخاری کتاب التفسیر۔ بیسواں پارہ صد۷۲ تفسیر سورہ تحریم)

ہ۔ عتبان بن مالک نے حضرت عمر کو خبر پہنچائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اپنی بیبیوں سے الگ ہو گئے۔ حضرت عمر نے کہا (ہاتھ تیری کی) اب تو عائشہ اور حفصہ کی ناک
میں مٹی لگی (بخاری کتاب التفسیر۔ بیسواں پارہ صد۷۱ مطبع احمدی لاہور)

و۔ جب امہات المومنین نے جناب بی بی زینب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنے کو بھیجا۔ کہ آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں۔ ابوبکر کی بیٹی میں
انصاف کیجئے۔ وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں اور کہنے لگیں۔ کہ آپ کی بیبیاں ابن
ابی قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں انصاف چاہتی ہیں۔ اور آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں۔ اور آواز
بلند کی اور حضرت عائشہ اس وقت بیٹھی ہوئی تھیں۔ انکو برا بھلا کہنے لگیں۔ گالیاں
نکالیں (بخاری کتاب الہبہ پارہ دسواں صد۳۵ مطبع احمدی لاہور)

ز۔ حضرت عمر کی زبانی واقعہ ہے۔ حضرت عمر کہتے ہیں ایک بار ایسا ہوا میں ایک
معاملہ میں کچھ فکر کر رہا تھا کہ اتنے میں میری جورو بولی تم ایسا کرو تم ایسا کرو تو اچھا ہے
میں نے کہا ارے تجھے کیا مطلب۔ تو کیوں اس معاملہ میں کچھ دخل در معقولات کرتی ہے
وہ کہنے لگے اے خطاب کے بیٹے۔ تجھ پر تعجب آتا ہے۔ میں نے اگر تم سے دو دو باتیں
کیں تو کیا برائی ہوئی۔ تمہاری بیٹی حفصہ تو آنحضرت صلعم سے ایسی باتیں کرتی ہے۔ بڑھ
بڑھ کر جواب دیتی ہے کہ آپ سارا دن اس سے غصہ اور رنج میں رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے
کہا ہاں یہ بات ہے یہ بات سنتی ہے اپنی چادر سنبھالی اور سیدھے حفصہ کے پاس گئے اور
انسے کہنے لگے۔ اے بیٹی حفصہ۔ یہ کیا بات ہے تو آنحضرت صلعم سے بڑھ بڑھ کر باتیں بناتی ہے؟

اور سوال و جواب کرتی ہے اور آنحضرت صلعم تجھ پر سارا دن غصے رہتے ہیں۔ حفصہ نے کہا بیشک ہم تو خدا کی قسم۔ ایسا ہی کیا کرتی ہیں۔ حضرت عمر نے کہا دیکھ۔ یاد رکھ میں تجھ کو اللہ ورسول کے غضب سے ڈراتا ہوں۔ تو ایسا کرے گی تو تباہ ہو جائے گی (بخاری جلد ۲ کتاب التفسیر)

(ح) لیلیٰ بنت حطیم زوجۂ رسول مقبول صلعم نے آنحضرت کی پیٹھ پر ایک مکا مارا۔ آپ نے فرمایا کون ہے کہ اس کو بھیڑیا کھائے۔ اس نے کہا میں حطیم کی بیٹی ہوں (منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ سطر ۱۲ نولکشور و روضۃ الاحباب جلد دوم ذکر ازواج النبی)

(ط) ایک عورت زوجۂ رسول امیمہ یا اسماء نام کی تھی آنحضرت صلعم نے ابو اسید ساعدی صحابی کو بھجوایا۔ کہ اس کو مدینہ میں لایا آوازاس کے جمال کا مدینہ میں شہرت پا چکا تھا۔ اور عورتیں اس کے دیکھنے کو آئیں اور امہات المومنین نے اس عورت کو یہ سکھلا رکھا تھا۔ کہ جب وہ آنحضرت صلعم سے خلوت کرے تو اعوذ باللہ منک کہنا تاکہ تجھے آنحضرت صلعم بہت دوست رکھیں اور عائشہ نے حفصہ سے کہا کہ تو اس کی مہندی باندھ اور میں اس کے سر کے بال کی کنگھی کرتی ہوں۔ اس وقت یہ کہا کہ جب آنحضرت صلعم مجھ سے خلوت کریں تو ان سے بول اعوذ باللہ منک جب آنحضرت صلعم گھر میں آئے اور پردہ ڈالا حضرت نے چاہا کہ اس سے مباشرت کریں اس نے کہا اعوذ باللہ منک آنحضرت صلعم نے اس کے نزدیک سے جست کی اور فرمایا کہ پناہ گاہ عظیم سے تو نے پناہ مانگی اٹھ اور اپنے اہل سے ملحق ہو اور ابو اسید صحابی کو فرمایا تاکہ اس نے اس کے قبیلہ میں پہنچایا (منہج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۷۹ و روضۃ الاحباب جلد دوم)

(ی) بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو ڈھونڈھا تو میرا ہاتھ انکے بالوں میں ڈالا (بال نوچے) فرمایا کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا۔ میں نے کہا آپ کے لئے شیطان نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں میرے لئے بھی شیطان ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد کی۔ وہ میرا تابعدار بنگیا (سنن نسائی جلد دوم باب الغیرۃ کتاب عشرۃ النساء صفحہ ۱۰۲)

(ک) عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا مجھے معلوم نہ تھا۔ میں بی بی

زینب پاس چلی گئی بغیر انکی اجازت کے وہ غصہ میں تھیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھتی ہوں۔ جب ابوبکر کی چھوکری اپنی کرتی الٹ دے تو وہ آپ کو کافی ہے (انجاح الحاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی۔ باب حسن معاشرت النساء ص۱۴۳)

بہتان عشق جونیہ

ابو اسید صحابی سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت کیساتھ مدینہ سے نکلے اور ایک حائط والے باغ کے پاس پہنچے۔ جس کا نام شواط تھا وہاں جاکر اور دو باغوں کے بیچ میں پہنچے۔ آنحضرت نے فرمایا تم یہیں بیٹھو اور آپ خود باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں جونیہ بلائی گئی تھی۔ جس کیساتھ اس کی محافظہ دایہ بھی تھی۔ اس کو کھجور کے ایک خانہ باغ میں اتارا گیا تھا۔ جو امیمہ بنت النعمان بن شراحیل کا تھا۔ جب آنحضرت اس کے پاس تشریف لے گئے۔ تو اس سے فرمایا کہ تو اپنا نفس مجھے ہبہ کر دے۔ جونیہ نے کہا کیا شاہزادیاں اپنا نفس بازاریوں کو بھی ہبہ کیا کرتی ہیں۔ جونیہ کے انکار پر آنحضرت نے اس کی طرف بغرض تسکین ہاتھ بڑھا کر اسپر رکھا۔ جونیہ نے کہا خدائی دہائی ہے۔ اعوذ باللہ منک۔ میں خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ کہ تجھ سے بچاوے۔ آنحضرت نے فرمایا تو نے اس سے پناہ مانگی۔ کہ جس سے مانگی جاتی ہے۔ پھر آنحضرت وہاں سے نکلکر ہمارے پاس آئے اور فرمایا اے اسید جونیہ کو کپڑے دیکر اس کے گھر والوں میں پہنچا دے۔ انتہی (بخاری کتاب الطلاق باب من طلق وہل یواجہ الرجل)

نوٹ۔ اس حدیث بخاری سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلعم غیر محرم عورتوں کو تخلیہ میں بلا کر عشق و تعشق کرتے تھے اور ابو اسید صحابی دلال تھا۔ جونیہ کا رد و بدل گستاخانہ کلام جناب کا تعشق معاذ اللہ نبوت پر دھبہ لگاتا ہے۔ یہ میاں بخاری کا اسلام پر احسان ہے کہ تاقیامت شرمندہ کر دیا ہے۔

الغرض۔ ناظرین صاحب اب خود حالت صحابہ کرام۔ امہات المومنین وخلفائے اسلام کو غور سے پڑھ کر انصاف فرمادیں کہ کوئی شیعان جناب علی المرتضےٰ وائمۃ الطاہرین علیہم السلام بے وفائی وغداری میں بڑھے ہوئے تھے یا اصحاب النبی صلعم اور سنی مسلمان۔ یاد رکھو کہ جو لوگ کہ شیعہ کہلا کر ائمہ اطہار سے پھر گئے یا تکالیف پہنچائے ہے۔ وہ فی الحقیقت مخلصین شیعہ میں سے نہ تھے۔ دراصل منافقانہ طور پر دھوکا دینے کے

واسطے شیعہ کہلاتے رہے۔ اور یہی طریقہ زمانہ نبوی میں بھی منافقین کا رہا۔ جیساکہ قرآن کریم میں ذکر ہے وقالت طائفۃ من اہل الکتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا (پ ۳ - آل عمران ع ۱۵)

قاتلان امام حسین علیہ السلام کون ہیں

وہی لوگ اور انکی ذرّیت ہے اور ان کے مرید ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگے اور کلمۂ ہذیان کہا۔ خلافت وباغ فدک چھین لیا اور دختر نیک اختر رسول سیدہ معصومہ کے مکان جنت اشیان کو جلانے کیواسطے دوڑے۔ سادات پر خمس بند کردیا اور انکو عام رعایا میں ملادیا۔ قرآن شریف کو جلادیا۔ سیدنا علی المرتضیٰ کی خلافت راشدہ سے بغاوت کی جنگ جمل اور جنگ صفین میں لڑائیاں لڑے۔ اور مسجد کوفہ میں شہید کیا۔ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام سے بیوفائی کی انکو زہر سے شہید کیا اور روضہ رسول مقبول صلعم میں دفن نہ ہونے دیا اور جسم اطہر پر تیر چلائے یہ سب لوگ ثلاثہ پرست اہلسنت تھے۔ فرمائیے بی بی عائشہ۔ حضرت طلحہ و حضرت زبیر و امیر معاویہ و عمرو بن العاص اور مروان کا کیا مذہب تھا۔ وہ شیعہ تھے یا سنی۔ مدنی تھے یا کوفی۔ پھر یزید پلید۔ شمر ملعون عبید اللہ بن زیاد ملعون۔ خولی۔ عمرو بن سعد۔ حصین بن نمیر۔ محمد بن اشعث خواہر زادہ حضرت ابوبکر اور تمام شامی فوج سنی تھے یا شیعہ۔ اگر شیعیان کوفہ نے بیوفائی کی تو فرمائیے اہالیان مکہ معظمہ و باشندگان مدینہ منورہ و مسلمانان شام نے جناب امام حسینؑ سے کونسی ہمدردی کی۔ کوفی لایوفی معاویہ شاہی ابن الوقت مسلمان تھے۔ منافقانہ اور جاسوسانہ طور پر مکر و فریب۔ دغا اور دھوکا بازی کے لئے آئمہ اطہار علیہم السلام سے ملے رہے اور وقت پر پیٹھ دکھادی جس طرح کہ منافق صحابہ ہمیشہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان پہنچاتے رہے۔ جنگ جمل میں جناب علی المرتضیٰ حیدر کرار علیہ السلام کے بالمقابل بی بی عائشہ کے طرفدار و سپاہ لا ارسنی تھے۔ یا شیعہ جنگ صفین میں جناب علی المرتضیٰؑ کے مقابلہ میں معاویہ کی شامی سپاہ کون تھے۔ سنی یا شیعہ فرمائیے۔ حضرت مختار ثقفیؓ۔ حضرت سلیمان۔ حضرت ابراہیم بن مالک اشتر صحابی اور انکے ہمراہی فوج نے جو بعد شہادت سیدنا امام حسین علیہ السلام خون ناحق کا انتقام لیا اور ستر ہزار کوفی و شامی۔ شمر۔ عمرو بن سعد۔ ابن زیاد۔ خولی طاعنہ کو چن چن کر

قتل کیا اور گرم تیل میں جلادیا۔ یہ انتقام لینے والے کیا مذہب رکھتے تھے۔ اپنی مستند کتب تواریخ سے جواب لکھیں۔ اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ اہلسنت والجماعت معاویہ شاہی ابتدا ہی سے اہلبیت رسالت صلعم کا جانی دشمن اور قاتل رہا ہے اور وہ ہمیشہ جابر ظالم خلیفوں کا ہا تعدار و فادار بنارہا ہے۔

بہتان سنی۔ آئمہ اطہار علیہم السلام کی امت کا منکر بقول شیعہ کافر ہے (بہتان الشیعہ صفحہ ۱۵)

برہان شیعہ۔ بقول شیعہ ہی کافر نہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام سے کافر ہے۔

الف۔ قال اللہ تعالیٰ۔ یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اے ایماندارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحب امر جو تم میں سے ہو انکی اطاعت کرو۔ اہلسنت کے نزدیک بھی امام اور ولی اور صاحب امر جناب امیر المومنین علیؑ ہیں اور انکے بعد انکی اولاد گیارہ امام ہیں۔

(ب) قال اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یوتون الزکوٰۃ وھم راکعون مائدہ ۶/۷ تحقیق تمہارا والی اللہ اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو مومن ہیں۔ جو نماز کو ثابت کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں صدقہ دیتے ہیں۔ تمام علماء اہلسنت کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ آیت شریف جناب علی المرتضےٰؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ جبکہ انہوں نے حالت نماز میں ایک انگوٹھی فقیر کو دی (حدیث التفاسیر صفحہ ۱۱۶۔ درمنثور سیوطی)

ج۔ قال النبی صلعم ان علیاً منی وانا منہ وھو ولی کل مومن۔ ترجمہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ تمام مومنوں کا سردار ہے (مشکوۃ باب مناقب علی جلد ۸ صفحہ ۱۳۰ و ترمذی جلد دوم) زیادہ دیکھو ثبوت خلافت حصہ اول صفحہ ۳۵)

یاد رکھو مامور من اللہ۔ حجۃ اللہ۔ ولی اللہ۔ وصی رسول اللہ۔ امام برحق و قرآن ناطق نائب رسول و خلیفہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انکار مذہبی انکار رسالت ہے اور انکار رسالت انکار خداوند تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا منکر کافر ہے۔ تمام صوفیائے کرام

کے سرتاج ولایت جناب شاہ ولایت ہیں۔ حدیث ثقلین۔ حدیث سفینہ۔ حدیث غدیر۔
اور حدیث اثنا عشر اس کے موید ہیں (دیکھو ثبوت خلافت حصہ اوّل)

بہتان سنی (حضرات شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ اور آپ کی اولاد سے گیارہ اشخاص انبیا علیہم السلام کی طرح معصوم ہیں (بہتان الشیعہ صد ۱۹ حصہ اوّل)

برہان شیعہ - اگر ائمۃ الہدیٰ علیہم السلام معصوم نہ ہوں تو ان کی اطاعت و تابعداری سے کچھ فائدہ نہیں۔ پھر تو لغزش و گناہ و خطا میں بھی اطاعت لازم ہوگی۔ نہیں نہیں امام معصوم ہے امت کا رہبر اور پیشوا ہو سکتا ہے اور دنیا میں وہی مذہب پاک افضل و اعلیٰ ہے جس کے بانی۔ رہنما۔ رہبر پاک و مقدس اور اعلیٰ کیریکٹر کے ہوں۔ ذریت حضرت آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف اللھم صلی علیٰ محمد و آل محمد فرض ہے اور تمام مومنین پر فرض ہے اگر وہ معصوم نہ ہوتے تو ان پر درود شریف نہ پڑھا جاتا وہ خون رسول لخت جگر رسول اور نور رسول صلعم ہیں الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ امام حسنؑ اور حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور جنتی تمام جوان ہوں گے خواہ مرد ہوں یا عورت اگر وہ معصوم نہ ہوتے تو اللہ پاک انکو تمام آٹھ بہشت کا سردار نہ بناتا۔ آیت تطہیر گواہ ہے اور قرآن شریف ازلی ابدی و قدیم ہے ویسا ہی ارادہ الٰہی طہارت و عصمت آئمۃ الہدیٰ کے لئے بھی قدیم اور ازلی ہے انا و علی من نور واحد جناب رسول اللہ صلعم اور حضرت علیؑ ایک نور سے پیدا ہوئے پس تمام آئمۃ الہدیٰ علیہم السلام انوار مقدسہ معصوم و پاک ہیں۔ آیت تطہیر کی مفصل تفسیر میری کتاب ثبوت خلافت میں مفصل دیکھو شاید کہ ہدایت پاؤ۔

بہتان سنی بعد وفات رسول صلعم کے حضرت علیؓ نے عباس اور ابو سفیان کی بیعت سے انکار کیا اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت علیؓ سے بیعت کرنی چاہی تو حضرت علیؓ نے صاف انکار کر دیا۔ اگر حضرت علی من جانب اللہ و رسول خلیفہ تھے تو پھر بیعت لینے سے کیوں انکار کیا (بہتان الشیعہ صد ۱۶۳ مختصراً)

برہان شیعہ بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت عباسؓ نے لشکری میں بیٹھے بیعت کرنی چاہی جو عوام الناس کیواسطے حجت نہ تھی۔ بنی ہاشم تو پہلے ہی سے جناب علیؑ کے ممد و معاون تھے۔ انہوں نے خلافت حضرت شیخین

کو قبول نہ کیا۔ اور نہ ہی بنی ہاشم نے مرتے دم تک حضرات اصحاب ثلاثہ کی بیعت کی اور جو بیان
کی بیعت شرارت اور فتنہ و فساد پر مبنی تھی۔ اور حضرت عثمان چونکہ قتل ہو گئے تھے اگر
جناب امیر علیہ السلام فوراً بیعت لیتے تو شامی اور بنی امیہ دعویٰ خون حضرت عثمان کر
دیتے۔ کہ انہوں نے اپنی خلافت کیواسطے حضرت عثمان کو قتل کروایا ہے۔ اس واسطے
جناب امیر علیہ السلام نے توقف فرمایا۔ جو عین مصلحت تھی۔

بہتان سنی

حضرت علی بھی اپنے آپ کو پر خطا سمجھتے تھے جیسا کہ نہج البلاغت اردو
صہ ۳۰۶ پر حضرت علیؑ خود فرماتے ہیں۔ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ میرا
نفس خطا سے مبرا نہیں نہ میرا فعل خطا سے امن میں ہے۔ میں نفس پر اس قدر
قادر نہیں ہوں جس قدر خداوند قادر ہے (بہتان الشیعہ صہ ۱۴۳)

دعا برہان شیعہ

خاصان خدا کا قاعدہ ہے کہ وہ درگاہ ربوبیت میں عجز و انکساری کرتے
ہیں جس قدر تقرب الٰہی انکو زیادہ حاصل ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی وہ
زیادہ جھکتے جاتے ہیں۔ مومنین کا اتفاق ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین معصوم و پاک و مقدس
ہیں۔ مگر وہ کس طرح دعائیں مانگتے ہیں

الف۔ حضرت آدم و بی بی حوا علیہم السلام کی مناجات۔ قالا ربنا ظلمنا انفسنا
وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین (پ ۸ الاعراف)

(ب) حضرت موسیٰؑ کی دعا۔ قال رب اغفر لی ولاخی وادخلنا فی رحمتک
وانت ارحم الراحمین)

(ج) حضرت سلیمانؑ کی دعاء۔ قال رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد
من بعدی (ص ۲۳ پ)

(د) حضرت ابراہیمؑ کی دعا۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا
امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم (پ البقرہ ۱)
ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب (پ ۱۳ ابراہیم
ع ۶)

ہ۔ حضرت نوح کی دعا، قال رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ
علم۔ والا تغفر لی وترحمنی اکن من الخاسرین (پ ۱۲ ھود۔ ع ۳-۴) اور

دعا ہے۔
قول تعالیٰ رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومناً وللمومنین
والمومنات ولا تزد الظالمین الا تبارا (پ ۲۹ - نوح)
(و) حضرت ایوب کی دعا۔ وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر وانت
ارحم الراحمین (پ ۱۷ - الانبیاء ع ۶)
(ز) حضرت یوسف کی دعا۔ وما ابری نفسی۔ ان النفس لامارۃ بالسوء
الا ما رحم ربی۔ ان ربی غفور الرحیم (سورہ یوسف - پ ۱۳)
(ح) حضرت یونس کی دعا۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الضالمین
(پ ۱۷ الانبیاء)
(ط) جناب رسول اللہ صلعم کو حکم و فرمان الٰہی ہوتا ہے۔ واستغفر لذنبک
وللمومنین والمومنات (پ ۲۶ - محمد - ع ۲)
قولہ تعالیٰ فاصبر ان وعد اللہ واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک
بالعشی والابکار (۲۴ - المومن)
قول تعالیٰ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع البصیر (پ ۲۴ - المومن)
الغرض قرآن شریف میں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی دعائیں و مناجات موجود
ہیں۔ کیا وہ سب کے سب گنہگار و خطاکار معاذ اللہ ظالم تھے یا وہ مسلمان نہ تھے یا صالح نہ
تھے۔ کہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین کی دعا مانگتے گئے۔ کیا جناب رسول
اللہ صلعم نبی آخر الزماں سید المرسلین گنہگار تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اپنے
گناہوں کی بخشش مانگ۔ نہیں تو یہ شان ربوبیت کے سامنے اظہار عبودت ہے
اللہ تعالیٰ کے جاہ و جلال کے سامنے کمال عاجزی و خاکساری ہے۔

بہتان سنی - آئمہ طاہرین کے وقتوں میں شیعہ ایسے لوگ بھی تھے۔ جو ان
بزرگواروں کی عصمت کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے (بہتان الشیعہ حصہ اول صفحہ ۱۶۸)

برہان شیعہ } مسلمہ امر ہے کہ تمام امت محمدیہ صلعم کا اتفاق کسی شرعی مسئلہ پر
ہرگز نہیں۔ اگر مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد ہوتا تو یہ فرقہ بندی
کیوں ہوتی اہلسنت والجماعت کے چار مذاہب ہیں۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی

ان میں ہرگز اتفاق نہیں۔ مسلمانوں کی عبادت نماز پنجگانہ میں ہر ایک مذہب کا اختلاف ہے
اہلسنت سے عصمت الانبیاء کے بہت عالم قائل نہیں۔ اہلحدیث اللہ تعالےٰ کا جسم قرار
دیتے ہیں۔ بہت سنی عالم جناب رسول اللہ صلعم کو بت پرست قبل بعثت نبوت جانتے ہیں۔
اہلحدیث اور صوفیائے کرام استمداد اولیاء عظام و سماع موتی و قوالی و مولود خوانی و
عرائض پر جھگڑا چلا آتا ہے۔ یارسول اللہ۔ یامحمد پر لٹھ بازی ہوتی ہے تمام فرقہ احمدیہ
قادیانی، ختم نبوت کے قائل نہیں۔ حضرت عیسےٰؑ کو مردہ جانتے ہیں اور یوسف نجار کا
بیٹا مانتے ہیں۔ تمام چکڑالوی احادیث نبویہ کے منکر ہیں۔ تمام نیچری وجود شیطان
وجود ملائکہ۔ قوم یاجوج ماجوج، جنات و حیات مسیح و معراج جسمانی کے منکر ہیں۔ غرض کسی
کے انکار کی وجہ سے اسلام کو ضعف نہیں پہنچتا۔ من عمل صالحًا فلنفسہ ومن
اساء فعلیھا۔ اسی طرح اگر چند شیعہ عصمت آئمۃ الہدیٰ کے قائل نہ ہوئے۔ تو اس
سے عصمتِ معصومین مٹ نہیں سکتے۔

آلِ محمدؐ سے کون مراد ہیں

جہاں جہاں قرآن شریف میں لفظ آل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کیساتھ آیا ہے۔ وہاں خاندان
واولاد معنی ہیں اور اس کی تشریح جناب سرورِ عالم صلعم نے قولاً و فعلاً کردی ہے
جب امتِ محمدیہ صلعم کو آل محمدؐ کے نام بنام جناب مخبر صادق نے فرمادیے ہیں۔ تو
اس میں اپنی تاویل کرنی اور چون و چرا کرنی اور اعتراضات کرنے سراسر جہالت و بطالت
وکفر ہے۔ قرآن شریف گواہی دیتا ہے

الف۔ قال لھم نبیھم ان اٰیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ
من ربکم وبقیۃ مما ترک آل موسیٰ وآل ہارون (پ۲۔ بقرع ۱۶) یہاں آل سے
اولاد مراد ہے۔

ب۔ ان اللہ اصطفی اٰدم و نوحًا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین
(پ۳ ع۱۲) اولاد مراد ہے۔

ج۔ فقد اٰتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واٰتیناھم ملکًا عظیمًا۔
(پ۵ نساء) نسل مراد ہے۔

د۔ قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین الا آل لوط (خاندان لوطؑ مراد ہے)

۷- یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیاء (۱۶ پ) نسل مراد ہے۔
۸- اعملوا آل داؤد شکرا و قلیل من عبادی الشکور (۲۲ پ) نسل

داؤد مراد ہے۔

حدیث شریف۔ جناب رسول اللہ صلعم نے جناب علی المرتضےٰ و جناب فاطمہ الزہرا و جناب حسنین الشریفین کو اپنی کملی سیاہ میں لپیٹ کر فرمایا۔ اللھم ان ھولاء آل محمد پاک پروردگار تحقیق یہ آل محمد ہیں (در منثور سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۹۹ و صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۲۴۴ و منتخب کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۹۶ و ثبوت خلافت حصہ اول صفحہ ۱۶۵ پر مفصل تحقیق آل سیدنا محمد دیکھو)

حدیث شریف۔ جناب ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت کھجور کٹتی تھی۔ تو لوگ اپنی اپنی زکوٰۃ کی کھجوریں آنحضرت صلعم کے پاس لاتے جاتے۔ یہاں تک کہ کھجور کا ایک ڈھیر آپ کے پاس لگ جاتا۔ ایکبار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہم السلام اس کھجور سے کھیل رہے تھے۔ اتنے میں ایک نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈالی آنحضرت صلعم نے دیکھا اور انکے منہ سے نکال اور فرمایا۔ اما علمت ان آل محمد لا یا کلون الصدقۃ۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ محمد کی آل زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی (بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر پارہ چھٹا صفحہ ۴۲ مترجمہ مطبع احمدی لاہور۔ نوٹ قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ آل محمد صلعم بھی سادات کرام بزرگوار ہیں اور ملاں صاحب کا دعوےٰ غلط و باطل اگر اولاد رسول کو آل محمد نہیں جانتے۔ تو دنیا میں اور کوئی آل نہیں بن سکتا۔

حدیث طینت بہتان ملاں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اہلسنت والجماعت کی نیکیاں ہم کو ملیں گی اور ہماری برائیاں اہلسنت والجماعت کو دی جائیں گی۔ دیکھو یہ کیسی بے حیا قوم ہے کہ خداوند جل شانہ کو بھی بے انصافی کا لباس پہنا کر ایک بہتان قائم کیا ہے۔ شیعہ اس کو حدیث طینت بولتے ہیں (بہتان الشیعہ صفحہ ۱۸۱ عنوان شیعوں نے زبردستی سے اہلسنت کا حق تلفی کرنا)

برہان الشیعہ مذہب شیعہ کی کسی کتاب اصول و فروع و مستند تفسیر میں اہلسنت والجماعت کا نام ہرگز نہیں ہاں نواصب کا ذکر ہے۔ تفسیر امام حسن عسکری اردو صفحہ ۵۵۳ پر ناصبیوں کا ذکر ہے۔ ملاں صاحب نے اپنی ایمانداری

ودیانت وصداقت کا ثبوت دیا ہے کہ اپنے رسالہ صفحہ ۹ سطر اخیر پر بجائے نواصب کے لفظ اہلسنت لکھ دیا ہے الالعنۃ اللہ علی الکاذبین کیا جھوٹ بولنا وجھوٹ لکھنا جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ ایک شخص کے اعمال حبط۔ مٹا کر اس کا بہتر عوضہ دوسرے کو دیدے۔ حبطت اعمالھم کا فرمان قرآن شریف میں کئی جگہ وارد ہے

سوال ملاں ۔ خداوند تعالےٰ نے روز اول سے اول کچھ لوگوں کا خمیر ناپاک زمین اور بیکار پانی سے کیوں پیدا کیا۔ جب خدا تعالیٰ نے انکا خمیر ہی ایسا بنایا کہ ان سے نیکیاں نہ ہوں۔ پھر انکے ذمہ کیا گناہ ہوگا۔ سوائے گناہ کے نیکی اس سے صادر ہونا غیر ممکن ہے۔ پھر وہ لوگ نیکی سے محروم رہے اور جن لوگوں سے گناہ صادر ہوئے۔ انکا کیا قصور ہے۔ کہ انپر گناہ کی سزا لگائی جائے۔ یہ تو صریحاً ظلم و ستم ہے (بہتان الشیعہ صفحہ ۱۵۰ حصہ اول)

جواب شیعہ ۔ اللہ تعالیٰ نے ناپاک خمیر کیوں پیدا کیا۔ یہ سوال شیعہ پر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہے کہ اس نے ابلیس کیوں پیدا کیا۔ حضرت آدم کو منی اور حوا کو مٹی سے کیوں بنایا۔ مشرکین وکفار کے ذہن میں مادہ گناہ کیوں شامل کیا۔ اور تقدیر کو کیوں مقدر کیا۔ قرآن شریف گواہی دیتا ہے۔

الف۔ وان تصبھم حسنۃ یقولوا ھذہٖ من عند اللہ وان تصبھم سیئۃ یقولوا ھذہٖ من عندک قل کل من عند اللہ (پ۵ النساء) اور اے پیغمبر اگر انکو کوئی بھلائی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی آتی ہے تو یہ کہتے ہیں یہ تیری وجہ سے ہے۔ کہدے سب خدا کی طرف سے ہے۔

ب۔ وکل انسان الزمنٰہ طائرہ فی عنقہ (پ۱۵۔ بنی اسرائیل) تفسیر میں لکھا ہے کہ جو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اس کی تقدیر کا لکھا اس کی گردن میں لٹکایا جاتا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ لڑکا شقی ہے یا سعید (تفسیر قادری جلد صفحہ ۵۵۵)

ج۔ فان اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء (پ۲۲ فاطر ۲) ترجمہ اللہ جس کو چاہتا ہے۔ گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے۔

د۔ من یھدی اللہ فھو المھتدی ومن یضلل فاولٰئک ھم

الخاسرون (پ ۹ - الاعراف ۲۲) ترجمہ جس کو اللہ تعالیٰ راہ لگا دے وہی راہ پاتا ہے اور جن کو وہ گمراہ کرے وہ تباہ ہوئے۔

ہ - من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ویذرھم فی طغیانہم یعمھون (پ ۹ الاعراف ۲۳) ترجمہ جسکو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی راہ پر لگانیوالا نہیں اور وہ ان کافروں کو اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑا۔

و - ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد (پ ۲۴ المومن) ترجمہ اور جسکو اللہ تعالیٰ بھٹکاوے اس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا۔

ز - مسئلہ تقدیر - مشکوۃ - باب الایمان بالقدر - ربع اول صہ ۳۵ مطبع امرتسر پر ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مخلوقات کی تقدیریں آسمان اور زمین کے پچاس ہزار برس پہلے پیدا کرنے سے لکھیں اور اس کا عرش پانی پر تھا (رواہ مسلم)

ح - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہر چیز ساتھ تقدیر کے ہے یہاں تلک کہ نادانی اور دانائی کی (رواہ مسلم مشکوۃ - باب الایمان بالقدر - فصل اول صہ ۳۵ ربع اول)

ط - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا البتہ کام دوزخیوں کے کرتا ہے - مگر وہ بہشتیوں میں سے ہوتا ہے اور بہشتیوں کا کام کرتا ہے اور وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے - اور عمل کا اعتبار نہیں - مگر ساتھ خاتمہ کے (متفق علیہ - مشکوۃ - باب الایمان بالقدر صہ ۳۶ - ربع اول -)

ی - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا نہیں تم میں سے کوئی شخص مگر تحقیق ٹھکانا اس کا آگ میں لکھا گیا یا اس کا ٹھکانا بہشت میں - صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسا نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہے - واسطے اس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اس کے مگر جو شخص نیک بخت ہوا - اس کے واسطے نیک بختی کا عمل آسان کیا جاتا ہے اور جو شخص بدبخت ہوا - اس کے واسطے عمل بدبختی کا آسان کیا جاتا ہے - پھر پڑھی یہ آیت فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی - (متفق علیہ

مشکوۃ - باب الایمان بالقدر صفحہ ۳۷ ربع اول مطبوعہ مطبع القرآن والسنہ امرتسر)

ک - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا - پھر اس کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا - اس میں سے اولاد نکالی پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے بہشت کے اور ساتھ کام کرنے بہشتیوں کے کہ عمل کرتے ہیں پھر انکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اس میں سے اولاد نکالی پس فرمایا پیدا کیا میں نے انکو واسطے دوزخ کے اور ساتھ کام دوزخیوں کے کہ کرتے ہیں - ایک شخص نے کہا عمل کس واسطے کرنا ہے یا رسول اللہ صلعم - جناب نے فرمایا اللہ جس وقت اللہ تعالیٰ بندہ کو جنت کیواسطے پیدا کرتا ہے - اس سے بہشتیوں کے سے کام کرواتا ہے - یہاں تک کہ وہ مرتا ہے اعمال جنتی پر اور اس کو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کر دیتا ہے اور جس وقت بندہ کو دوزخ کے واسطے پیدا کرتا ہے - اس سے دوزخیوں والے اعمال کرواتا ہے یہانتک کہ وہ اعمال دوزخ کر کے مرتا ہے اور اللہ اس کو بسبب اعمال کے دوزخ میں ڈالتا ہے (مالک - ترمذی - ابوداؤد مشکوۃ صفحہ ۴۲ ایضاً)

ل - جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا - اگر اللہ تعالیٰ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب کرے وہ انپر ظلم کرنے والا نہیں (مشکوۃ - باب الایمان بالقدر - فصل ثالث صفحہ ۴۷ - ربع اول)

م - جناب رسول اللہ صلعم نے اپنے صحابہ کو دو کتابیں دکھائیں فرمایا کہ دہنے ہاتھ والی کتاب میں بہشتیوں کے نام ہیں اور بائیں ہاتھ والی کتاب میں دوزخیوں کے نام باپوں انکے کے - اور قوموں انکے کے - نہ ان سے کم کئے جاتے ہیں - نہ کم کئے جاتے ہیں - صحابہ نے کہا کہ پھر عمل کس واسطے کئے جاتے ہیں - اگر سب کچھ لکھا جا چکا ہے فرمایا خوب مضبوط کرو - اور نزدیکی ڈھونڈھو - بہشتی بہشت کے اور دوزخی دوزخ کے کام کرتا ہے (ملخصاً مشکوۃ - باب الایمان والقدر صفحہ ۴۳ ربع اول)

(ن) ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی سے کہ اس کو سب طرح کی زمین سے لیا تھا پس اولاد موافق زمین کے بعض ان میں سے سرخ اور بعضے سفید اور بعضے سیاہ اور بعضے اس کے بیچ بیچ اور بعضے نرم خو اور بعضے سخت خو اور بعضے ناپاک اور بعضے پاک

(رواہ احمد و ترمذی ۔ ابو داؤد ۔ مشکوٰۃ باب الایمان و القدر ۔ ربع اول صـ۲۲)

س ا ۔ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے اپنی خلقت اندھیرے میں پیدا کی اس پر اپنا کچھ نور ڈالا جس کو اس نور میں سے کچھ پہنچا ۔ اس نے راہ پائی ۔ اور جس کو وہ نور نہ پہنچا وہ گمراہ ہوا (رواہ احمدی و ترمذی ۔ مشکوٰۃ باب الایمان والقدر صـ۲۲)

ع ۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں کوئی پیدا کیا گیا ۔ مگر پیدا کیا جاتا ہے اوپر فطرت کے پس ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں یا اس کو نصرانی یا مجوسی کر دیتے ہیں ۔ مشکوٰۃ ایضاً صـ۲۱

نوٹ ۔ مسئلہ تقدیر مسلمہ اہلسنت و الجماعت ہے مذہب شیعہ میں انسان جبر اور اختیار کے درمیان ہے اللہ تعالےٰ نے اس کو عقل سلیم بخشی ہے اور ہدایت کے واسطے ہادی حق و معلم حقیقی آتے رہے ہیں ۔ اس لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا ذمہ وار ہے ۔ والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالےٰ کا عقیدہ اہلسنت کا ہے ۔

سوال دوم ۔ جو شخص نیکی کرے اس کی نیکی چھین کر دوسرے کو دیدی جائے یہ بھی سراسر ظلم ہے ۔ کسی فرقہ کا عقیدہ نہیں ۔ کہ کسی کی نیکی بدی کرنے والے کو اور بدی والے کی بدی نیکی والے کو دی جائے ۔ شیعہ جیسا ہمارا خدا نہیں ۔ ہمارا خدا تو انصاف پسند ہے (بہتان شیعہ صـ۱۹ حصہ اول)

الجواب ۔ ظالم شخص کی نیکیاں ہمیشہ مظلوم کو ملتی ہیں اور اس کے اچھے اعمال مٹ جاتے ہیں ۔ یہ ظالم کے واسطے ڈبل سزا جرمانہ ہے اور اس کو اسی دنیا میں اعلان دیا گیا ہے ۔ چونکہ فرقہ شیعہ ہمیشہ سے مظلوم چلا آتا ہے اور ہزارہا قسم کی تکالیف اٹھاتا جاتا ہے ۔ قتل و غارت ۔ بے عزتی ۔ جلا وطنی ۔ طعن تشنیع ۔ بائیکاٹ حقہ پانی بند وغیرہ مظالم و مصائب برداشت کرتا رہتا ہے اور نواصب و خوارج طرح طرح کی ایذا و تکالیف ہر زمانہ میں پہنچاتے رہتے ہیں ۔ اس واسطے اس صبر و استقلال و محبت خاندان نبوت صلعم کے باعث اس فرقہ کے کم و بیش گناہ محو ہو جائیں گے اور نواصب و خوارج کے اگر نیکیاں ہوں گی تو وہ انکو ملیں گے ۔ دوزخ کی سزا اور نیکیوں کا حبط مٹ جانا جرمانہ ہے ۔ یہ اس کی ذلت ہے ۔ جیسا کہ دنیاوی عدالت میں چور و ملزم کو قید با مشقت کے علاوہ جرمانہ بھی ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف ۔ باب الظلم ۔ الربع الثالث صـ۴۳۹ امر تسری

پڑہے۔

حدیث شریف۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کہ اس کے واسطے بھائی مسلمان کا کچھ حق ہو ابرو ریزی یا کچھ اور ہو۔ پس چاہیے کہ وہ اس کو معاف کردے۔ آج کے دن سے پہلے کہ دینار و درہم نہ ہو (آخرت میں) اگر اس کا عمل نیک ہوگا۔ تو موافق ظلم اس کے لئے لیا جائیگا۔ اور اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لی جاویں گی ہ پس وہ ظالم پر ڈالی جاویں گی۔ (رواہ البخاری) وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ غور سے پڑھو۔

حدیث شریف۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس صحابہ نے کہا مفلس ہم میں وہ شخص ہے کہ اس کے پاس نہ درہم ہے اور نہ اسباب فرمایا تحقیق مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کیساتھ آویگا۔ اور اس حالت میں بھی آویگا۔ کہ کسی کو گالی دی ہو۔ اور کسی کو تہمت کی ہو۔ کسی کا مال کھا گیا ہے۔ کسی کا خون کیا ہے۔ اور کسی کو مارا ہے۔ پس یہ مظلوم بعض ظالم کی نیکیوں سے دیا جاویگا۔ اگر اس ظالم کی نیکیاں تمام ہو جاوین گی۔ پہلے اس کے ساتھ جزا گناہ کے حکم کیا جاوے۔ تو مظلوموں کی برائیاں لی جاویں گی۔ اور ظالم پر ڈالی جاویں گی۔ پھر وہ ظالم آگ دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ باب الظلم۔ الربع ثالث فصل اول صفحہ ۴۳۴)

حدیث شریف۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سنّ فی الاسلام سنۃ فلہ اجرھا واجرُ من عمل بہا من بعدہٖ من غیر ان ینقص من اجورھم شئی ومن سنّ فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا وزرُ من عمل بہا من بعدہٖ من غیر ان ینقص من اوزارھم شئی (رواہ مسلم مشکوٰۃ۔ کتاب العلم۔ ربع اول صفحہ ۲۸)

ترجمہ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اسلام میں نیک طریق کو رواج دے۔ پس اس کیواسطے اس کا ثواب ہے۔ اور ثواب اس شخص کا اس کے پیچھے عمل کیا۔ اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے اسلام میں برے طریقہ

کا رواج دیا۔ اس کے ویراس کا گناہ ہے اور انکا گناہ بھی اس پر ہوگا۔ جو اس بُرے طریقہ پر چلیں گے۔ اور ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔

حدیث شریف۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقتل نفس ظلماً الا کان علی ابن اٰدم الاول کفل من دمھا لانہ اوّل من سنّ القتل (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ۔ کتاب العلم۔ ربع اول صت۲۴)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روائت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ازروئی ظلم کے کوئی خون نہیں کیا جاتا۔ مگر یہ کہ پہلے ابن آدم قابیل پر ایک حصہ خون کا چڑھتا ہے۔ کس واسطے کہ اس نے سب سے اول قتل کا طریقہ نکالا۔ یعنے جو کوئی کسی کو قتل کرتا ہے۔ جتنا گناہ اسپر لکھا جاتا ہے۔ اتناہی قابیل پر لکھا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ یاد رکھو کہ ظالم کو ڈبل سزا دینا اور مظلوم کو بخشدینا اور جرمانہ میں ظالم کی نیکیاں ضبط کرلینا عین انصاف اور عدل ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ظلم ہرگز نہیں۔ ورنہ احادیث مذکورہ بالا پر کیا رائے زنی کروگے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالےٰ کا انصاف وعدل اس کے رحم، عفو ومغفرت کے ماتحت ہے اگر صرف عدل اور انصاف ہی ہو تو کوئی البشر دوزخ سے بچ نہیں سکتا۔ سوائے انبیا ومرسلین وآئمہ معصومین کے باقی سب کے سب مجرم عاصی اور گنہگار ہیں۔ اگر عدل کرے تو کوئی ٹھکانا نہیں۔ رحم درکار ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے وہ حکم کرتا ہے۔ اس کے سامنے کسی کی مجال وطاقت نہیں اور وہ کسی کا پابند وماتحت نہیں۔ ان اللہ علے کل شی قدیر ہر ایک گنہگار کو بخش سکتا ہے۔ اور ہر ایک عابد وزاہد۔ متقی پرہیزگار کو قلیل لغزش پر عذاب کرسکتا ہے۔ بلعم باعور باوجود سالہا سال کے عبادت کرنے کی دوزخی بنا۔ اور شیطان معلم الملکوت مقرب بارگاہ الٰہی ملعون وکافر ہوا ہے

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے سے ۔۔۔۔۔ اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

فرضیکہ شیطان صرف ایک دفعہ انکار سجدہ سے ملعون کیوں ہوگیا۔

حدیث شریف۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں پر گھوم رہا

تھا۔ پیاس کے مارے مرنے کو تھا۔ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے اس کو دیکھا
جلدی سے اپنا موزہ اتار لیا۔ کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کو اس سبب سے بخش دیا۔
(بخاری کیا بدء الخلق پ۱۴ ص۳ مطبع احمدی لاہور) فرمایئے یہ عدل ہے یا رحم۔

حدیث شریف۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں
ایک شخص تھا۔ اس نے ایک کم سو (۹۹) آدمیوں کو ظلم ناحق سے مار ڈالا تھا۔ پھر
نادم ہو کر مسئلہ پوچھنے نکلا۔ ایک درویش یا درمی کے پاس آیا اس سے پوچھا۔ میری
توبہ قبول ہو گی۔ اس نے کہا نہیں۔ یہ سنتے ہی اس نے اس کو بھی مار ڈالا۔ سو خون
پورے کئے۔ پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا۔ ایک پادری نے کہا کہ تو فلانی بستی میں جا۔ رستے
میں اس کی موت آن پہنچی۔ مرتے مرتے اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف جھکا دیا
اب رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالےٰ نے بستی کو
یہ حکم دیا۔ اس شخص سے نزدیک ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا۔ اس
سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا ایسا کرو جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں
ناپو جب ناپا تو دیکھا وہ نصرہ بستی سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے۔ پھر وہ بخشا گیا
(بخاری پ۱۳ ص۳-۵) فرمایئے جناب ملاں صاحب یہ عدل و انصاف ہے یا رحمت
و مغفرت۔ عفو یا لطف و کرم۔

آیت شریف۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فاولٓئک یبدل اللہ سیاٰتھم
حسنٰت وکان اللہ غفورا رحیما (پ۱۹۔ الفرقان اخیر) ترجمہ ایسے لوگوں کے گناہوں کو
اللہ نیکیوں سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ پس مومنین شیعہ کی برائیوں
کا بدلنا اور نیکیوں کا ملنا بعوض محبت و متابعت خاندان نبوت علیہم الصلوٰۃ والسلام
ہے اور لیس للانسان الا ما سعی کے مطابق ہے۔ خوارج و نواصب دشمنان آل رسول
مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعمال ضبط ہوں گے اور انکو سزا ملے گی انکی نیکیاں
برباد ہوں گی۔ اور مومنین کو اس آیہ شریفہ کے عین مطابق جزا ملے گی۔ پس اہلسنت
کی تمام متذکرہ بالا احادیث صحیحہ مذہب شیعہ کے حدیث طینت کے بالکل موافق ہیں
اور یہ فریقین کا مسلمہ مسئلہ ہے۔ ملاں کا اعتراض لغو و باطل ہے۔

حدیث طینت مذہب شیعہ | حیات القلوب اردو جلد سوم ص۱۶ پر

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جب خداوند نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا چاہا تو جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خداوند زمین سے دو مٹھی خاک اٹھائی اور ارشاد ہوا کہ جو دائیں ہاتھ میں ہے اس سے انبیاء اوصیا اور صدیق مومن پیدا ہوں گے اور جو بائیں ہاتھ میں ہے اس سے مشرک وکافر پیدا ہوں گے۔ پھر دونوں کو ایک دوسری سے ملا دیا۔ اس لئے کافروں سے مومنین اور کافروں سے کافر پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان جلد اول صہ ۱۵ پر تحریر ہے۔ ویخرج الحی من المیت وتخرج المیّت من الحی۔ بہ حوالہ بہتان الشیعہ صہ ۱۸۷)

عصمت الانبیاءؑ

بہتان ملّا۔ بہتان بر انبیاء اور مذمت رسول خداؐ۔ شیعہ کہتے ہیں۔ کہ اہلسنت انبیا علیہم السلام کو معصوم نہیں جانتے۔ بلکہ خاطی اور گنہگار سمجھتے ہیں۔ لیکن خود شیعہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے قائل نہیں جیسا کہ اہل ہاشم اور شیعہ آئمہ کی عصمت کے قائل نہ تھے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کو بھی معصوم نہیں جانتے (بہتان الشیعہ صہ ۱۹۴۔ صہ ۱۹۵)

الجواب۔ شیعہ اثنا عشریہ عصمت الانبیا کا قائل ہے اور جو لغزش کہ انبیا ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی ہے۔ اس کو ذنب گناہ نہیں کہتے جیسا کہ حیات القلوب فارسی جلد اول صہ ۳۰ کا حوالہ خود ملّا نے دیا ہے۔ کہ پیغمبروں سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ لیکن جب انسان کے کمال کا سب سے بڑا رتبہ یہی ہے کہ اپنے عجز و ذلت کا اقرار کرے اور یہ اقرار اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک کچھ مخالفت نہ کرے۔ اس لئے اللہ تعالٰے کبھی انبیاء علیہم السلام اور اپنے دوستوں کو انکی حالت پر چھوڑ دیتا ہے کہ کوئی گناہ جو مکروہ یا ترک اولیٰ ہو۔ ان سے صادر ہو جائے۔ مذہب سنی انبیاء علیہم السلام کو معصوم نہیں جانتا۔ بلکہ انکو خاطی اور گنہگار سمجھتا ہے۔ انکے مترجمہ قرآن شریف و احادیث صحاح ستہ وغیرہ سے چند امثال پیش کی جاتی ہیں:۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی یعنی دانہ گندم کھایا۔ وعصی اٰدمُ ربہ فغوی (پ۱۔ البقرۃ پ۱۶۔ طہٰ۔ ع ۶ و ۷) مفصل دیکھو آئینہ مذہب سنی)

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے مشرک لڑکے کو کشتی پر سوار ہونے کی سفارش کی اور گناہ کیا (قرآن شریف)

۳۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔ ایک تو ستاروں کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ دوسرا بت خانہ توڑ کر کلہاڑا ایک بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا۔ اور فرمایا کہ اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہے۔ تیسرا اپنی منکوحہ بی بی سارہ کو کہہ دیا کہ یہ میری بہن ہے (بخاری۔ کتاب بدء الخلق پ ۱۳ ص ۹۳ مطبع احمدی لاہور۔ و قرآن شریف پ ۱۷۔ الانبیاء)

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک فرعونی قبطی کو مکا مار کر قتل کیا۔ اور گناہ کیا۔ (قرآن شریف پ ۲۰ القصص)

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سمجھایا کہ عید کا بہانہ کر کے قبطوں سے زیور مانگ لاؤ۔ تمام زیور اکٹھے کر کے خفیہ طور پر رات کو چلتے بنے (تفسیر قادری جلد ۲ ص ۱۵۵ نول کشور)

۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے باوجود اپنی ۹۹ بی بیوں کے ہوتے اپنے ہمسایہ غلام اوریا کی خوبصورت عورت کو دیکھ کر عاشق ہو کر اس کے خاوند کو لڑائی میں قتل کرا کر اس کی عورت سے شادی کر لی (موضح القرآن۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تبویب القرآن) پ ۲۳ ص ۲)

۶۔ حضرت یوسف نے پانی پینے کا کٹورہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا۔ پھر ایک پکارنیوالے نے پکارا۔ قافلہ والو تم بیشک چور ہو۔ تلاش پر وہ کٹورا نکل آیا۔ (سورہ یوسف ع)

توہین محمدی

۷۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مذہب سنی سینکڑوں بہتان والزام لگاتا ہے۔ کلمہ گو مسلمان ہو کر نبی آخر الزمان صلعم کی مذمت کرتا ہے۔ آپ کی زندگی۔ چال چلن اور کیریکٹر پر دھبہ لگاتا ہے۔

۸۔ ووجدك ضالا فهدى کی تفسیر میں ہے کہ جناب بعثت سے اول بت پرست تھے (تفسیر کبیر جلد اخیر)

۹۔ قال اللہ تعالیٰ۔ انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر (فتح) اے پیغمبر ہم نے کھلم کھلی تمہاری فتح کرا دی۔ تاکہ تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔

۱۰- الم نشرح لک صدرک کی تفسیر میں جناب رسول اللہ صلعم کا سینہ چاک ہوا۔ جبرئیل نے دل نکالکر دھو کر اور حکمت سے بھر کر دل کو رکھدیا (گویا پہلے ایمان اور حکمت سے خالی تھے (مشکوۃ۔ باب المعراج صد ۲۷۵)

۱۱- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عورتوں کی خوشنودی کے واسطے شہد اپنے اوپر حلال کر دیا۔ یا ماریہ قبطیہ کو طلاق دیدی۔ بلاقصور و گناہ (پ ۲۸ تحریم۔ مشکوۃ باب الخلع والطلاق صد ۲۸۱ بخاری۔ پ ۲۰۔ کتاب التفسیر صد ۶۹ مطبع احمدی لاہور اور کل تفاسیر سنی گواہ ہیں۔

۱۲- آنحضرت صلعم عورت۔ خوشبو اور نماز سے زیادہ رغبت رکھتے تھے (نسائی جلد ثانی۔ کتاب عشرۃ النساء)

۱۳- آپ صلعم بی بی عائشہ پر اس قدر عاشق تھے۔ کہ جب انکو دیکھ لیتے تو آپ کا دل بے اختیار ہو جاتا۔ (ہفوات المسلمین صد ۵)

۱۴- آنحضرت صلعم نے ایک اجنبیہ عورت جونیہ کو باغ میں بلاکر اس پر دست درازی کی (بخاری کتاب الطلاق)

۱۵- آنحضرت صلعم نے ایک عربی عورت کو قلعہ بنی ساعدہ میں بلوایا۔ اور آپ نے اس سے تن بخشی چاہی تو اس نے دہائی مچائی۔ آعوذ باللہ منک کہا (بخاری۔ کتاب الاشربہ۔ باب الشرب من قدح النبی صلعم)

۱۶- آنحضرت صلعم نے بفرمان حضرت عباسؓ کعبہ کی مرمت کیواسطے پتھر اٹھائے اور اپنا ازار اتار کر ننگے ہو گئے اور بیہوش ہو کر گرے (بخاری کتاب الصلوۃ۔ باب کراہیت العری فی الصلوۃ پ ۱ ص ۵۔

۱۷- آنحضرت صلعم نے فرمایا وطی فی الدبر حلال ہے (تفسیر کبیر جلد ثانی حجۃ باللہ مطبوعہ مصر صد ۲۳۴۔ تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن خاں جلد اول صد ۲۸۷۔ ہفوات المسلمین صد ۴۱۔ عینی شرح بخاری کتاب التفسیر۔ تہذیب ابن حجر عسقلانی جلد ۹ صد ۳۴۲)

۱۸- آنحضرت صلعم قرآن شریف کی آیات کو بھول جایا کرتے تھے (بخاری کتاب فضائل القرآن۔ باب نسیان القرآن۔)

۱۹- جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شراب کی حرمت سے اول خمر (شراب

فصیح ادا کرتے تھے۔ جذب القلوب شیخ عبدالحق محدث۔ صـ ۱۲۵ مطبوعہ نولکشور)

۲۰۔ جناب رسول اللہ صلعم نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا۔ حضرت عمر نے ان کا کپڑا گھسیٹ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔ گویا آپ حضرت عمر سے کم علم تھے (بخاری کتاب اللباس باب لبس القمیص

۲۱۔ آنحضرت صلعم پر صحابہ مضحکہ اڑایا کرتے تھے اور مخول میں آپ کی بات اڑا دیتے تھے۔ بخاری کتاب العلم۔ باب الغضب فی الموعظۃ۔

۲۲۔ آنحضرت صلعم چالیس سال کی عمر تک قوم قریش کے دین پر رہے (تفسیر کبیر جلد ہشتم سورہ والضحیٰ صـ ۴۸۴)

۲۳۔ آنحضرت صلعم کی قرأت نماز میں سورۃ النجم پڑھتے ہوئے آپ کی زبان پر شیطان نے یہ کلمات جاری کر دیئے۔ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتهن لترتجی (معالم التنزیل پ ج۔ ع ۷۔ غنیۃ الطالبین۔

۲۴۔ آنحضرت صلعم سے اسیران بدر کے بارے میں خطا ہوئی (شرح مسلم النبوت اصل اول صـ ۳۵۹)

۲۵۔ بی بی عائشہ کی تصویر ریشمی سبز کپڑے کے اندر حضرت جبرئیل علیہ السلام لیکر خدمت رسول مقبول صلعم میں حاضر ہوئے (ترمذی مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبی فصل ثانی الربع الرابع صـ ۴۲۵ امرتسری)

۲۶۔ بی بی عائشہ کے کپڑوں میں آنحضرت صلعم کو وحی آتی تھی (بخاری۔ پ ۱ کتاب الہبہ صـ ۲۵)

۲۷۔ بی بی عائشہ سے روزہ کی حالت میں آنحضرت صلعم بوسہ لیتے اور زبان چوستے (مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم صـ ۳)

۲۸۔ بی بی عائشہ سامنے سجدہ کی طرف لیٹی رہتیں۔ اور آپ نماز پڑھتے تھے (بخاری پ ۲ صـ ۳۴)

۲۹۔ آنحضرت بی بی عائشہ کیساتھ دوڑتے رہے (مشکوٰۃ۔ باب عشرۃ النساء صـ ۲۷۹)

۳۰۔ بی بی عائشہ آنحضرت صلعم کے سامنے گڑیا کھیلتی رہتیں۔ (مشکوٰۃ باب

عشرۃ النساء صد ۴۰۷)

۳۱۔ بی بی عائشہ کے گھر آنحضرت صلعم کے روبرو گانا بجتا رہتا۔ آپ منع نہ کرتے۔ (بخاری کتاب المناقب صد ۱۸ پ ۱۵)

۳۲۔ بی بی عائشہ کو آنحضرت صلعم نے اپنی گال پر گال رکھوا کر حبشیوں کا تماشا دکھلایا (بخاری کتاب المناقب۔ قصہ الحبش پ ۱۴ صد ۱۲۵ مطبع احمدی لاہور)

۳۳۔ بی بی عائشہ کو آنحضرت صلعم نے ایک حبشن کا ناچ اپنے کندھے پر انکی کلی رکھوا کر دکھایا (مشکوۃ مناقب عمر۔ الربع الرابع کہ صد ۳۷۶ اردو شرح)۔

۳۴۔ آنحضرت صلعم اپنی بیویوں سے حیض کی حالت میں تہبند کے اوپر مباشرت کرتے تھے۔ (بخاری پ ۲۔ باب لمباشرت الحائض۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صد ۱۴۳، ۱۴۴) یہ قرآن شریف کے مخالف ہے۔

۳۵۔ آنحضرت صلعم اور بی بی عائشہ حالت جنیب میں ننگے ہو کر ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے (بخاری پ ۱ باب غسل الرجل مع امرئتہ تسہیل القاری صد ۲)

۳۶۔ آنحضرت صلعم مفلس و کنگال تھے۔ کہ آپ کو جو کی روٹی۔ بدبودار چربی کھانے کے لئے ملتی تھی۔ آپ کے پاس شام کو ایک ٹوپہ گیہوں یا غلے کا جمع نہیں رہا۔ حالانکہ آپ کے پاس نو بی بیاں تھیں (بخاری پ ۸۔ کتاب البیوع صد ۳۹)

۳۷۔ آنحضرت صلعم روز قیامت بے اختیار ہیں۔ کسی کو چھڑا نہیں سکتے (بخاری کتاب الجہاد والسیر پ ۱۲ صد ۱۱۵ مطبع احمدی لاہور)

۳۸۔ آپ نے نبوت سے پہلے بتوں کے نام پر ذبح کیا ہوا کھانا گوشت کھایا۔ مگر زید بن عمر بن نفیل نے انکار کیا۔ (گویا زید آپ سے زیادہ زاہد تھا) بخاری کتاب المناقب پ ۱۵ صد ۲۲)

۳۹۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت آپ میں صبر کم تھا (بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ صد ۸۰)

۴۰۔ قیامت کو آپ بیہوش ہوں گے۔ مگر حضرت موسیٰ ہوش میں رہے گا (بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ صد ۸۵)

۴۱۔ آپ حضرت یونس علیہ السلام سے بہتر نہیں (بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ صد ۸۲

۴۲۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے خاتمہ کی خبر نہیں۔ کہ روز حشر انکے ساتھ کیا ہوگا (بخاری کتاب المناقب پ۱۵ صد ۸۹)

۴۳۔ آنحضرت صلعم نے مردار مچھلی کھائی (بخاری کتاب المغازی پ۱۷ صد ۸۱)

۴۴۔ آنحضرت صلعم کو سکرات موت میں بہت سختی ہوئی (بخاری۔ کتاب المغازی پ۱۸ صد ۳۴)۔

۴۵۔ آنحضرت صلعم کو بہشت میں بی بی عائشہ کی ہتھیلی کی سفیدی دکھادی گئی۔ تب جاکر موت میں آسانی ہوئی۔ (مدارج النبوۃ۔ وفات النبی صد جلد دوم)

۴۶۔ آنحضرت صلعم بدر کے روز قافلہ لوٹنے کے واسطے نکلے تھے۔ مگر ناگہانی دشمنوں سے مٹھ بھیڑ ہوگئی (بخاری کتاب المغازی پ۱۶ صد ۲ باب قصہ غزوہ بدر۔ مطبع احمدی لاہور)

۴۷۔ آنحضرت صلعم نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ (بخاری پ اول۔ کتاب الوضو صد ۸۹ مطبع احمدی لاہور)

۴۸۔ آپ لنگوٹ باندھکر بیٹھتے اور ران آپ کی کھلی رہتی۔ سوائے حضرت عثمان کے باقی کسی اصحاب سے حیا نہ کرتی۔ (تسہیل القاری ترجمہ بخاری صد ۲۷۵ مطبع صدیقی لاہور)

۴۹۔ آنحضرت صلعم حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے سینے اور چھاتیوں سے چمٹ جاتے تھے (سنن نسائی جلد اول باب مباشرۃ الحائض صد ۱۰۳) یہ صریح مخالفت کتاب اللہ ہے۔

۵۰۔ آنحضرت صلعم نے بلاقصور صرف بڑھاپا کے باعث بی بی سودہ کو طلاق دینی چاہی۔ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے طلاق نہ دیجئے۔ اپنی باری کا دن بی بی عائشہ کو بخشدیا۔ آنحضرت نے طلاق نہ دی (ابن ماجہ جلد دوم۔ کتاب النکاح صد ۵۱)

۵۱۔ بی بی عائشہ نے جناب رسول اللہ صلعم سے اجرتی وصل حاصل کیا بی بی صفیہ کی باری میں خود گئیں۔ (ابن ماجہ جلد دوم۔ کتاب النکاح صد ۵۱)

۵۲۔ بی بی عائشہ سے منقول ہے کہ غسل جنابت کے بعد آنحضرت میرے جسم کی گرمی لیتے تھے۔ میرے غسل کرنے سے پہلے (ابن ماجہ جلد اول۔ باب فی الجنب)

۵۳۔ آنحضرت صلعم نے جناب حفصہ کو طلاق دیدی۔ اور پھر رجوع کیا (ابن ماجہ

جلد ثانی صٹ باب الطلاق)

۵۴۔ آنحضرت صلعم کی بی بیاں عبادت ریاکارانہ کرتیں اور ایک دوسرے کے حسد سے اعتکاف کے واسطے خیمہ لگاتیں (بخاری کتاب الصوم باب اعتکاف النساء) المعلم ترجمہ مسلم جلد ۳ صٹ ۱۴۷)

۵۵۔ بی بی حفصہ نے اپنی باری کے واسطے بی بی عائشہ کو دھوکا دیا اور اونٹ بدل دیا۔ اور آپ سے فریب کیا (بخاری۔ کتاب النکاح باب القرعتہ بین النساء)

۵۶۔ جناب رسول اللہ صلعم سے حضرت موسیٰ نے حسد کیا۔ سفر معراج میں جب حضرت موسیٰ سے آپ صلعم ملاقات کر کے روانہ ہوئے۔ تو وہ رونے لگے۔ کسی نے پوچھا۔ کیوں روتے کیوں ہو۔ آپ نے پروردگار سے عرض کی۔ پروردگار اس لڑکے کی امت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے۔ میری اُمت سے زیادہ بہشت میں جائے گی (بخاری کتاب بدا الخلق پ ۱۳ صٹ ۱۰ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ:۔ بہشت میں رہ کر حضرت موسے روتے ہیں۔ اور حسد کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الفاسدہ۔

۵۷۔ آنحضرت صلعم نے بی بی عائشہ سے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کرتا یعنی کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنا دیتا (اس کا نام تقیہ ہے) بخاری کتاب بدا الخلق پ ۱۳ صٹ مطبع احمدی لاہور)

۵۸۔ آنحضرت صلعم کے گھر میں دو دو مہینے آگ نہیں جلتی تھی۔ کھانا نہیں پکایا جاتا تھا۔ کھجور اور پانی پر گذران تھی۔ انصاری لوگ تحفہ کے طور۔ بکریوں کا دودھ بھیجا کرتے (کتاب الھبتہ۔ پ صٹ ۲۹ بخاری مترجم۔ مطبع احمدی لاہور)

۵۹۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص جماع کرے۔ لیکن انزال نہ ہو تو اس پر غسل نہیں۔ وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے (بخاری۔ کتاب الوضو۔ پارہ اول صٹ ۷۶ مطبع احمدی لاہور)

۶۰۔ نماز خشوع آنحضرت صلعم نے نماز عصر کے سلام پھیرنے کے بعد جلدی اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی ایک بی بی کے پاس گئے۔ پھر باہر نکلے اور لوگوں کے چہروں پر جو آپ کے جلد اُٹھ جانے سے تعجب تھا۔ اس کو ملاحظہ کیا۔ فرمایا مجھے نماز میں

سونے کی ایک ڈلی کا خیال آیا۔ مجھے برا معلوم ہوا کہ رات تک یا شام تک وہ ہمارے پاس رہے۔ میں نے اس کے بانٹنے کا حکم دے دیا۔ بخاری ابواب العمل فی الصلوٰۃ پارہ ۵ صفحہ ۳۸)

۶۱۔ ایک چھوکری آنحضرت صلعم کے پاس دف بجا رہی تھی۔ کہ اتنے میں حضرت ابوبکر آئے وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت علی پھر حضرت عثمان آئے وہ دف بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر آئے اس لڑکی نے دف کو اپنے نیچے ڈال دیا۔ اور چوتڑوں پہ بیٹھی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ شیطان عمر سے ڈرتا ہے۔ مشکوٰۃ باب مناقب عمر الربع الرابع صفحہ ۳۷۵ (گویا حضرت عمر کا درجہ سب سے بڑا تھا اور آپ کا اتنا رعب تھا کہ شیطان ان سے بھاگتا تھا۔ عجب مسلمانی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا درجہ گھٹا دیا)

۶۲۔ آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک میں اپنے دو نمازی صحابیوں کو پانی کے واسطے گالیاں نکالیں۔ سبھا النبی صلعم (المعلم ترجمہ مسلم جلد سادس صفحہ ۲۳)

۶۳۔ خیال بت پرستی۔ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ کہ ہم حجر اسود نہ چھونے دیں گے۔ جب تک ہمارے بتوں کو نہ چھو لو۔ اگرچہ انگلی کے سرے ہی سہی۔ حضرت صلعم کو طواف حرم کا شوق کمال مرتبہ تھا۔ دل مبارک میں خیال آیا۔ کہ اگر میں ایسا کروں تو کیا ہوگا۔ خدا تو جانتا ہے کہ دل سے اس کام کو میں برا جانتا ہوں۔ (تفسیر قادری جلد ا صفحہ ۶۰۹۔ بنی اسرائیل)

۶۴۔ ہجرت کے آٹھویں برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا۔ کہ بعضے صحابہ کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لے گئے اور عمرہ ادا کیا۔ صحابہ نے جب یہ حال سنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر ہوگی۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے میں مشغول ہوئے۔ اور اسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو مدینہ منورہ سے باہر نکلکر احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لئے۔ مگر کفار نے اس سال عمرہ نہ ہونے دیا اور صلح حدیبیہ ہوئی کہ دس برس تک مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی نہ ہو۔ حدیبیہ سے پھر نے کے بعد بعض صحابہ نے کہا۔ کہ ہمارے رسول صلعم کی خواب کی تعبیر سچ نہ ہوئی اور ہم نے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈوانا بال کٹوانا۔ اس جگہ پر ہم نہ ادا کر سکے (تفسیر

قادری جلد دوم۔ پارہ ۲۶۔ الفتح رصفہ ۴۴۳۔ صفحہ ۴۰۴)

۶۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت عبداللہ بن مکتوم صحابی سے گفتگو نہ کرنی اور چیں بجبیں ہونے سے اللہ تعالےٰ نے عتاب کیا۔ پ ۳۰۔ عبس و تولی۔ تفسیر قادری صفحہ ۶۰۹)

۶۶۔ شرح مواقف باب بحث عصمت انبیاء میں ہے کہ انبیاء بھی ہر وقت عام لوگوں کی طرح گنہگار رہتے ہیں۔ سوائے اس وقت کے جب ان پر وحی کا نزول ہو (عجب عقیدہ سنی ہے)

۶۷۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے نکلیں گے اسی جگہ سے شیطان کا سینگ نکلیگا۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر پ ۱۲ صفحہ ۶۹ مطبع احمدی لاہور)

۶۸۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں۔ جتنی موت کی سختی میں نے آنحضرت صلعم پر دیکھی اتنی کسی پر نہیں دیکھی۔ (حاشیہ بخاری پ ۱۸۔ کتاب المغازی صفحہ ۳۳۲۔ مطبع احمدی لاہور)

۶۹۔ سکرات موت حضرت پر ایسی دشوار تھی۔ کہ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہوتے تھے اور کبھی دست راست اور کبھی دست چپ کھینچتے تھے اور پسینہ رخسار نورانی پر اس نور الٰہی کے بیٹھا تھا۔ (منہاج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۵۹۶) نولکشور

۷۰۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں بھولا کرتے تھے۔ اور سجدہ سہو لگالا کرتے تھے (بخاری۔ ابواب السہو فی الصلوٰۃ۔ پانچواں پارہ صفحہ ۳۴۸ مطبع احمدی لاہور)

۷۱۔ انبیاء علیہم السلام گناہ صغیرہ سے نہ عمداً معصوم تجویز کیے جاتے ہیں، نہ سہواً (شرح عقائد نسفی)

۷۲۔ جو شخص کہ یہ کہے کہ بھلا انبیاء سے احکام خدا میں کیونکر خطا ہو سکتی ہے۔ تو تم نہ سنو۔ کیونکہ یہ قول شیاطین اہل بدعت کا ہے۔ جیسے روافض وغیرہم۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ اہلسنت والجماعت کا وہ گروہ اہل حق جو بدعت کا مٹانیوالا ہے۔ تمام انبیاء سے صدور خطاء کو جائز سمجھتا ہے (شرح مسلم الثبوت ملا بحر العلوم لکھنوی)

۷۳۔ جناب رسول اللہ صلعم آئت فاصدع بما تومر سے اول ہمیشہ اپنی

مشن - امر کو پوشیدہ رکھتے تھے (تفسیر در منثور جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۱۰۶ سطر ۳۱ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۴۱۹)

۴۷ - جناب رسول اللہ صلعم نے اپنا مشن تبلیغی کام پوشیدہ رکھا ہوا تھا - یہاں تک کہ آیت فاصدع بما تومر نازل ہوئی (تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۹۹ سطر ۳۱) یہی تقیہ ہے - غار ثور میں چھپا رہنا - مکہ معظمہ میں مصائب پر صبر کرنا - اور علانیہ نماز نہ پڑھنا - منافقین سے لڑائی نہ کرنا - صلح حدیبیہ میں لفظ رسول اللہ صلعم کو مٹوا دینا یہ سب تقیہ ہے -

الغرض - مذہب سنی میں شان نبوت ہے نہ عصمت رسالت - دنیا میں یہی ایک مذہب ہے جس نے اپنے نبی و رسول - ہادی و مرشد و بانی مذہب کی توہین کی ہے - اور اہلسنت و الجماعت کی کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلعم بزرگان دین کی ہتک موجود نہ ہو

بہتان سُنی علماء

حضرت رسول خدا صلعم پر شیعوں نے ایک ایسا بہتان قائم کیا ہے - جو اگلے پیغمبروں میں نہیں پایا گیا - وہ یہ ہے - کہ رسول خدا نے تبلیغ رسالت کی مزدوری اپنی امت سے طلب فرمائی - کہ میرے اہلبیت سے محبت رکھو - اور یہی تبلیغ رسالت کی مزدوری ہے جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان جلد ۳ صفحہ ۲۰ پر تحریر ہے - قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربےٰ (بہتان الشیعہ صفحہ ۲۰۴ - ۲۰۵)

برہان شیعہ

مامورین من اللہ اور خلافت الٰہیہ کے خلفائے الراشدین کو امت کے سپرد کرنا انکے احکام منوانے و اطاعت و تابعداری کیواسطے تاکیدی فرمان پہنچائے اور انسے محبت رکھ کر دین اور دنیا کے فوائد حاصل کرنیکے واسطے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بحکم پروردگار یہ نص قل لا اسئلکم الخ فرمائی - جس کی تفسیر میں تمام علماء کرام اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے - کہ جس وقت یہ آیت اتری - تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون بزرگوار ہیں - جنکی مودۃ کے واسطے ہم لوگوں کو حکم دیا گیا ہے - فرمایا علی فاطمہ - حسن اور حسین علیہم السلام آپ اپنے تمام مفسرین کو جھٹلاویں اور انکو اللہ اور اس کے رسول پر

مغفرت چاہاویں اور اپنے گھر کی خبر لیں۔ دیکھو در منثور سیوطی جلد ۵ صفحہ ۲۱۲۔ صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی صفحہ ۲۱۵۔ تفسیر جامع البیان پ ۲۲ صفحہ ۳۱۳۔ تفسیر خازن جلد چہارم صفحہ ۱۰۱۔ مدارک جلد ۴ صفحہ ۱۰۱۔ بیضاوی صفحہ ۴۴۰۔ فتح البیان جزو ۸ صفحہ ۲۷۰۔ ابن کثیر صفحہ ۱۱۵۔ حقانی دہلوی جلد ۶ صفحہ ۲۱۷۔ روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۱۱۹۔ حسینی فارسی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳۔ معالم التنزیل جلد ۴ صفحہ ۳۵۔ تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد ۷ صفحہ ۴۰۶۔ ثبوت خلافت حصہ اول صفحہ ۱۴۲ بار دوم۔

بہتان سنی ملاں

شیعہ نے حضرت رسول خدا پر اپنے متعہ کے حلال کرنے کے لئے زنا کا بہتان ثابت کر لیا۔ اول کہہ دیا کہ ہر ایک عورت بغیر نکاح کے حضرت پر حلال تھی۔ جو کہ اپنے آپ کو بخشدے۔ دوم کہہ دیا کہ بغیر مہر کے ہر ایک عورت حضرت کے لئے حلال تھی۔ جو اپنے آپ کو بخشدے صفحہ ۳۰۹/۲۱۰

برہان شیعہ

کاش کہ ملاں صاحب قرآن شریف و تفاسیر احادیث سنیہ سے واقف ہوتے۔ تو یہ لایعنی اعتراضات نہ کرتے اور اپنے ہم مذہب وہم خیال لوگوں میں شرمندہ نہ ہوتے۔

۱۔ بحوالہ بخاری کتاب الطلاق حالات جونیہ میں لکھا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے صرف اس سے ہبہ۔ تن بخشی کے واسطے فرمایا تھا۔ وہاں مہر کا ذکر تھا نہ نکاح کا۔ کیونکہ آپ اکیلے باغ میں بلا گواہان تھے۔ مگر اس عورت نے دہائی مچائی۔ کیا وہ زنا تھا یا متعہ۔

۲۔ جناب بی بی زینب مطلقہ زید غلام کا نکاح کس نے پڑھا تھا اور کتنا حق مہر ادا ہوا۔ روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۱۳۶ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ پر ہے۔ سرور است کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے اذن بخانہ از زینب رفت درحالیکہ وے سر برہنہ بود وگفت یا رسول اللہ بے خطبہ و بے گواہ فرمود اللہ الزوج وجبرئیل الشاہد وطعام ولیمہ ترتیب نمود۔ منہاج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۹۹۶۔

۳۔ بی بی میمونہ کا نکاح کس نے پڑھا تھا۔ اور اس کا حق مہر کتنا ادا ہوا سنی ملاں صاحب میمونہ وہ مشہور ہے جس نے اپنی ذات کو پیغمبر خدا کو بخشدیا۔ جب انکی خواستگاری کی خبر حضرت کی طرف سے اس کے نزدیک لے گئے اس وقت

ایک شتر پر سوار تھی بولی شتر اور جو کچھ شتر پر ہے خدا اور اس کے رسول کا ہے ۔ یہ آیۃ نازل ہوئی ۔ وامراۃ مومنۃ وھبت نفسھا للنبی الاخرہ (منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد سوم صفحہ ۲۲۷ مطبع نول کشور و روضۃ الاحباب جلد ا ۔ صفحہ ۲۴۲ ۔ خصائص کبریٰ سیوطی صفحہ ۲۳۰ جلد دوم ۔

۴ ۔ ہبہ یا تن بخشی سے مراد عدم الزام مہر ہے ۔ اس کا قرآن شریف میں اس طرح ثبوت ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المومنین (پ ۲۲ ۔ احزاب ع ۶) اور ایمان والی عورت اگر بخشدیوے یعنی بغیر مہر کے جان اپنی واسطے نبی کے اگر ارادہ کرے نبی یہ کہ نکاح کرے اس کو خالص واسطے تیرے یعنے واسطے اپنے سوائے مسلمانوں کے (ترجمہ شاہ رفیع الدین) تمیر احمد)

۵ ۔ بی بی صفیہ بنت حی بن اخطب کا نکاح کب پڑھا گیا ۔ اور کتنا مہر تھا ۔ جواب مستند کتب سے دینا ۔ ترجمہ اخرج البیہقی عن ابی سعید قال لا نکاح الا بولی وشہ دو مہر الا ما کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم (خصائص کبریٰ صفحہ ۲۴۳ جلد دوم

ب ۔ جواز متعہ و تقیہ پر مذہب شیعہ کی طرف سے اثنے مذہب سنی و انکار حقیت و موعظہ تقیہ پر ہو ۔

بہتان سنی ۔ اگر حضرت علی نہ ہوتے ۔ تو حضرت رسول خدا کی نبوت ہرگز ظاہر نہ ہوتی صفحہ ۳۱۴

برہان شیعہ ۔ تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ استقام الاسلام بہ بسیفہ (فتح) حضرت علی علیہ السلام کی تلوار سے اسلام کو تقویت ہوئی یعنی جناب علی علیہ السلام سپہ سالار لشکر سید احمد مختار صلعم تھے ۔ انکی تلوار ذوالفقار سے کفار فی النار ہوئے اور وہ ہمیشہ محمد ہی کے مددگار رہے اور دین محمدی صلعم کو چمکایا ۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا علی منی وانا منہ (مشکوٰۃ باب مناقب علی) علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں ۔ جس طرح حضرت ہارون مددگار حضرت موسیٰ کے تھے اسی طرح جناب علی المرتضیٰ وفادار جاں نثار سید الابرار تھے ۔ جن کی شان میں آنحضرت نے فرمایا ۔ یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (بخاری باب مناقب علی) ؎ نعم ما قیل

گر نہ بودے دست حیدر و ذوالفقار
کے بودے اللہ اکبر آشکار

ج ۔ حضرت عمر کا جناب بی بی پاک کے گھر پر آگ اور لکڑی لیجانا اور دھمکانا

دیکھو آئینہ مذہب سنی۔ و رسالہ النار الحاطمہ۔

زہر خورانی **بہتان سنی ملاں** حضرت عائشہ اور حفصہ نے حضرت رسول خدا کو زہر دے کر شہید کیا۔ ایسی روایات کتب شیعہ میں امام جعفر صادق ؑ سے بہت موجود ہیں۔ لیکن ان کا الزام رسول خدا پر صادق آتا ہے۔ کیونکہ اول ایسی جانی دشمن بیویوں سے نکاح کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ دوم طلاق دے کر علیحدہ کرنا لازم الملزوم تھا۔ (بہتان شیعہ صہ ۲۲۳)

برہان شیعہ بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کے مجمل حالات لکھے جا چکے ہیں زیادہ دیکھو آئینہ مذہب سنی و ہفوات المسلمین۔ بی بی عائشہ فرماتی ہیں ہم نے جناب رسول اللہ صلعم کے مرض موت میں منہ میں دوا ڈالی۔ اور جناب رسول اکرم دوا نہ دینے کا اشارہ فرماتے رہے۔ ہم یہ سمجھے کہ جیسے ہر مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے مگر جب جناب کو ہوش آیا تو ہم سے کہا کہ کیا میں نے تمہیں دوا نہ دینے کا اشارہ نہیں کیا تھا۔ ہم نے کہا جیسے ہر مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے آپ کو بھی ہوگی) پس جناب رسول اکرم صلعم نے فرمایا۔ کہ جس قدر گھر میں ہیں ان سب کے منہ میں دوا ڈالی جاوے۔ میں دیکھتا ہوں مگر عباس کو نہ دینا۔ کہ وہ اس وقت موجود نہ تھے (بخاری جزو ثالث کتاب الطب باب اللدود مطبوعہ مصر۔ روضۃ الاحباب جلد اول صہ ۱۳۹)

یہ معاملہ زہر خورانی رسول مقبول صلعم پر کافی روشنی ڈالتا ہے کہ جناب نے کیوں سوائے حضرت عباس کے باقی سب کو دوا پینے کے واسطے حکم فرمایا۔ جناب کو کیا شک تھا کیا بی بی عائشہ نے دوا پی یا اپنے شوہر کا وہم مٹایا۔ یا حفصہ یا گھر والوں میں سے کسی اور کو وہ دوا پلائی۔ پس یقیناً اس دوا میں زہر تھا۔ اور دونوں بی بیوں کو اس دوا کے زہریلے ہونے کا علم تھا۔ اگر خود پیتیں تو ماری جاتیں اگر کسی اور کو پلاتیں تو فضیحت بھی ہوتی اور راز بھی کھلتا (ہفوات المسلمین صہ ۱۱۲) حضرت نوح اور حضرت لوط نے اپنی جانی دشمن بیبیوں سے کیوں نکاح کیا۔ اور ان کافرہ عورتوں کو کیوں طلاق نہ دی۔ بی بی حفصہ کو ایک دفعہ طلاق رجعی دیگئی (روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ) اوائل نکاح میں ہر دو بی بیاں اس طرح سازش کرنیوالیاں تھیں۔ بعدہ رفتہ رفتہ انکی طبیعت بگڑتی گئی۔ اور انکو سرزنش ہوتی رہی۔ اگر جناب رسول صلعم انکو طلاق دیدیتے اور وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرتیں۔

تو توہین نبوت ہے۔

بہتان سنی ملاں

حضرت علیؑ پر بزدلی کا اتہام۔ حضرت فاطمہؑ پر بےحرمتی کا الزام
شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ اور علیؑ پر رسول خدا کے انتقال
کے بعد اصحابوں نے طرح طرح کے ظلم کئے ہیں۔ بلکہ یہ سب مظالم خصوصاً اصحاب ثلاثہ کے ذمہ
لگاتے ہیں۔ اصحاب ثلاثہ کو ظالم اور غدار بنانے کے لئے ایسے ناحق بہتان بیان کرتے
ہیں۔ اور دلی حسد کے سبب سے اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ کہ حضرت علی شیر خدا اور حضرت
فاطمہ زہرا لخت جگر رسول مصطفےٰ کی ایسی روایت کے بیان کرنے سے بےحرمتی ہوگی۔ سیف حسینی
شیعہ صہ ۱۵ پر لکھا ہے کہ آگ لے کر جناب فاطمہ کے گھر پر چڑھ آئے۔ اور اس گھر کو آگ
لگا دی صہ ۴۴ پر لکھا ہے کہ ابوبکر و عمر نے ناحق خلافت کا حق حضرت علیؓ سے چھین لیا۔ اور
حضرت فاطمہؓ کے گھر کو آگ لگا دی۔ اور پہلو پر دروازہ گرا دیا۔ اس ضرب سے پسلی ٹوٹ گئی۔
اور حمل ساقط ہوا صہ ۹۶۔ جب حضرت علیؓ نے ابوبکر کی بیعت سے انکار کیا۔ تو عمر نے کہا
کہ ہم تمہاری گردن تن سے جدا کر دیں گے۔ خلاصۃ المصائب صہ ۱۶۶ باغ فدک چھینا گیا۔
اور حضرت علیؓ کے گلے مبارک میں رسی باندھی گئی۔ قرآن شریف کی بےحرمتی سے
جلایا گیا۔ اور سب کی بےحرمتی حضرت علیؓ کے روبرو ہوتی رہی اور اپنے معجزات اور بہادری
سے کچھ کام نہ لیا۔ اور معجزہ اور بہادری کی دونوں طاقتیں چھوڑ دینا۔ بھلا انکے پاس موجود
ہونے کا کیا فائدہ۔ خلاصہ از صہ ۲۳۱ تا ۲۳۲

برہان شیعہ

یہ تمام واقعات کتب صحاح ستہ و تواریخ معتبرہ اہلسنت و الجماعت میں
موجود ہیں۔ صرف ملاں صاحب کی کم علمی اور ناواقفیت کا نتیجہ ہے
معلوم ہوتا ہے کہ کتب مناظرہ سے نقل کر کے اپنے مریدوں کے خوش کرنے کے لئے یہ
رسالہ لکھا ہے۔ ان اعتراضات کے جوابات مذہب شیعہ کی طرف سے سینکڑوں دفعہ دیے
گئے۔

واقعات مصائب

حقیقی واقعات کا بیان کرنا کوئی الزام ہے اور نہ ہی بےحرمتی
کا اتہام۔ قرآن شریف و احادیث صحیحہ میں سینکڑوں واقعات
موجود ہیں جو ظاہرا بےحرمتی کا باعث معلوم ہوتے ہیں۔ مگر دراصل وہ مظلوم اور صابر
اور حقدار کی مظلومیت۔ صبر اور حقانیت کا اظہار کرتے ہیں۔ جیسے قصہ افک بی بی عائشہ

کہ جناب بی بی صاحبہ کو صحابہ کبار اور منافقین نے جھوٹی تہمت زنا لگائی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انکی عفت ظاہر کردی۔

ب۔ حضرت نوح علیہ السلام کو کفار و مشرکین نے ۹۵۰ سال تک طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالدیا حضرت موسیٰ علیہ السلام جلا وطن ہوئے۔ اور چالیس سال اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیکر جنگل میں پھرتے رہے۔ آپ پر زنا کی تہمت لگائی گئی۔ حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک کاٹ کر یہودی بادشاہ کے روبرو رکھا گیا۔ حضرت دانیال شیر کے آگے ڈالے گئے۔ گرم ستون کیساتھ باندھے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی گئی۔ ان کو کانٹوں کا تاج پہنایا گیا۔ سب و شتم کیا گیا۔ اور صلیب پر لٹکایا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے انکو صلیبی لعنت کی موت سے بچا لیا۔ حضرت یوسف کو کنوئیں میں ڈالا گیا۔ غلام بنا کر بیچا گیا۔ اور جیل خانہ میں قید رہے۔ حضرت زکریا پر آرہ چلایا گیا۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار و مشرکین عرب نے سینکڑوں تکالیف پہنچائیں۔

الف۔ ایک دفعہ جناب کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور آپ کی پیٹھ پر رکھدی آپنے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی آئیں۔ اور آپ کی پیٹھ پر سے وہ اٹھالی اور جس نے یہ حرکت کی۔ اس کے لئے بددعا کرنے لگیں (بخاری کتاب المناقب باب مالقی النبی صلعم و اصحابہ من المشرکین پ ۱۵ صٓ ۳۳ مطبع احمدی لاہور)

ب۔ آنحضرت صلعم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط ملعون آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپ کی گردن میں ڈال کر آپ کا گلا زور سے گھونٹا (بخاری کتاب المناقب پ ۱۵ صٓ ۳۴)

ج۔ ابولہب نے دونوں ہاتھوں سے پتھر اٹھایا۔ کہ حضرت صلعم پر پھینک مارے اور ہلاک کرے (قرآن شریف) تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی صٓ ۶۵۴۔ سورہ تبت) طائف کے لوگوں نے آپ کو پتھر مارے۔ ایک پتھر آپ کی ایڑی مبارک میں لگا۔ اور آپ زخمی ہوگئے۔

د۔ حمالۃ الحطب ام جمیل کا گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پڑوس میں تھا۔ وہ دن کو کانٹوں کے گٹھے تنکوں کے بوجھ جمع کرتی اور رات کو لاتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راہ میں ڈال دیتی۔ تاکہ دامن مبارک میں کانٹا اٹکے یا آپ کے پائے نازک میں گڑ جائے۔ (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی صفحہ ۶۵۴)

ہ۔ ایک دفعہ آپ راہ میں جا رہے تھے۔ ایک شقی نے آ کر فرق مبارک پر خاک ڈال دی۔ اسی حالت میں آپ گھر میں تشریف لائے۔ آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا نے دیکھا۔ تو پانی لے کر آئیں۔ آپ کا سر دھوتی تھیں اور جوش محبت سے روتی جاتی تھیں۔ آپ نے فرمایا جان پدر رو نہیں۔ خدا تیرے باپ کو بچا لے گا۔ سیرۃ النبی علامہ شبلی نعمانی حصہ اول صفحہ ۱۸۳

و۔ محرم ۷ نبوی سے تین سال تک شعب ابی طالب میں بنو ہاشم نے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بچے بھوک کے مارے روتے تھے۔ تو باہر آواز آتی تھی۔ قریش سن سنکر خوش ہوتے (ایضاً)

ز۔ کفار و مشرکین کے خوف سے جناب رسول اللہ صلعم تین روز غار ثور میں چھپے رہے (قرآن)

ح۔ جنگ احد میں آپ کا چہرہ مبارک زخمی کیا گیا۔ اور نیچے کا دانت اور جو خود آپ کے سر پر تھا وہ توڑا گیا۔ پھر حضرت فاطمہ خون دھوتی تھیں اور حضرت علی اس کو بند کرتے تھے۔ جب حضرت فاطمہ نے دیکھا۔ کہ خون تو اور بڑھ رہا ہے۔ تو انہوں نے بوریے کا ٹکڑا لیا۔ اس کو جلا کر راکھ کیا۔ پھر وہ زخم میں بھر دیا۔ تب خون تھم گیا۔ بخاری کتاب الجہاد والسیر باب لبس البیضہ (پ ۱۱ ع ۲۸)

ط۔ صحابہ کبار پر ظلم۔ بہر حال قریش نے جور و ظلم کے عبرت انگیز کارنامے شروع کیے۔ جب ٹھیک دوپہر ہو جاتی تو وہ غریب مسلمانوں کو پکڑتے۔ عرب کی تیز دھوپ ریتلی زمین کو دوپہر کے وقت جلتا توا بنا دیتی ہے۔ وہ ان غریبوں کو اس توے پر لٹاتے۔ چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے۔ کہ کروٹ نہ بدلنے پائیں۔ بدن پر گرم بالو بچھاتے۔ لوہے کو آگ پر گرم کر کے اس سے داغتے پانی میں ڈبکیاں دیتے۔ حضرت خباب۔ حضرت بلال۔ حضرت عمار بن یاسر حضرت سمیہ والدہ حضرت عمار ابو جہل کے

برچھا سے شہید ہوئیں۔ کہ انکو زیر ناف لگا تھا۔ اور حضرت حبیب رومی وغیرہ نے زیادہ ظلم برداشت کئے (سیرۃ النبی شبلی نعمانی ص۱۶۸)

ی۔ لبنیہ یہ بیچاری ایک کنیز تھی۔ حضرت عمرؓ اس بیکس کو مارتے مارتے تھک جاتے۔ تو کہتے کہ میں نے تجھ کو رحم کی خاطر نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔ کہ تھک گیا ہوں وہ نہایت استقلال سے جواب دیتیں۔ اگر تم اسلام نہ لاؤ گے تو خدا اس کا انتقام لے گا (سیرۃ النبی شبلی نعمانی ص۱۶۹)

ک۔ حضرت ابوذر غفاری بوسیلہ حضرت علیؓ مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلعم نے اُن سے فرمایا اب تو اپنی قوم (غفار) کے لوگوں میں چلا جا اور ان سے میرا حال بیان کرتا رہ جب تک تجھ کو میری خبر پہنچی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں تو پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مشرکوں کی عین جماؤ میں اسلام کا کلمہ پکار کر کہدوں گا۔ وہ نکلتے مسجد حرام میں آ کر بلند آواز سے پکارا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ۔ قریش کے کچھ لوگ کھڑے ہو گئے۔ انکو اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا۔ اسوقت حضرت عباسؓ آن پہونچے۔ اور ابوذر پر اوندھے پڑ گئے اور قریش کے کافروں سے کہنے لگے۔ ارے یارو کیا غضب کرتے ہو غفار کی قوم کا ہے۔ تم جو سوداگری کے لئے جایا کرتے ہو رستے میں اس کی قوم پڑتی ہے یہ کہکر حضرت عباسؓ نے انکو چھڑا دیا۔ (بخاری کتاب المناقب باب اسلام ابی ذر رضی اللہ عنہ پ۱۵ صہ۳۲۶)

الغرض۔ ان چند صحیح واقعات کو کتب اہلسنت سے لکر گرکھرل ملاں صاحب سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا یہ تمام انبیا دکرام و سیدنا محمد رسول اللہ خیر الانام و صحابہ عظام پر بزدلی کا اتہام والزام نہیں کیا شیعوں نے ایسی روایات سے بے حرمتی و بے عزتی تو نہیں کی۔ میں حیران ہوں ایسی بے عزتی سے تو موت بہتر تھی۔ کوئی بشر اس سے بڑھ کر بے عزتی اور طرح طرح کی ذلت اپنے لئے اختیار نہیں کرتا۔ جب کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام مبعوث من جانب اللہ تھے۔ اللہ تعالے کی نصرت و مدد انکے ہمراہ تھی۔ جنگ بدر میں آنحضرت صلعم کی مدد کے واسطے پانچ ہزار فرشتے پہنچے۔ آپ کو معجزات و شجاعت و بہادری بھی دی گئی تھی۔ تو مصائب و تکالیف مکہ معظمہ میں یہ سب طاقتیں کہاں گئیں۔ بھلا انکے پاس موجود ہونے کا کیا فائدہ۔ اور وہ طاقتیں کس روز کے

لیے رکھ چھوڑی تھیں۔ کیوں نہ کفار عرب سے فوراً انتقام لیا گیا۔ جو جواب ملاں
صاحب اس کا دیں گے۔ وہی جواب ہمارا سمجھ لیں۔ کیونکہ جناب علی علیہ السلام
منہاج النبوۃ کے تابع تھے۔

ل۔ احراق باب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا کا ثبوت پچیس کتب اہلسنت والجماعت
میں موجود ہے۔ شیعہ اپنی طرف سے کوئی روایت جھوٹی پیش نہیں کرتے۔ دیکھو موعظہ
حسنہ۔ آئینہ مذہب سنی۔ ثبوت خلافت بار اوّل۔ النار الحاطمہ۔ آپ کے عدم
واقفیت یا تجاہل عارفانہ کا نتیجہ ہے۔ کہ ایک مشہور و متواتر واقعہ سے چشم پوشی کرتے
ہیں اور حق کو چھپاتے ہیں۔

م۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کو جب اپنی حین حیات میں کسی جگہ
کسی موقعہ پر بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خلیفہ و جانشین مقرر
نہیں فرمایا تھا۔ تو باموجودگی استحقاق خلافت و اعلان ولیعہدی بروز خم غدیر جناب
علی علیہ السلام کے حضرات اصحاب ثلاثہ کا خلافت میں کونسا حق تھا۔ اور کن فضائل
روحانی و جسمانی میں وہ جناب امیر علیہ السلام سے افضل تھے۔

ن۔ حضرت عمر کا آگ لگانا اور پہلو میں دروازہ گرانا اور حمل کا ساقط ہونا کوئی
بے بنیاد بات نہیں۔ ملل و نحل شہرستانی نے اس کو لکھا ہے اور معارج النبوۃ میں
اس کا اشارہ ہے۔ اور یہ سب سنی مورخ ہیں۔

س۔ آپ کا سنی مورخ ابن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ میں لکھتا ہے۔
کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کو انکار بیعت پر قتل کی دھمکی دی گئی۔

ع۔ باغ فدک چھینا گیا۔ اس پر آپ کے امام بخاری۔ امام مسلم۔ امام احمد بن حنبل
گواہ ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر نے جناب سیدہ معصومہ کو باغ فدک سے محروم کر دیا۔ اور
کچھ بھی نہ دیا۔ فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذالک فھجرتہ فلم تکلمہ
حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ستۃ اشھر
فلما توفیت دفنھا زوجھا علی لیلاً ولم یؤذن بھا ابابکر وصلی علیھا
(بخاری کتاب المغازی۔ پ ۱۷ صفحہ ۲۱/۲۲۔ مطبع احمدی لاہور)
حضرت فاطمہ کو ابوبکر پر غصہ آیا۔ اور انہوں نے ملاقات ترک کر دی اور مرنے

تک اُن سے بات نہ کی۔ وہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف چھ مہینے تو زندہ رہیں۔ جب انکی وفات ہوئی۔ انکے خاوند حضرت علیؓ نے رات ہی کو انکو دفن کر دیا۔ اور حضرت ابوبکر کو انکی وفات کی خبر نہ دی۔ اور حضرت علیؓ نے اپنر نماز پڑھی۔ ف ملاں صاحب غور سے پڑھئے۔ جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کا غضب ہونا معمولی بات نہیں بخاری صاحب فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ الفاطمۃ بضعۃ منی من اغضبھا اغضبنی۔ جناب فاطمۃ الزہرا میری لخت جگر ہیں۔ جس نے انکو غضبناک کیا۔ اس نے مجھ کو غضبناک کیا۔ ملاں صاحب جناب رسول اللہ کا غضب اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ فرمائے حضرت ابوبکر صاحب اس ایک باغ فدک کے غضب سے غضب رسول اللہ و غضب اللہ تعالیٰ میں داخل ہوئے یا نہ ہوئے۔ جناب بی بی پاک ان سے چھ ماہ تک کیوں نہ بولیں اور انکو اپنے جنازہ پر کیوں نہ آنے دیا۔

ث۔ حضرت علیؓ کے گلے مبارک میں رسّی ڈالی گئی۔ اگر یہ واقعہ ہوا ہو۔ تو کچھ عجب نہیں۔ بلکہ اسوہ رسول مقبولؐ کے عین متابعت و پیروی ہے۔ ادھر ابن ابی معیط کافر نے جناب رسول اللہ صلعم کے گلے مبارک میں کپڑا ڈال کر گھونٹا۔ اسی منہاج النبوۃ پر جناب امیرؑ کے گلے میں اکلمہ گو مسلمانوں رسول اکرم صلعم کے مریدوں نے خلافت کیواسطے رسّی ڈال دی۔ یا علی انت منی وانا منک ولحمک لحمی ودمک ودمی۔ وانفسنا وانفسکم وعلی منی وانا منہ کے فرمان کی تصدیق ہو گئی۔

ص۔ تمام مورخین اہلسنت والجماعت اور امام بخاری کا اتفاق ہے۔ کہ حضرت عثمان نے جمع القرآن کے بعد تمام موجودہ قرآن شریف کے صحیفے۔ کتبے وغیرہ جو مدینہ منورہ میں موجود تھے سب کو جلا ڈالنے کا حکم دیا۔ اور مروان نے حضرت حفصہ کا قرآن شریف لے کر جلا دیا (دیکھو بخاری باب فضائل القرآن و مشکوۃ باب فضائل القرآن۔ آئینہ مذہب سنی و تحریف القرآن۔

یہ اگر بہتان و الزام ہے تو سنی صاحبان کا نہ مذہب شیعہ کا
گلہ غیروں کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بہتان سُنی ملاں۔ حضرت فاطمہ پر بے صبری کا بہتان قائم کر دیا ہے

(دیکھو تذکرۃ المعصومین صفحہ ۳۰) جب رسول خدا نے ملک فنا سے ملک بقا کی طرف رحلت فرمائی تو تمام مخلوقات خدا حضرت کے غم والم میں نوحہ کرتے تھے لیکن سب سے زیادہ حضرت فاطمہ کی آہ وزاری و نالہ و بیقراری تھی (لمعتان الشیعہ حصہ اول صفحہ ۲۳۶)

برہان شیعہ وگریہ جناب سیدہ

اہلسنت کے امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری کتاب المغازی۔ باب مرض النبی صلعم ووفاتہ پارہ اٹھارہواں صفحہ ۳۸ وصفحہ ۳۹ پر جناب سیدہ معصومہ کی آہ وزاری و نالہ و بے قراری اس طرح لکھتے ہیں:۔

عن ثابت عن انس قال لما ثقل النبی صلے اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ فقالت فاطمۃ علیہا السلام واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ علیہا السلام یا انس اطابت انفسکم ان تحثو علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التراب۔ (بخاری کتاب المغازی صفحہ ۳۸)

ثابت نے انس سے انہوں نے کہا۔ کہ جب آنحضرت صلعم کی بیماری سخت ہوگئی تو آپ پر غشی طاری ہونے لگی۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ حال دیکھ کر فرمایا۔ ہائے میرے باپ پر کیسی سختی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا بس آج ہی کا دن باقی ہے۔ اس کے بعد تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی۔ جب آپ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہ یوں کہہ کر رونے لگیں۔ ہائے باوا آپ نے اپنے پروردگار کا بلاوا منظور کیا۔ ہائے باوا آپ نے جنت الفردوس میں ٹھکانا بنایا۔ ہائے باوا میں جبریلؑ کو آپ کی موت کی خبر سناتی ہوں۔ جب آپ دفنائے جا چکے۔ تو حضرت فاطمہؑ نے انس سے کہا۔ تم لوگوں نے کیا گوارا کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالو انتہی۔ صاحب مدارج النبوۃ لکھتا ہے۔ کہ صحابہ نے عرض کی ہاں بنت رسول اللہ یا زہرا ہم بھی اسی خیال میں گرے تھے اور اندوہناک تھے۔ لیکن کیا کہیں حکم شرع شریف سے چارہ نہیں بعد اس کے حضرت فاطمۃ الزہراؑ اپنے باپ کی قبر پر آئیں۔ ایک مٹھی خاک قبر سے لے کر اپنی دونوں چشم گریاں پر ڈالی اور فرمایا ؎

ماذا علی من شم تربت احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لو انها صبت علی الایام صرن لیالیا

(منہاج النبوۃ ص ۱۲۶ نول کشور)

ماتم رسول مقبول

۱- جب اصحاب رسول صلعم کے دفن سے فارغ ہوئے تھے ایک حسرت و ندامت کے اپنے حال اور وقت پر کے سر پر ڈالتے تھے اور آتش فراق سے اس محبوب دو جہاں کے جلتے تھے اور گریہ وزاری کرتے تھے خصوصاً فاطمۃ الزہرا اور علی مرتضیٰ سب سے زیادہ مصیبت زدہ اور بیکس اور زار و زار نالاں تھے اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے منہ کی طرف نگاہ کرتے تھے اور اپنی یتیمی پر اور انکی نامرادی پر نالاں و گریاں تھے۔ اور اس طرف سے عائشہ صدیقہ اسی حجرے میں جہاں دار السرور انکا تھا۔ سو بیت احزان اور بے خانماں ہو کر شب و روز روتی تھیں۔ ہر ایک نے اہلبیت کرام اور صحابہ اعظام سے ایک ایک مرثیہ اس جناب کی وفات میں سلک نظم میں کھینچا (منہاج النبوۃ جلد ۲ ص ۷۱۸ نول کشور)

۲- جناب رسول خدا صلعم کی رحلت کے بعد ایک حمار نے جس پر حضرت کبھی سواری فرماتے تھے۔ بہت حزن کیا۔ اور اس نے اپنے تئیں کنوئیں میں ڈالا اور ناقہ اس جناب کا چارہ نہیں کھاتا تھا۔ اور پانی نہ پیتا تھا۔ یہاں تک کہ مرگیا (منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۸۱۴ مطبوعہ نول کشور۔

۳- ملک الموت نے حضور انور کے روح کو قبض کر کے کہا واہ محمداہ یا رسول رب العالمین (روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۹۵ و منہاج النبوۃ ص ۷۹۵ جلد دوم۔

۴- ندبہ بعائشہ۔ مرویست کہ عائشہ صدیقہ زاری۔ میکرد و میگفت دریغ آں پیغمبرے کہ فقر بر غناء اختیار کرد۔ آں دین پرورے کہ از غم گناہان امت ہیچ شب تمام در بستر راحت باستراحت مشغول نشد و ہرگز از میدان صبر و تحمل از محاربہ النفس فرار نہ نمود و چشمان او ہرگز بمنیات التفات نہ نمود۔ با وجود کثرت ایذا و اضرار کفار و اہل ضلال گرد ملال بر روے باقبال وے ہیچ نہ نشست در انعام و افضال بروے ہیچ فقیر بے نوال نہ بست و دندان در مثال وے بضرب سنگ دشمن بشکستہ شد و سر وے بعصابہ حوادث روزگار بستہ شد و شکم وے در دو روز متتابع از نان جو سیر نشد

(اسی کا نام نوحہ بین اور مرثیہ ہے جو بی بی عائشہ نے فرمایا ہے) روضۃ الاحباب جلد ۱ ص ۴۱۵

۵ - مرثیہ بی بی عائشہؓ - ہر ایک نے وفات رسول معظم پر مرثیہ کہا۔

اور جناب بی بی عائشہ نے فرمایا ؎

قد کنت لی جبل الوذ برکنه ** امشی البواح وانت کنت جناحی

والیوم اخضع للضعیف واتقی ** منه وادفع ظالمی بالراحی

(روضۃ الاحباب جلد ۱ ص ۳۹۸)

جزع بی بی عائشہ - سر مبارک بر بالیں نہاد و برخاست و در حالیکہ می زد بر روے خود (مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۵۵۵ و ص ۵۵۳) ۵

۶ - حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت حسان بن ثابت نے کئی مرثیے فرمائے (روضۃ الاحباب جلد اول ص ۳۹۹)

۷ - عبد اللہ بن زید انصاری جو صاحب اذان اور مستجاب الدعوات تھا - دعا کی کہ اے پروردگار میری چشم جہاں بین کو لیلے میں تیری حبیب کے مشاہدہ جمال بغیر آنکھ نہیں چاہتا - فی الحال نابینا ہوا - اور ایک جماعت نے غربت اور مسافرت اختیار کی اور بدوں اس سرور کے مدینے میں نہ رہ سکے - (منہاج النبوۃ - ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۸۱۹) دیکھو نوحہ اصحاب النبی ص ۱۰۳)

۸ - تغشیه الناس یبکون - لوگ چیخ مار کر رونے لگے (بخاری کتاب المناقب پ ۱۴ ص ۴۰)

۹ - حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس انصار کی ایک مجلس پر سے گذرے - دیکھا تو وہ رو رہے ہیں - انہوں نے پوچھا - کیوں روتے کیوں ہو - انہوں نے کہا کہ ہم کو آنحضرت کا بیٹھنا اور وعظ کرنا یاد آیا (آپ بیمار تھے یہ مرض موت کا قصہ ہے) بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہواں صفحہ ۱۰ مطبع احمدی لاہور)

الغرض جب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھنا - رونا - نوحہ کرنا - مرثیہ پڑھنا - مجلس کر کے غم کرنا آثار صحابہ سے اور جائز ہے - تو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کبری پر آہ و بکا کس طرح ناجائز ہو سکتا ہے (زیادہ دیکھو انوار حسینیہ)

بہتان سنی ملاں

اب اور بھی دیکھئے کہ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؓ پر ایک نرالا بہتان یہ قائم کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ بغیر غسل مسجد کے اندر داخل ہو سکتے تھے (بستان الشیعہ صفحہ ۲۳)

برہان شیعہ

ملاں صاحب یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنے منہ پر بیجا بہتان شیعہ پر نہ لگائیں۔ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ھذا المسجد غیری و غیرک۔ (رواہ ترمذی مشکوٰۃ۔ باب مناقب علی صفحہ ۵۹۴) ترجمہ حضرت ابی سعید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی کہ سوائے میرے اور تیرے حالت جنابت میں اس مسجد سے نہیں گذر سکتا یا داخل نہیں ہو سکتا۔

بہتان سنی ملاں

اب بقول شیعہ حضرت علی علیہ السلام کا بے وضو نماز پڑھنا بھی سن لیجئے۔ کتاب استبصار جلد اول صفحہ ۲۱۴ پر لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے بغیر طہارت لوگوں کو نماز پڑھا دی اور وہ نماز ظہر تھی۔ پھر ان کا منادی یہ اعلان دیتا ہوا نکلا۔ کہ امیر المومنین نے بغیر طہارت کے نماز پڑھا دی ہے۔ لہٰذا تم لوگ نماز کا اعادہ کرو اور حاضرین کو چاہئے کہ غائبین کو اس سے مطلع کریں

برہان شیعہ

اس سے تو جناب علیؑ کا کمال اتقاء ثابت ہوتا ہے۔ کہ سہواً نماز پڑھا کر اس کا اعادہ کرا دیا گیا۔ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی سہو نہیں ہوا تھی

۱۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج وقد اقیمت الصلوٰۃ وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاہ انتظرنا ان یکبر انصرف قال علی مکانکم فمکثنا علی ھیئتنا حتی خرج الینا ینطف راسہ ماء وقد اغتسل (بخاری کتاب الاذان۔ پ ۳ صفحہ ۴۲)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم حجرے سے باہر نماز پڑھانے کے واسطے برآمد ہوئے اور نماز کی تکبیر ہو رہی تھی۔ صفیں برابر ہو چکی تھیں۔ جب آپ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے ہم انتظار کر رہے تھے۔ کہ اب تکبیر کہتے ہیں تو آپ لوٹے اور فرمایا تم اس جگہ ٹھیرتے رہو۔ ہم اسی حالت میں ٹھیرے رہے۔ یہاں تک کہ

آپ نکلے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے غسل کیا تھا۔ ف معلوم ہوا کہ آپ کو جنابت ہوئی تھی اور خیال نہ رہا بے غسل کے نماز کے لیے نکل آئے جب نماز شروع کرنے کو تھے۔ اس وقت یاد آیا (ترجمہ مولوی وحید الزماں محدث سنی)

۲۔ دوسری حدیث بخاری۔ عن ابی ھریرۃ قال اقیمت الصلوٰۃ فسوی الناس صفوفھم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتقدم وھو جنب ثم قال علی مکانکم فرجع فاغتسل ثم خرج وراسہ یقطر ماءً فصلی بھم (بخاری کتاب الاذان ص ۔ سطر ۲۴ مطبع احمدی لاہور)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی۔ لوگوں نے صفیں برابر کیں آنحضرت صلعم حجرہ شریف سے باہر نکلے۔ امامت کے لئے آگے بڑھ گئے اور آپ جنب تھے۔ پھر یاد آیا۔ فرمایا یہیں ٹھیرے رہو۔ اور لوٹ گئے۔ غسل کیا پھر باہر نکلے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نماز پڑھا دی۔

۳۔ حضرت عمر ابن الخطاب نے لوگوں کو نماز صبح پڑھائی۔ پھر اپنی زمین کی طرف گئے جو جرف میں تھی۔ پس اپنے کپڑے میں احتلام کا نشان دیکھا۔ تو کہا کہ جب سے ہم چربی کھانے لگے ہیں۔ رگیں نرم ہو گئیں ہیں۔ پھر غسل کیا اور احتلام کے نشان کو اپنے کپڑے سے دھویا اور نماز کو لوٹایا۔ ف۔ اور جن لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تھی انکو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا۔ کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صد ۲۸ سطر ۱۱ ٭ جناب علی علیہ السلام اور حضرت عمر کے تقوے میں فرق کر لیں۔ کہ جناب علیؑ نے اپنے مقتدیوں کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ مگر حضرت عمر نے حکم نہ دیا۔

بہتان سنی ملاں

اس سے بڑھ کر شیعوں نے حضرت علیؑ پر زنا کا بہتان اپنے متعہ کے حلال کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ کہ حضرت علیؑ زنا کو بمنزلہ نکاح خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ فروع کافی جلد دوم صد ۹۵ پر ہے کہ ایک عورت عمر کے پاس آئی۔ اس نے کہا کہ میں زنا کی گئی ہوں۔ مجھے پاک کر دیجئے۔ تو عمر نے حکم دیا کہ وہ سنگسار کر دی جائے۔ اس کی خبر حضرت علیؑ کو دی گئی۔ تو آپ نے

پوچھا کہ تو کس طرح زنا کی گئی - اس عورت نے کہا کہ میں جنگل گئی تھی - وہاں مجھ کو سخت
پیاس معلوم ہوئی - میں نے ایک اعرابی سے پانی مانگا - اس نے پانی دینے سے انکار کیا
مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے نفس پر قابو دوں - جب مجھ کو پیاس نے پریشان
کر دیا - مجھے اپنی جان کا خوف ہوا - تو اس نے مجھے پانی پلا دیا - اور میں نے اسے اپنے
نفس پر قابو دیدیا - پس امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ تو نکاح ہے - قسم ہے رب کعبہ کی
ملاحظہ فرمائیے یہ نکاح متعہ سے بڑھ گیا (بستان الشیعہ صفحہ ۲۴۴)

جواز متعہ برہان شیعہ

حالت اضطرار میں جب گناہ ہوا تو حد رجم قائم نہیں ہو سکتی تھی اور مذہب حنفی میں اگر خرچی دے کر کسی
عورت سے زنا کیا جائے تو کوئی حد نہیں - در مختار جلد دوم صفحہ ۱۵ عربی باب الوطی
میں ہے ولا حد بالزنا بالمستاجرۃ لہ للزنا - اور فی الحقیقت یہ صورت
متعہ کی تھی - گو حدیث بالا میں بالصراحت مذکور نہیں - مگر یہ حدیث باب المتعہ فروع
کافی جلد دوم میں ہے -

اس میں فریقین کی رضامندی تھی اور پانی کے عوض میں عورت نے
اپنا نفس اعرابی کو قبضہ میں دیا - تو اس سے ایجاب و قبول اور حق مہر ثابت ہوا -

صحابہ آٹا اور چند کھجور پر متعہ کرتے تھے - اخبرنی ابو الزبیر قال سمعت
جابر بن عبد اللہ یقول کنا نستمتع بالقبضۃ من التمر والدقیق الایام
علی عہد رسول اللہ صلعم وابی بکر حتی نھی عنہ عمر (صحیح مسلم جلد ا
صفحہ ۴۵۱ نکاح متعہ انصاری دہلی) - ابو زبیر نے خبر دی اس نے جابر بن عبد اللہ سے
سنا فرمایا کہ ہم عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے زمانہ میں
ایک مٹھی آٹا اور کھجور پر متعہ کیا کرتے تھے - حتی کہ عمر نے منع کر دیا -

ب - حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم آنحضرت
صلعم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں - ہم نے آپ
سے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہم اپنے تئیں خصی کیوں نہ کریں - آپ نے اس سے
منع فرمایا اور اجازت دیدی کہ ہم ایک کپڑا دے کر عورت سے نکاح (متعہ) کر لیں
(بخاری کتاب التفسیر پ ۵ صفحہ ۱۱۱ مترجمہ مطبع احمدی لاہور)

حضرت عبداللہ ابن عباس۔ سعید بن جبیر۔ عمران بن حصین۔ جابر بن سلمہ۔ عبداللہ ابن مسعود وغیرہ۔ عطاء۔ طاؤس۔ اسماء بنت ابوبکر متعہ کے جواز کے قائل ہیں۔ (نووی شرح مسلم۔ کشف الغطا۔ عمدۃ القاری۔ تفسیر کبیر۔ فتح البیان۔ در منثور نیشاپوری معالم التنزیل وغیرہ وغیرہ۔

بہتان سنی ملاں

پیغمبر آخر الزماں کی بیٹیوں پر شیعوں کا بہتان۔ شیعہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا کی حضرت فاطمہؑ کے سوائے اور کوئی بیٹی نہ تھی۔ باقی جو بیٹیاں اولاد رسول میں لوگ شامل کرتے ہیں۔ وہ حقیقی نہیں الخ بہتان الشیعہ صد ۲۴۱ تا صد ۲۴۲۔

بنات الرسول

برہان شیعہ۔ سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ ملاں صاحب اپنے قول کی خود تردید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں تذکرۃ المعصومین شیعہ صدہ پر لکھا ہے کہ قبل نبوت قاسم اور رقیہ اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعد نبوت طیب طاہر اور حضرت فاطمہؑ پیدا ہوئی۔ ایک روایت میں لکھا ہے۔ کہ بعد نبوت کے سوائے حضرت فاطمہؑ کے اور کوئی اولاد خدیجہ سے پیدا نہیں ہوئی۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ پر لکھا ہے۔ کہ اولاد رسول خدا صلعم جو خدیجۃ الکبریٰ سے پیدا ہوئی۔ عبداللہ۔ طاہر۔ قاسم۔ زینب اور رقیہ۔ ام کلثوم و حضرت فاطمہ ہیں۔ اصول کافی کتاب الحجۃ باب مولد النبی صفحہ ۲۷۸ پر تحریر ہے۔ ترجمہ حضرت رسول خدا صلعم نے حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا۔ اس وقت آپ کی عمر کچھ اوپر بیس سال کی تھی۔ لہٰذا حضرت خدیجہ سے قبل از بعثت قاسم و رقیہ۔ زینب و ام کلثوم پیدا ہوئیں اور بعد از بعثت طیب و طاہر اور حضرت فاطمہؑ کی ولادت ہوئی۔ اب ان روایات شیعہ سے ثابت ہوا۔ کہ حضرت رسول پاک صلعم کی چار بیٹیاں تھیں۔ بہتان الشیعہ صفحہ $\frac{۲۴۲}{۲۴۳}$۔

پس ہر ایک منصف مزاج محقق مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ جب کتب شیعہ میں جناب سرور عالم صلعم کی چار بیٹیاں درج ہیں۔ تو مذہب شیعہ پر کیسے اعتراض بہتان و افترا ہو سکتا ہے۔

تحقیقی جواب۔ دختران مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت

شیعہ اور سنی میں اختلافی مسئلہ ہے۔ فریقین میں سے کوئی بھی صحیح روایت متفق نہیں
بتلا سکتا۔ یوں زبان سے تو ہر ایک چار بیٹیاں بتاتا ہے۔ مگر عملاً ایک ہی صاحبزادی
ثابت ہوتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے کسی اہلسنت
کی کتاب سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ حضرت زینب اور بی بی رقیہ و بی بی کلثوم آپ کے لخت
جگر ہیں جیسے جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کیواسطے فرمان ہے الفاطمۃ
بضعتہ منی من اغضبہا اغضبنی (بخاری)

دوم۔ آیت تطہیر میں سوائے جناب سیدہ معصومہ کے اور کوئی صاحبزادی
شامل نہیں۔

سوم۔ درود شریف اللھم صل علی محمد وآل محمد میں صرف ایک صاحبزادی
داخل ہے۔

چہارم۔ تمام کتب صحاح ستہ میں ایک بھی ایسی حدیث مناقب و فضائل میں
نہیں۔ جو باقی تین صاحبزادیوں کی شان میں ہو۔ حالانکہ جناب سیدہ معصومہ کے
سینکڑوں مناقب ہیں۔

پنجم۔ ابتدائے نبوت سے آخر دم تک سوائے جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ
علیہا کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج وغم دکھ و سکھ میں اور کوئی صاحبزادی
شامل نہیں رہی۔

ششم۔ جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سب سے چھوٹی
صاحبزادی بتلائی جاتی ہیں۔ مگر جب انکی والدہ صاحبہ مکرمہ علیہا السلام کا انتقال
ہوا تو آپ کی پرورش باتربیت باقی تین صاحبزادیوں میں کسی نے نہیں کی۔ اور باقی
تین صاحبزادیاں کافروں سے اول بیاہی گئیں۔

ہفتم۔ جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کو اللہ تعالے نے خاتون
جنت۔ خاتون قیامت سیدۃ النساء العالمین کا شرف بخشا ہے۔ مگر باقی صاحبزادیوں
کیواسطے کوئی خاص امتیازی شان نہیں۔

ہشتم۔ تمام علماء کرام اہلسنت خطبہ جمعہ میں صرف ایک ہی صاحبزادی سیدہ
معصومہ صلوات اللہ علیہا کی فضیلت شمار کرکے اُن پر درود سلام بھیجتی ہیں۔

باقی صاحبزادیوں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ کیا وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نہیں۔

نہم۔ بنات الرسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث شریف سوائے خاتون قیامت کے مروی نہیں۔

دھم۔ آیت مباہلہ میں صرف جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئیں۔ حالانکہ پاک پروردگار جل شانہ نے نساءنا جمع کے صیغہ سے فرمان جاری کیا۔ مگر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک صاحبزادی لے گئے۔ دیگر مستورات ازواج النبی صلعم کو ہمراہ نہ لے گئے۔ کیا جناب نبی اکرم صلعم نے اس حکم الٰہی کا مفہوم نہ سمجھا تھا۔ یا دیدہ و دانستہ حکم عدولی کر دی۔ اللہ تعالےٰ کو کیا علم نہ تھا۔ کہ کہ باقی بیٹیاں وفات پا چکی ہیں۔ اور جمع کے صیغہ سے احکام جاری کر دیئے

شانِ توحید

بہتان ملا۔ شیعہ ان طوفانات کے سبب اہل اسلام سے خارج ہیں (ص ۲۴۳)

برہان شیعہ۔ آپ کے تمام طوفانات و بہتانات و افترا و کذب و غلط بیانی کا جواب کتاب اللہ و سنت سے دیا گیا۔ آپ نے اپنے تمام رسالہ میں مذہب امامیہ کے اصول سے یہ ثابت نہیں کیا۔ کہ انکے عقاید مخالف اسلام ہیں۔ توحید رسالت و امامت و قیامت کے قائل نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ خمس وغیرہ کے عامل اور محبت خاندان رسالت صلعم میں اکمل مومنین کو کافر و خارج از اسلام سمجھنا۔ کافروں۔ بیدینوں اور نواصب و خوارج کا کام ہے فرمایئے مسلمان کی تعریف کیا ہے۔ شرائط و معیار اسلام کیا ہیں۔ آپ کے پاس اپنی مسلمانی کے ثبوت میں کیا دلائل ہیں۔ کیا جو توحید و شان ربوبیت و شان رسالت کو نہ سمجھے اور مذہب اہلبیت رسالت و خاندان نبوت صلعم کی مخالفت میں اپنے مذہب قیاسی جاری کرے۔ وہ مسلمان ہیں۔ فرمایئے جس مذہب اہلحدیث و اہلسنت والجماعت میں اللہ تعالےٰ کو مجسم مانا گیا ہو۔ کیا وہ موحد ہیں۔

ا۔ اللہ تعالےٰ کا پہلو ہے قیامت کو مومن اپنے پروردگار سے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ پروردگار اپنا ایک جانب (پہلو) اس پر رکھ دیگا۔ (بخاری کتاب التفسیر۔ پارہ انیسواں صفحہ ۲۴۔ سورہ ھود) مترجمہ مطبع احمدی لاہور

۲۔ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی۔ قیامت کے دن پروردگار اپنی پنڈلی کھولیگا ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت اس کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑیں گے (بخاری۔ کتاب التفسیر پارہ بیسواں سورہ ن والقلم صفحہ ۔)

۳۔ **اللہ تعالیٰ کی انگلیاں**۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھائے گا (پانچ انگلیاں مکمل ہوئیں انسان کی طرح) بخاری کتاب التفسیر پارہ بیسواں صفحہ ۔ والمعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس صفحہ ۲۰۶ مطبع صدیقی لاہور)

۴۔ **اللہ تعالیٰ** زمین کو ایک مٹھی میں لیگا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں۔ اب دوسری دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں (بخاری کتاب التفسیر باب قولہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ بیسواں پارہ صفحہ ۹ مطبع احمدی لاہور صحیح مسلم جلد سادس صفحہ ۲۶۰۶ ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۰ و صفحہ ۹۳ مطبع صدیقی لاہور

۵۔ **اللہ تعالیٰ کی کمر**۔ اللہ تعالیٰ جب سب مخلوقات پیدا کر چکا۔ اس وقت رحم اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پروردگار کی کمر تھام لی (بخاری کتاب التفسیر۔ الذین کفروا۔ پارہ بیسواں صفحہ ۲۴)

۶۔ **اللہ تعالیٰ کا قدم دوزخ میں**۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے۔ یہاں تک پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دیگا۔ اس وقت کہے گی۔ بس بس میں بھر گئی (بخاری کتاب التفسیر سورہ ق۔ صفحہ ۴۴۳ مطبع احمدی لاہور پ۲۶۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس صفحہ ۲۷۴۲ مطبع صدیقی لاہور)

۷۔ **اللہ تعالیٰ کی سرگوشی**۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومن سے سرگوشی کریگا (بخاری کتاب المظالم پ۹ صفحہ ۶۰۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم صفحہ ۲۶۴۷

۸۔ **اللہ تعالیٰ دن قیامت کو ہنس دیگا**۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الکافر یقتل المسلم پارہ ۱۱ صفحہ ۵۲۔ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۹۳۔ صفحہ ۹۵)

۹۔ اللہ تعالیٰ ہنس بھی دیگا اور تعجب بھی کریگا۔ (بخاری کتاب المناقب پ۱۵ ص۱۰)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا دن قیامت کو مومنین کو دیدار ہوگا (بخاری کتاب التفسیر پارہ ۱۰ ص۱۰۲ رنع الحاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص۳۳ ص۹۰)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز پہلے اپنی صورت میں (بھیس بدل کر) دیدار دیگا (بخاری کتاب التفسیر پ۱۹ ص۱۲۷ مطبع احمدی و تفسیر موضح القرآن سورہ ن والقلم)

۱۲۔ قیامت کے روز زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کرے گا اپنے ہاتھ سے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد سادس ص۲۶۲۹)

۱۳۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۶۳۳)

۱۴۔ اللہ تعالیٰ رات اور دن کو گنہگاروں کی توجہ کیواسطے ہاتھ پھیلاتا ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۶۳۹)

۱۵۔ اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے جب بندہ ایک بالشت بڑھتا ہے جب بندہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک باع بڑھتا ہے۔ جب بندہ ایک باع بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف جلدی آتا ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۶۵۰)

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کی صورت۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اس کو ساٹھ گز بنایا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس ص۲۷۳ و مشکوۃ کتاب الآداب۔ باب السلام ربع ثالث ص۳۱۹)

۱۷۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ کرسی پر بیٹھیگا اور کرسی چرچر کرے گی جیسا کہ نیا چمڑا زین کا آواز کرتا ہے اور جناب رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ کی داہنی طرف کھڑے ہوں گے (مشکوۃ باب الحوض والشفاعۃ

۱۸۔ اللہ تعالےٰ کا چہرہ۔ روز قیامت اللہ تعالےٰ اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا کر دیدار دے گا (مشکوۃ باب رویتہ اللہ۔

۱۹۔ اللہ تعالےٰ نے روز قیامت ایک باغ میں مجلس کریگا۔ مومنین کے روبرو گفتگو ہوگی۔ پردہ نقاب اُٹھایا جائے گا۔ اور دیدار ہوگا (دیکھو مشکوۃ باب صفتہ الجنتہ واہلہا۔ الربع الرابع صد ۱۴۹ امرتسری)

۲۰۔ اللہ تعالےٰ ہر رات کو دنیا کی آسمان کی طرف اترتا ہے (بخاری پ ۵ صد ۱۴۱ صحیح مسلم صد ۲۵۸۸)

۲۱۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں۔ جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہیں اس سے دونوں ہاتھ کی پھیلائی نزدیک ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے۔ اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سادس صد ۲۵۹۴)

۲۲۔ اللہ تعالےٰ کو روز قیامت اہل جنت دیکھیں گے کہ انکا رب اوپر سے جھانک رہا ہے (سنن ابن ماجہ جلد اول صد ۸۰)

۲۳۔ اللہ تعالےٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی (مدارج النبوۃ باب وفات النبی)

۲۴۔ اللہ تعالےٰ بے ریش جوان ہے عرش پر ہے۔ جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے (حاشیہ بخاری پارہ تیسرا صد ۱۰۷) زیادہ دیکھو کتاب آئینہ مذہب سنی و ہفوات المسلمین)

الغرض مذہب اہلسنت کی معتبر و صحیح کتابوں میں اللہ تعالےٰ کی شان و جاہ و جلال میں اس قسم کے ہفوات و بہتان و افترا موجود ہیں۔ مسلمانو! سوچو اور انصاف سے غور کرو جس مذہب جس قوم جس ملت۔ جس دین میں نہ شان الوہیت ہو نہ شان نبوت نہ شان صحابہ اور نہ ہی ادب و ہم امہات المومنین وہ مذہب کس طرح حقانیت کا دعویٰ کر سکتا ہے سنی مسلمان یہ عقائد رکھ کر کیسے حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ کیا یہ عقائد یہود و نصاریٰ اور اہل ہنود کے نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جسم رکھتا ہے وہ صاحب مکان ہے۔ مسلمانو! آؤ بتاؤ کہ مذہب قیاسی دین دور از عقل و قیاس اجتہاد

کو چھوڑو ملاں۔ مولویوں کی مکر و فریب اور ریاکاری سے منہ موڑو اصلی اور حقیقی اسلام پاک مذہب امامیہ کا محکم دامن پکڑو۔ جو یہی راہ نجات اور ابدی حیات کا وسیلہ ہے

جعفری باش گر خدا خواہی
ورنہ در ہر طریق گمراہی

اللھم صلی علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد

وما علینا الا البلغ المبین

راقم ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ

ذریعۃ الفلاح در اصلاح دائرہ الاصلاح

حال ہی میں ایک رسالہ بنام "حضرات روافض کا خدا سے مقابلہ" دائرۃ الاصلاح نے شائع کیا ہے۔ لہذا منشی نعمت اللہ جان صاحب اختر رسابق سنی انے نہایت موزوں اور مہذب طریقہ میں انکا دندان شکن جواب دیا ہے۔ اس رسالہ میں نہ صرف اعتراضات کا جوب دیا گیا ہے۔ بلکہ اسناد معتبرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن جلانا پھاڑنا۔ اور اس کو تیر اندازی کا تختہ مشق منانا خلفائے اہلسنت کا شیوہ رہا ہے۔ اور انکے ہاں قرآن پاک کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ امام ابو حنیفہ صاحب کی نسبت اکابرین علمائے اہلسنت کی رائے بتائی گئی ہے کہ وہ اس کو علم قرآن وحدیث وفقہ سے بالکل بے بہرہ۔ قرآن کی بیقدری کرنیوالا۔ شرک کی جڑ لگانیوالا۔ اور خارج از اسلام فرقہ مرجیہ کا فرد جانتے تھے۔ دیگر آخر میں ایک بے بنیاد مشہور عام افواہ کا کہ "شیعوں میں حافظ قرآن نہیں ہوتے"۔ ازالہ کیا گیا ہے۔ ٹاوہ بٹھنڈہ۔ فیروزپور چھاؤنی وغیرہ میں شیعہ حفاظ کا کثیر التعداد بمجمع عام میں قرآن سنانا۔ اور حفاظ اہلسنت کا انکی صحت پر مہر کرنا اور تحریری سندات عطا کرنا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔

قیمت صرف ۳/

ضمیمہ

آئینہ مذہب حنفی

التماس ضروری

اگر صاحبان شیعہ ایسے ناحق بہتان کتب اہلسنت جماعت سے ثابت کرکے انکا جواب لکھیں یا خاکسار کو دروغگو ثابت کریں۔ تو یکصد روپیہ بطور انعام دیا جاوے گا۔ (بہتان الشیعہ صفحہ اول)

جواب شیعہ ۔ جناب ثنا صاحب آپ کے رسالہ کا جواب معتبر کتب اہلسنت والجماعت سے دیا گیا ہے۔ آپ کسی محقق و منصف مزاج عالم مسلمان یا آریہ یا عیسائی کو دکھادیں اور فیصلہ کرائیں۔ شان توحید و شان رسالت پر بہتان و افترا بیشتر بخاری وغیرہ سے لکھ چکا ہوں۔ اب آپ مذہب حنفی کے مسائل فقہیہ کو بھی غور سے پڑھئے۔ حسب وعدہ ایک صد روپیہ کسی معزز و معتبر شخص کے پاس جمع کرادیجئے اور سنتے جائیے

حضرت امام اعظم صاحب ۸۰ھ میں پیدا ہوئے آپ کا نام نعمان والد صاحب کا نام ثابت بن زوطی کابلی انژاد تھے۔ جوان ہوکر کوفہ میں حماد سے علم حاصل کیا۔ ہارون الرشید کے زمانہ میں آپ کے شاگرد قاضی ابویوسف قاضی القضاۃ بغداد مقرر ہوئے۔ پھر انہیں کے انتخاب و تجویز کے موافق تمام ممالک اسلامیہ میں قاضی مقرر کئے جانے لگے قاضی ابویوسف نے اپنے اس زمانہ قضاء قدر میں مذہب حنفیہ کی اشاعت میں قابل قدر کوشش کی۔ اور اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ اصول فقہ میں کتابیں تصنیف کیں اور دفتر مسائل فقہیہ مرتب کیا علامہ ابن خلکان عمار بن ابی مالک کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ کہ ابوحنیفہ کے شاگردوں میں کوئی بھی قاضی ابویوسف کے مثل نہ تھا انہیں نے امام ابوحنیفہ اور محمد بن ابی لیلی کے اقوال کو دنیا میں شائع کیا (خطط مقریزی جلد دوم ص ۳۴۳۔ تاریخ ابن خلکان تذکرہ قاضی ابویوسف)

قاضی ابو یوسف کو اپنے مذہب کی اشاعت میں اس سے بڑی مدد ملی کہ انکا مذہب طبیعت سلطنت و مزاج تمدن سے زیادہ موافق تھا۔ لہذا چونکہ انکے مذہب کے چار عنصروں میں عنصر قیاس غالب تھا۔ اس سے بھی انکو کچھ مدد ملی ہو تو کوئی جائے تعجب نہیں۔ قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی نے بقدر دو ثلث کے مذہب ابی حنیفہ سے انکار کیا ہے یعنے انکے مجموعہ فقہ میں سے دو ثلث کو قبول نہیں کیا اور خود اصلاح کی ہے۔ (منقول نسخہ قلمی بحوالہ کشف الغیاہب عن حدوث المذاہب صـ ۲۴)

امام ابو حنیفہ صاحب کو سترہ حدیثیں پہنچی ہیں (تاریخ ابن خلکان جلد اول صـ ۳۱۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۵۲) امام صاحب حدیث میں یتیم تھے۔ انکی نہ رائے کام کی ہے نہ حدیث۔ قیاس و اوہام کے امام ہیں۔ علماء نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ محدثین کے نزدیک ناقص الحافظہ ہیں۔ اور حدیث میں غلطیاں کرنے والے ہیں۔ بڑے بڑے محدثین نے انسے ایک حدیث بھی نقل نہیں کی (حقیقۃ الفقہ صـ ۵۲ تا صـ ۵۷)

شاہ بیرس کے زمانہ ۶۶۵ھ میں چار مذہبوں کے چار قاضی مقرر ہوئے آخر سلطان فرج بن برقوق نے جو اشراک چرا کسہ کہا جاتا تھا۔ اول نویں صدی میں کعبے شریف کے اندر علاوہ مصلی ابراہیمی کے چار مصلے اور قائم کر دیئے۔ چار مصلے بدعت اور امر زبوں ہیں (حقیقۃ الفقہ صـ ۵۱، ۵۲)

مذہب حنفی کے بعد یکے بعد دیگرے۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اشعری فی زمانہ چکڑالوی۔ نیچری۔ مرزائی لاہوری۔ احمدی۔ قادیانی وغیرہ پیدا ہوتے گئے۔ مذاہب حنفی کو چھوڑ لے گئے اس سے فرقہ اہلحدیث سابق نام وہابی علیحدہ ہو گیا۔ مذہب حنفی چونکہ قیاسی و اجتہادی مذہب ہے۔ اس لئے اس کے ہزاروں مسائل خلاف کتاب اللہ و احادیث صحیحہ ہیں جیسے مثالاً:

ا۔ جو صحابہ کو گالی دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں (ترجمہ در مختار جلد اول صـ ۲۶۱ بحقیقۃ الفقہ صـ ۸)

۲۔ جو اللہ کی صفات اور دیدار کے منکر ہیں وہ کافر نہیں (ترجمہ در مختار جلد ا صـ ۲۶۱ از حقیقۃ الفقہ صـ ۸)

۳۔ بے ترتیب وضو کرلے تو جائز ہے (ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ ۹۔ ترجمہ ہدایہ

جلد اول ص۲۵ ترجمہ کنز ص۱۱)

۴۔ جب بارش کا پانی گرا یا بہتی نہر میں داخل ہوا تو وضو ہو گیا (ترجمہ عالمگیری جلد ۱ ص۵ ہدایہ جلد اول ص۶)

۵۔ نبیذ (شراب) تھوڑا پکا ہوا ہو اگرچہ نشہ آور ہو تب بھی وضو جائز ہے (ترجمہ عالمگیری جلد ۱ ص۲)

۶۔ باہم ننگے مرد اور عورت کی شرمگاہیں مل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (ترجمہ درمختار جلد ۱ ص۶۹) ترجمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۶ ۔ ترجمہ ہدایہ جلد ۱ ص۲۷ ۔ ترجمہ شرح وقایہ ص۲۷ ترجمہ منیۃ المصلی ص۴۷)

۷۔ اپنے ذکر یا دوسرے کے ذکر (آلہ تناسل) کو پکڑ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا ترجمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۶

۸۔ زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا (ترجمہ درمختار جلد ۱ ص۸۳)

۹۔ جانور یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں (ترجمہ درمختار جلد اول ص۸۳ ۔ ترجمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۹ ۔ منیۃ المصلی ص۵۵ ترجمہ ہدایہ جلد اول ص۴۳ ۔ حقیقۃ الفقہ ص۴۳)

۱۰۔ اپنے دبر میں حشفہ داخل کرے تو غسل فرض نہیں (ترجمہ درمختار جلد ۱ ص۸۰)

۱۱۔ کسی جانور کا ذکر فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں (ترجمہ درمختار جلد اول ص۸۳)

۱۲۔ ذکر پر کپڑا لپیٹ کر قبل یا دبر میں داخل کیا۔ اگر لذت حرارت نہ پائے۔ تو غسل فرض نہیں ترجمہ درمختار جلد اول ص۸۲ ۔ ترجمہ عالمگیری جلد ۱ ص۱۹ ۔ ترجمہ ہدایہ جلد ۱ ص۴۴ ۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص۱۹)

۱۳۔ بے شہوت لڑکے ذکر کو فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل فرض نہیں (درمختار جلد اول ص۸۳)

۱۴۔ چوپایہ کے فرج یا ران میں وطی کرے اگر انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں (ہدایہ جلد اول ص۴۳)

۱۵۔ دہ در دہ حوض میں کتا مردہ پڑا ہو تو اس کے دوسری طرف وضو جائز نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ا صـ۷۶ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ۸۵)

۱۶۔ کتا بہتے پانی میں بیٹھے تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے (ترجمہ درمختار جلد ا صـ۳۱۔ ترجمہ شرح وقایہ صـ۳۹)

۱۷۔ جنبی کا مستعمل پانی یعنے دھووَن پاک ہے (درمختار جلد اول صـ۱۰۳ ترجمہ شرح وقایہ صـ۸۶)

۱۸۔ استنجاء کا مستعمل پانی پاک ہے (ترجمہ ہدایہ جلد اول صـ۱۰۵ حقیقۃ الفقہ صـ۸۶)

۱۹۔ سور کا بال تھوڑے پانی میں گرجائے تو پانی پاک ہے (ترجمہ ہدایہ جلد ۲ صـ۳ حقیقۃ الفقہ صـ۸۶)

۲۰۔ کنوئیں میں کتا گرجائے۔ اگر منہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صـ۱۰۵)

۲۱۔ جنبی نے ڈول ڈھونڈھنے کے لئے غوطہ لگایا۔ تو جنبی اور پانی دونوں پاک ہیں (ترجمہ عالمگیری جلد ا صـ۶۱)

۲۲۔ پیشاب پاخانہ۔ منی۔ مذی بقدر ۳½ ماشہ کپڑے کو لگ جائے۔ تو کپڑا پاک ہے۔ ترجمہ عالمگیری جلد اول صـ۶۱۔ ترجمہ ہدایہ جلد ا صـ۶۱۔ صـ۲۳۵ قدوری صـ۷ از حقیقۃ الفقہ صـ۸۶)

۲۳۔ کم عمر لڑکی سے جماع کرنے کے بعد ذکر دھونا بھی ضروری نہیں ترجمہ درمختار جلد اول صـ۱۳)

۲۴۔ کم عمر لڑکی سے جماع کرنے کے بعد ذکر دھووے غسل ضروری نہیں اور وضو نہیں ٹوٹتا (عربی درمختار جلد اول صـ۱۳)

۲۵۔ پیشاب اور خون پینا اور مردار کھانا بیمار کو جائز ہے (ترجمہ درمختار جلد ۲ صـ۲۲۴۔ ترجمہ شرح وقایہ صـ۴۰۶ حقیقۃ الفقہ صـ۸۷)

۲۶۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کا پیشاب پاک ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صـ۱۰۶۔ ترجمہ ہدایہ جلد اول صـ۱۱۸/۱۱۹ ۔ صـ۲۳۲۔ ترجمہ شرح وقایہ صـ۵۱ وغنیۃ المصلی صـ۹۴ حقیقۃ الفقہ صـ۸۷)

۲۷۔ چمگادڑ و چوہے کا پیشاب پاک ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صـ۱۵۳۔
ترجمہ عالمگیر جلد اول صـ۳۱)

۲۸۔ پاخانہ میں قرآن اگر صرف توڑ توڑ کر پڑھے تو جائز ہے (ترجمہ عالمگیری جلد
چہارم صـ۲۶۴ حقیقۃ الفقہ صـ۵۹)

۲۹۔ فرج کی رطوبت پاک ہے بالاتفاق جیسے رینٹ تھوک وغیرہ (ابوحنیفہ) مترجم
درمختار جلد ا صـ۸۳ مترجم ہدایہ جلد اول صـ۲۴۱ حقیقۃ الفقہ صـ۵۹)

۳۰۔ جس عضو پر نجاست لگی ہو وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے
(مترجم عالمگیری جلد اول صـ۶۱۔ منیہ صـ۵۷۔ بہشتی زیور حصہ ۲ صـ۱۸۔ حقیقۃ الفقہ صـ۵۹

۳۱۔ خون سے الحمد (سورہ فاتحہ) ضرورتاً لکھنا جائز ہے (ترجمہ درمختار
جلد اول صـ۷۱ از حقیقۃ الفقہ صـ۵۹)

۳۲۔ جو نکسیر بند نہ ہوتی ہو تو قرآن کی آیت کو خون سے پیشانی پر لکھنا جائز ہے
ترجمہ عالمگیری جلد ۴ صـ۳۲۶ حقیقۃ الفقہ صـ۵۹)

۳۳۔ کافر کا جوٹھا پاک ہے (مترجم درمختار جلد ا صـ۱۱۱ مترجم عالمگیری جلد ا
صـ۳۲ مترجم ہدایہ جلد ا صـ۱۲۷)

۳۴۔ جنبی کو قرآن لکھنا درست ہے بشرطیکہ چھوا نہ جائے (مترجم شرح
وقایہ صـ۷۰)

۳۵۔ پیاسے کو شراب پینا جائز ہے (مترجم درمختار جلد اول صـ۱۰۶
حقیقۃ الفقہ صـ۹۰)

۳۶۔ جو گوشت شراب میں پکایا گیا ہو وہ تین بار جوش دینے سے پاک ہے
(ابو یوسف) مترجم درمختار جلد اول صـ۱۵۷۔ مترجم عالمگیری جلد اول صـ۵۶۔ جلد ۴
صـ۴۰۷۔ مترجم جلد اول ہدایہ صـ۲۴۳)

۳۷۔ سور نجس العین نہیں (ابوحنیفہ) مترجم درمختار جلد ۴ صـ۲۷۱ حقیقۃ
الفقہ صـ۹۲)

۳۸۔ سور کی بیع جائز ہے (مترجم منیہ صـ۴۷ حقیقۃ الفقہ صـ۹۲)

۳۹۔ اگر مسلمان نے وکیل کیا ذمی کو شراب یا سور بیچنے کے لئے تو یہ وکیل

اور یہ بیع وشرا صحیح (ابو حنیفہ) غایۃ الاوطار ترجمہ در مختار جلد سوم صـ۸۵)

۴۰۔ سور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور اس کی بیع جائز ہے (منیۃ المصلی صـ۳۳)

۴۱۔ سور کے بال پاک ہیں (ہدایہ مطبوعہ مصطفائی جلد دوم صـ۳۹) امام محمدؒ کے نزدیک۔

۴۲۔ سور یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے (مترجم ہدایہ جلد ا صـ۱۴۷ حقیقۃ الفقہ صـ۹۳)

۴۳۔ کتا نجس العین نہیں (مترجم جلد اول صـ۱۰۵ اعربی صـ۱۶۔ مترجم عالمگیری جلد اول صـ۲۵۔ مترجم ہدایہ جلد ا صـ۹۴۔ صـ۱۱۱ حقیقۃ الفقہ صـ۹۲)

۴۴۔ بھیگے کتے کی چھینٹوں سے اور اس کے کاٹنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا (مترجم در مختار جلد ا صـ۱۰۵ مترجم ہدایہ جلد ا صـ۱۱۲)

۴۵۔ کتے کی بیع جائز ہے (مترجم ہدایہ جلد ا صـ۱۱۲ حقیقۃ الفقہ صـ۹۲)

۴۶۔ کتے کے بالوں کا آزار بند بنانا جائز ہے اور تکیہ بنانے میں مضائقہ نہیں۔ (مترجم ہدایہ جلد اول صـ۲۳ حقیقۃ الفقہ صـ۹۲)

۴۷۔ کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں (مترجم در مختار جلد ا صـ۱۰۵ مترجم ہدایہ جلد اول صـ۱۱۲)

۴۸۔ کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے (مترجم در مختار جلد اول صـ۱۰۵۔ مترجم جلد اول صـ۱۱۲۔ حقیقۃ الفقہ صـ۹۲)

۴۹۔ کتے اور ہاتھی کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے (مترجم در مختار جلد ا صـ۱۰۴ مترجم شرح وقایہ صـ۴۷)

۵۰۔ مردار جانور کا چمڑا دھوپ یا ہوا میں سکھا لینے سے پاک ہو جاتا ہے (مترجم عالمگیری جلد ا صـ۲۲۔ بہشتی زیور حصہ ا صـ۷۷)

۵۱۔ سوا سور کے حرام جانوروں پر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا گیا۔ تو اس کے کل اجزا چربی اور گوشت پاک ہے (مترجم در مختار جلد ۴ صـ۲۷۔ مترجم ہدایہ جلد ۴ صـ۱۷۳ منیہ صـ۴۸۔ حقیقۃ الفقہ صـ۹۳)

۵۲۔ سوا سور کے سب کے بال پاک ہیں (مترجم درمختار جلد اول صـ۱۰۵۔ حقیقۃ الفقہ صـ۹۳)

۵۳۔ پٹھے مردار کے پاک ہیں (مترجم درمختار جلد اول صـ۱۰۵۔ مترجم عالمگیری جلد اول صـ۳۲۔ مترجم ہدایہ جلد ۱ صـ۱۱۳۔ مترجم شرح وقایہ صـ۴۹)

۵۴۔ مردار کا پنیر اور دودھ پاک ہے (مترجم درمختار جلد ۱ صـ۱۰۵۔ مترجم عالمگیری جلد اول صـ۳۲)

۵۵۔ آدمی کے کان پاک ہیں (مترجم درمختار جلد ۱ صـ۲۰۵)

۵۶۔ اگر جانور نجاست وغیر نجاست دونوں کھاتا ہو اس طرح کہ اس کا گوشت گندہ نہ ہو تو حلال ہے جیسے وہ حیوان حلال ہے جو پالا گیا ہو سوئر کے دودھ سے کہ اس کا گوشت تغیر نہیں ہوتا۔ اور جو دودھ اس کا نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اس کا کچھ اثر باقی نہیں رہتا (غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درالمختار نولکشور جلد چہارم صـ۱۹۶)

۵۷۔ کتا اور گدھا ذبح کر کے اس کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے (مترجم عالمگیری جلد سوم صـ۸۱)

۵۸۔ جو حلوان سوئر کے دودھ سے پالا گیا ہو۔ وہ حلال ہے (مترجم درمختار جلد چہارم صـ۱۹۶)

۵۹۔ کتے کی ہڈی سے دوا کرنا جائز ہے (مترجم عالمگیری جلد چہارم صـ۳۲۴ مترجم ہدایہ جلد چہارم صـ۲۹۶)

۶۰۔ مردار کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے (مترجم عالمگیری جلد ۴ صـ۳۲۶)

۶۱۔ سوئر کا شکار کرنا درست ہے (مترجم شرح وقایہ صـ۵۷۹)

۶۲۔ سوا سوئر کے اور جانوروں کی کھال اور گوشت شکار کرنے سے پاک ہو جاتا ہے (شرح وقایہ صـ۵۷۹)

۶۳۔ حرام جانور کتا۔ بھیڑیا۔ گیدڑ وغیرہ اگر بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جاوے تو کھال اس کی پاک ہے بلا دباغت اور سوئر کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے (فتاوی قاضیخان نولکشور جلد اول صـ۱۱)

۶۴۔ اذان فارسی وغیرہ ہر زبان میں جائز ہے۔ اگر لوگ سمجھ لیں۔ کہ اذان ہوئی ہے (مترجم درمختار جلد اوّل صـ۲۲۵ حقیقۃ الفقہ صـ۴۹)

۶۵۔ بسم اللہ کا منکر کافر نہیں (مترجم درمختار جلد اوّل صـ۲۴۹ حقیقۃ الفقہ صـ۹۵)

۶۶۔ سلام کیوقت قصداً پاد مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں (مترجم درمختار جلد ۱ صـ۲۴۵ و صـ۲۸۶۔ مترجم جلد اول صـ۴۰۵۔ مترجم شرح وقایہ صـ۱۱۵۔ کنز صـ۴۴)

۶۷۔ نمازی جنب آدمی یا کتا منہ بندھا لے کر نماز پڑھے تو جائز ہے۔ (مترجم درمختار جلد اوّل صـ۱۸۷)

۶۸۔ نمازی کی پیٹھ پر کتا بیٹھ جائے۔ منہ سے لعاب نہ نکلے تو مضائقہ نہیں (بہشتی زیور حصہ ۱۱ صـ۳۳)

۶۹۔ کتے بلی کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (مترجم درمختار جلد اوّل صـ۲۸۶)

۷۰۔ پرندے پر پتھر پھینکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (مترجم درمختار جلد ۱ صـ۲۹۳۔ مترجم عالمگیر جلد ۱ صـ۱۴۲)

۷۱۔ نماز میں ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک رکن کے بعد ایک ایک ہران مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (منیہ صـ۱۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۷)

۷۲۔ مستحق امامت وہ ہے۔ جس کی بیوی اچھی ہو (مترجم درمختار جلد ۱ صـ۲۵۹)

۷۳۔ خطبہ جمعہ بے وضو پڑھنا درست ہے (مترجم درمختار جلد ۱ صـ۳۷۰ ہدایہ جلد اول صـ۶۴۲)

۷۴۔ شروع کرنا نماز کا سوا عربی کے درست ہے۔ اگرچہ عربی جانتا ہو (مترجم درمختار جلد اول صـ۲۱ مترجم جلد اوّل صـ۳۳۱)

۷۵۔ ناف یاران میں جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۱)

۷۶۔ روزہ میں جلق لگانے سے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم درمختار جلد اول صـ۵۱۲ ہدایہ جلد اول صـ۸۹۳)

۷۷۔ اگر زنا کے خوف سے جلق لگا کر منی نکال دے تو توقع ہے۔ کہ وبال نہ ہو (در مختار جلد اصد ۵۱۲ مترجم)

۷۸۔ چوپایہ کے فرج یا مردے سے جماع کرے اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم در مختار جلد اول صد ۵۱۵ مترجم عالمگیری جلد اول صد ۲۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد اول صد ۵۹۳ مترجم شرح وقایہ صد ۱۸۷۔ مالابد منہ صد ۹۴)

۷۹۔ مردہ عورت سے وطی کرے چھوٹی لڑکی یا بہیمہ سے وطی کی یا ران یا پیٹ میں وطی کی یا بوسہ لیا تو روزہ کا کفارہ نہیں (مترجم در مختار جلد اول صد ۵۱۵

۸۰۔ منی اپنے ہاتھ سے نکالے یا عورت کے ہاتھ سے یا عورت و مرد باہم ننگے ہو کر شرمگاہیں ملائیں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم در مختار جلد اول صد ۵۱۵)

۸۱۔ سوتی عورت یا مجنونہ سے جماع کرے تو روزہ کا کفارہ نہیں (مترجم در مختار جلد اول صد ۵۱۵ ہدایہ جلد اول صد ۵۹۷۔ کنز الدقائق صد ۸۷۔ مالابد صد ۹۳۔ بہشتی زیور حصہ ۳ صد ۱۵)

۸۲۔ عورت نے شوہر کو مساس کیا۔ اور شوہر کو انزال ہوا تو روزہ فاسد نہیں (مترجم عالمگیری جلد اول صد ۲۹۲۔ مترجم ہدایہ جلد اول صد ۵۹۳)

۸۳۔ عورتیں چپٹی لڑاویں۔ اگر انزال نہ ہو تو روزہ فاسد نہیں (مترجم عالمگیری جلد اول صد ۲۹۲)

۸۴۔ جو روزہ میں زنا کے ڈر سے جلق لگائے یا جانور سے صحبت کرکے منی نکال دے۔ تو ثواب ہے (مترجم ہدایہ جلد ا صد ۵۹۳۔ حقیقۃ الفقہ صد ۱۰۱)

۸۵۔ اغلام کرانے سے روزہ کا کفارہ نہیں (ابو حنیفہ ہدایہ جلد اول صد ۵۹۲ حقیقۃ الفقہ صد ۱۰۱

۸۶۔ روزہ دار عورت یا مرد سے اغلام کرے تو کفارہ نہیں (مترجم ہدایہ جلد اول صد ۵۹۳)

۸۷۔ ران وغیرہ میں جماع کرے اور انزال ہو جائے تو روزہ کا کفارہ نہیں (ہدایہ جلد اول صد ۹۰۷)

۸۸ - مرد کا آلہ منتشر ہوا - اور اس نے بہ شہوت جورو کو طلب کیا - اس درمیان میں اس نے اپنی بیٹی کی ٹانگوں میں داخل کیا - تو اگر حرکت انتشار کی نہ بڑھی تو جورو حرام نہیں - اگر بڑھ گئی تو جورو حرام ہے (مترجم فتاوی عالمگیری صـ۱۷ - حقیقۃ الفقہ صـ۱۰۳)

۸۹ - نکاح موقت (متعہ) امام زفر کے نزدیک جائز ہے شرح وقایہ صـ۲۳۸ حقیقۃ الفقہ صـ۱۰۴)

۹۰ - شراب اور سور نکاح کے مہر کے بدلے میں ہو تو نکاح صحیح ہے (شرح وقایہ صـ۲۴۹)

۹۱ - مرد انتہائے مغرب میں ہو اور عورت انتہائے مشرق میں اتنے فاصلہ پر کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو - کسی طرح انکا نکاح کر دیا گیا - اگر بعد تاریخ نکاح کے عورت چھ مہینہ میں بچہ جنے - تو یہ بچہ ثابت النسب ہوگا - حرامی نہ ہوگا - بلکہ یہ اس مرد کی کرامت تصور کی جائے گی (مترجم درمختار جلد ۲ صـ۲۴ - حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۰۵)

۹۲ - نکاح ہو گیا اور رخصت نہ ہوئی لڑکا پیدا ہو گیا - تو شوہر ہی کا ہے - حرامی نہیں (بہشتی زیور حصہ ۴ صـ۱۹ - حقیقۃ الفقہ)

۹۳ - میاں پردیس میں ہے - برسیں گذر گئیں - یہاں لڑکا پیدا ہو گیا - تو شوہر کا ہے - بہشتی زیور ۴ صـ۲۹)

۹۴ - عدت میں سیاہ ماتمی لباس پہننا جائز ہے (مترجم درمختار جلد دوم صـ۲۲۹ - حقیقۃ الفقہ)

۹۵ - کم عمر لڑکی یا مردہ جانور سے وطی کرے تو حد نہیں (مترجم درمختار جلد دوم صـ۴۰۳)

۹۶ - جو عورتیں ہمیشہ کے لئے حرام ہیں - ماں - بہن - بیٹی - خالہ - پھوپھی وغیرہ ان سے نکاح کرکے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں (ابو حنیفہ - مترجم درمختار جلد دوم صـ۴۴ - مترجم عالمگیری جلد دوم صـ۶۷ - مترجم ہدایہ جلد دوم صـ۴۵۷ - مترجم شرح وقایہ صـ۲۳۴ - کنز صـ۱۹۱ - قدوری صـ۲۴۶ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ۱۰۶ - فتاوے

قاضی خاں جلد چہارم صـ۸۲۱)

۹۷- محرمات سے حرام جان کر کے بھی نکاح کرے تو حد نہیں (ابوحنیفہ درمختار جلد دوم صـ۴۱۴)

۹۸- جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو (خرچی دے کر) زنا کرے تو حد نہیں درمختار جلد دوم صـ۴۱۶- عالمگیری جلد دوم صـ۶۷۱ کنز صـ۱۹۲- فتاوے قاضی خاں جلد چہارم صـ۸۲۱)

۹۹- اندھا- گونگا زنا کرے تو اس پر حد نہیں (درمختار جلد دوم صـ۴۰۱

۱۱۰- خلیفہ اور امام اور بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں (درمختار جلد دوم صـ۴۱۷ عالمگیری جلد دوم صـ۶۷۵- ہدایہ جلد دوم صـ۴۶۳)

۱۰۱- اغلام کرنے سے حد نہیں آتی (ابوحنیفہ درمختار جلد دوم صـ۴۱۵- عالمگیری جلد دوم صـ۶۷۳ ہدایہ جلد دوم صـ۴۵۷- شرح وقایہ صـ۳۳۱- کنز صـ۱۹۲- قدوری صـ۲۲۶

۱۰۲- اپنی بیوی یا لونڈی سے جلق لگوالے تو نہ حد ہے نہ تعزیر (درمختار جلد دوم صـ۴۱۵)

۱۰۳- کسی کی لونڈی رہن ہو- اور اس سے زنا کرے تو حد نہیں (درمختار جلد دوم صـ۴۱۳)

۱۰۴- جس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا- جو اس کو حلال نہ تھی- پھر اس سے صحبت کی- تو ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد واجب نہیں (ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صـ۶۶۶)

۱۰۵- اگر کوئی شخص اپنے بیٹے- پوتے- پڑپوتے وغیرہ کی لونڈی سے زنا کرے- اور یہ بھی کہے- کہ میں جانتا ہوں کہ یہ میرے لئے حلال نہیں تو بھی اسپر حد نہیں (فتاوے قاضی خاں نولکشور- جلد ۴ صـ۸۲۰- کتاب الحدود سطر ۳)

۱۰۶- اگر کوئی مجوسیہ عورت سے بیاہ کرے یا اپنی سالی یا ساس سے بیاہ کرے یا خاوند والی عورت سے بیاہ کرے- ایسے وہ فعل کرے- اور یہ بھی کہے کہ میں جانتا ہوں- کہ یہ سب مجھ پر حرام ہیں- لیکن ان تمام وجہوں سے ابوحنیفہ صاحب کے نزدیک حد واجب نہیں (فتاوی قاضیخاں نول کشور جلد ۴ صـ۸۲۰- سطر ۷)

۱۰۷۔ اگر کسی نے خاوند والی عورت سے بیاہ کیا۔ پھر اس سے وطی کی۔ اگرچہ یہ کہے کہ یہ حلال نہیں۔ تو بھی ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک اس پر حد نہیں (فتاوی قاضی خاں جلد چہارم صفحہ ۸۲۱ نول کشور)

۱۰۸۔ اگر اپنی عورت یا لونڈی سے حیض یا نفاس میں وطی کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔ (فتاوی قاضیخاں جلد ۴ صفحہ ۸۲۱ سطر ۱۷)

۱۰۹۔ اگر کوئی مرد کسی بالغ مرد سے لواطت کرے تو اسے تعزیر کی جائے۔ لیکن اگر لڑکے سے کرے تو اس پر کچھ نہیں۔ فتاوے قاضی خاں جلد چہارم صفحہ ۸۲۸ سطر ۹)

۱۱۰۔ جھوٹا گواہ گذار کر بیگانی عورت کے لینے اور اس سے صحبت کرنے پر امام اعظم کے نزدیک گناہ نہیں (ہدایہ مطبوعہ مصطفائی جلد دوم صفحہ ۳۵ شرح وقایہ صفحہ ۲۳ کنز الدقائق کلاں دہلی صفحہ ۲۵۹۔ فتاوے عالمگیری دہلی جلد ۳ صفحہ ۱۰۷)

۱۱۱۔ حد نہیں مرد غیر مکلف کے زنا کرنے سے ساتھ عورت مکلفہ کے مطابقاً نہ مرد پر نہ عورت پر اور حد نہیں اس عورت کیساتھ زنا کرنے سے جس کو زنا کیواسطے مزدوری دی گئی (غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار نول کشور جلد دوم صفحہ ۱۶)

۱۱۲۔ تسکین شہوت کی نیت سے مشت زنی کرنے میں گناہ نہیں (فتاوے قاضی خاں جلد اول صفحہ ۱۰۱)

۱۱۳۔ کتے کو گود میں اٹھا کر یا بغل میں دبا کر نماز پڑھنی درست ہے (مترجم در مختار جلد سوم صفحہ ۱۰۶)

۱۱۴۔ مسلمان مسلمان سے دار الحرب میں سود لے تو جائز ہے (عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۹۰۔ شرح وقایہ صفحہ ۳۹۶)

۱۱۵۔ مسجد کو گوبر مٹی سے لیپنا جائز ہے (مترجم ہدایہ جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

۱۱۶۔ مرد اپنے ذکر کو اپنی عورت کے منہ میں داخل کرے تو مکروہ ہے بعض کے نزدیک مکروہ بھی نہیں (مترجم عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۳۵)

۱۱۷۔ زمین کو غصب کر کے مسجد بناوے تو ڈر نہیں۔ (عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۳۶۹)

۱۱۸۔ شراب جو و سیب و شہد کی اس قدر پیے کہ نشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

(عالمگیری جلد چہارم صلا ہدایہ جلد چہارم صتہ ۳۹ شرح وقایہ صصہ)

۱۱۹- شراب چھوارے اور منقی کی حلال ہے (قدوری صـ۲۳۲)

۱۲۰- نبیذ- شہد- انجیر- گیہوں- جوار- جوا کی شراب لہو و لعب کے لیے نہ پیے تو حلال ہے (ابوحنیفہ و ابو یوسف) ہدایہ جلد چہارم صـ۳۹۹- درمختار جلد چہارم صـ۲۶۴ صـ۲۶۵ عالمگیری جلد ۴ صـ۸۰ نہر- کنز صـ۳۸۶- مالا بد صـ۷۱)

۱۲۱- تحقیق یہ کہ بھنگ مباح ہے (ہدایہ جلد ۲ صـ۷۶)

۱۲۲- ضرورتاً نماز میں بچہ کو لینا جائز ہے (درمختار جلد اول صـ۳۰۵- عالمگیری جلد اول صـ۱۰۴)

۱۲۳- حضرت عیسیٰ نازل ہو کر امام ابو حنیفہ کے مذہب پر حکم کریں گے (در مختار جلد اول صـ۲۴)

۱۲۴- حضرت خضر نے امام ابو حنیفہ سے تیس برس علم حاصل کیا پھر حضرت خضر سے امام قشیری نے تین برس میں علم حاصل کر کے ہزار کتابیں تصنیف کیں پھر انکو صندوق میں نہر جیحوں میں امانت رکھیں حضرت عیسیٰ ان کتابوں کو نکال کر عمل کریں گے (درمختار جلد اول صـ۲۴ حقیقۃ الفقہ صـ۷۷)

۱۲۵- فقہ کا سیکھنا افضل ہے- قرآن کے سیکھنے سے (درمختار جلد اول صـ۱۱- عالمگیری جلد چہارم صـ۳۵۹- ہدایہ جلد اول صـ۴۲۲ حقیقۃ الفقہ صـ۷۹)

۱۲۶- مسلمان فاسق عام فرشتوں سے افضل ہیں (درمختار جلد ۱ صـ۲۴۵)

۱۲۷- فارسی میں اللہ بزرگ است پڑھکر ذبح کرے تو جائز ہے (عالمگیری جلد ۴ صـ۲۱۱)

۱۲۸- جو جانور کہ کھائے جاتے ہیں- انکو شراب پلائی گئی ہو پھر اسیوقت ذبح کر دیا گیا- تو حلال ہے (درمختار جلد چہارم صـ۱۹۶- عالمگیری جلد چہارم صـ۳۰۰- ہدایہ جلد چہارم صـ۲۷۷)

۱۲۹- جو کوا مردار اور دانہ کھاتا ہو وہ حلال ہے (درمختار جلد چہارم صـ۱۷۷ عالمگیری جلد چہارم صـ۲۱۸ ہدایہ جلد چہارم صـ۱۶۵- شرح وقایہ صـ۵۵۴- قدوری صـ۲۳۶ مالا بد منہ صـ۶۹)

۱۳۰- چمگادڑ اور اُلّو کا گوشت حلال ہے (عالم گیری جلد چہارم ص۲۱۶ مترجم فتاوئے ہندی۔

۱۳۱- آیت پر حدیث کو مقدم کرنا ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔ (شرح وقایہ ص۶۱)

۱۳۲- حدیث سے آیت منسوخ ہو جاتی ہے (در مختار جلد اول ص۴۷۵ جلد چہارم ص۳۹۸)

۱۳۳- حوض میں کتا گر کر مر گیا۔ اگر تہ میں بیٹھ گیا تو وضو جائز ہے (در مختار جلد اول ص۹۹)

۱۳۴- شراب میں آٹے کی گوندھی ہوئی روٹی پکائی گئی۔ اگر سرکہ ڈالا جائے تو پاک ہے (در مختار جلد اول ص۱۵۸۔ عالمگیری جلد اول ص۶۰ حقیقۃ الفقہ ۹۰)

۱۳۵- شرابیوں کے کپڑے نجس نہیں ہوتے (در مختار جلد اول ص۱۱۳ ہدایہ جلد اول ص۲۴۷)

۱۳۶- قوت حاصل کرنے کے لئے اس قدر شراب پی لینی جائز ہے کہ نشہ نہ کرے۔ ہدایہ مترجم فارسی نول کشور جلد چہارم ص۱۳۱۔ شرح وقایہ عربی نول کشور ص۳۶۴)

۱۳۷- شراب کا سرکہ بنانا اور اس کا کھانا پینا جائز ہے (ہدایہ چھاپہ مصطفائی جلد دوم ص۴۴۳)

۱۳۸- ضرورت کے لئے سور کے بالوں سے کام لینا اور فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ ہدایہ مطبوعہ دہلی جلد ۳ ص۲۷)

۱۳۹- ابو حنیفہ اور محمد صاحبان کے نزدیک سور کے بالوں سے موزے سینے جائز ہیں (تفسیر کبیر جلد دوم ص۱۳۸)

۱۴۰- امام مالک نے فرمایا جوٹھا کتے اور سور کا پاک ہے (کنز الدقائق ص۱۷ حاشیہ ۳) (منقول از کتاب حقیقۃ الفقہ المسمی بہ ضیافتہ الاحبہ مطبوعہ ہاشمی دہلی)

نتیجہ۔ یہ ہے کہ مذہب حنفی اور اس کی حنفائیت اور سشر مناک مسائل جس پر اہلسنت والجماعت کی شریعت اسلام اور ایمان کا دارومدار ہے امام اعظم

صاحب نے صریحاً اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور فرمان آئمہ الھدیٰ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انحراف و انکار کیا ہے اور شریعت محمدیہ صلعم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے قیاس کو مذہب بنا دیا ہے۔ مذہب حنفی سر سے لیکر پاؤں تک کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف ہے مسلمانوں کو گمراہی اور اندھیرے میں رکھا ہوا ہے اور صراطِ مستقیم و راہِ نجات سے بہکایا ہوا ہے۔

مسلمانو! تم غور کرو اور انصاف کرو کیا یہی حقانیت اسلام ہے۔ کیا یہی روحانیت اسلام ہے۔ کیا یہی طہارت اسلام ہے کیا یہی صداقت اسلام ہے جو امام اعظم صاحب کوفی کے مذہب میں پائی جاتی ہے۔ کیا یہ مسائل وہم اور گیوں کے نہیں۔ مسلمانو! موت سے پہلے تم فکر کرو۔ اور سوچو کہ اللہ کے پیارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم کو کس کے سپرد کیا تھا۔ کتاب اللہ و عترتی اھلبیتی کا فرمان موجود ہے۔ ان لوگوں نے دونوں کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس اور اجتہاد اور اجماع سے فرقہ بندی کر لی۔ اور مسلمان اصلی راستہ سے بھٹک گئے۔ مسلمانو! قیامت سر پر ہے۔ آسمانی نشانی بڑے زور و شور سے تم کو جگا رہی ہیں۔ آؤ ان تمام بناوٹی مذاہب کو چھوڑ کر پاک اور مقدس اور معصوم آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا محکم دامن پکڑ لو۔ یہی سیدھا اور حقیقی نجات کا راستہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

واخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

حررہ ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر مبشر جعفری جھنگ سیالوی کربلائی سابق حنفی سنی۔

تمام شد

مختصر فہرست کتب

فلسفۃ الاسلام

وہ نایاب گوہر جسے منصف دنیا کی نگاہیں تلاش کر رہی تھیں۔ وہ انمول موتی جو فلسفۂ اسلام کے خزانے میں مکنون تھا۔ وہ اعلےٰ مضامین جو اردو دان پبلک کی نگاہوں سے پوشیدہ تھے۔ وہ مقدس الفاظ اور مطالب جن کی زیارت کے لئے آنکھیں ترستی تھیں۔ تحقیقات جدیدہ کا وہ خزانہ ہر شخص جس سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ معرفت کا وہ چھلکتا ہوا ساغر جس سے سرشار ہونے کی ابھی تک کوئی سبیل پیش نظر نہ تھی۔ آج زمانہ کی محفل میں کتاب ہدایت نصاب فلسفۃ الاسلام کے نام سے طبع اور شائع ہو کر گردش کر رہا ہے۔ جس کے بت شکن براہین باہرہ ساطعہ اور اصنام فگن قوانین قاہرہ قاطعہ اردوئے معلےٰ کی ملاحتوں میں ملکر شادکام کئے دیتی ہیں۔ اس کا ہر ہر مسئلہ اسلام کا فلسفہ موجودہ زمانے کے فلاسفر اور طبقہ محققین کے کانوں میں گونج رہا ہے جسکے قابل عزت و قدر ہونے کی بین دلیل اور کافی ضمانت ہے۔ کہ کتاب مذکور منجملہ تصنیفات و افادات اعلیحضرت رئیس الشیعہ۔ مدار الشریعہ حجۃ الاسلام۔ نائب امام صدر المفسرین و سلطان المحدثین محی الملت والدین۔ نباض دہر۔ فقیہ عصر حکیم الامہ سرکار شریعتمدار جناب قبلہ و کعبہ علامہ السید علی الحائری صاحب مجتہد العصر والزمان و ادام ظلہ العالی ہے۔ اس حصہ اوّل میں نبوت۔ رسالت اور اسلام کے جملہ مسائل متعلقہ کا مکمل فلسفہ اور اس کے ہر ہر مسئلہ کی گوناگوں خوبیوں کو ایسا مدلل بیان کر دیا ہے کہ ہر سلیم العقل ایک دفعہ ملاحظہ کر لینے کے بعد اسلام تسلیم کئے بغیر چین نہیں لیتا۔ جو ہماری ناچیز کوششوں سے حسن اختتام کو پہنچا ہے۔ اور یہ اسی پاک پروردگار کا تفضل و احسان ہے جس نے خاکسار کو اس قابل کیا ہے کہ اس گراں بہا تحفہ کو انکی خدمت میں پیش کر رہا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محققین اور علم دوست طبقہ سے امید کامل ہے کہ اس جوہر بے بہا کی خریداری میں تاخیر نہ فرمائیں۔ تاکہ فوراً اس کتاب کا دوسرا حصہ جو فلسفۃ الایمان کے نام سے بالکل تیار اور مکمل ہے۔ جس میں امامت خلافت اور ایمان کے جملہ مسائل متعلقہ کا مکمل فلسفہ ہے۔ جلد تر طبع ہو کر طالبان ہدایت اور متلاشیان صراط مستقیم کی نجات کا باعث ہو سکے۔ تقطیع

۱۸×۲۲/۱۶ کے ۱۸۰ صفحات مفید اعلےٰ کاغذ پر یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی بھی نہایت عمدہ ہے باوجود ان تمام محاسن اور خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲/

رسالہ معراجیہ

جس میں معراج شریف کا عظیم الشان واقعہ اسلامی دنیا کے ہر طبقہ اور ہر فرقہ میں اہمیت کا پہلو لئے ہوئے ہے چنانچہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ صاف اور صریح نص قرآنی شاہد ہے۔ اس عجیب و غریب عظیم الشان واقعہ کی نسبت یہ رسالہ جس میں معرفت اور حقائق کے دریا بہا دیئے گئے ہیں۔ عالیجناب سرکار شریعتمدار مولانا مولوی سید حشمت علی شاہ صاحب قبلہ خیر اللہ پوری مدظلہ العالی کے قلم معجز رقم کا نتیجہ ہے۔ معراج کی فلاسفی کو جن جن دلائل قاطع اور براہین ساطع سے قبلہ صاحب موصوف نے بیان فرمایا ہے۔ وہ انہی کا حصہ ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان تمام اعتراضات کی تردید جو بعض اشخاص کم فہمی سے اس واقعہ پر کیا کرتے ہیں جس خوبی اور عرقریزی سے کی گئی ہے۔ وہ ہر ایک دماغ کا کام نہیں۔ علاوہ ازیں فلک الافلاک کی کیفیت بہشت بریں کی مسرت افزا سیر۔ دوزخ کے ہولناک نظارے مظہر العجائب و مظہر الغرائب اسد اللہ الغالب کل غالب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی قدر و منزلت ساکنان عرش کے نزدیک جو جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ملاحظہ فرمائی۔ اور جناب امیر علیہ السلام کا وصی قرار دیا جانا فرشتوں کا ایک دوسرے کو مبارک باد دینا۔ اور وصی رسول کی علمی فضیلت کا رب العزت کی جانب سے تعریف۔ الغرض ایسے ایسے عجیب واقعات احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے قلمبند کئے گئے ہیں۔ جن کا مطالعہ ہر مومن مخلص کے علمی معلومات کے ازدیاد کا باعث اور ترقی ایمان کا موجب ہوگا۔ حضرات شائقین کی خدمت میں التماس ہے کہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر مستفید ہوں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت صرف ۴/

ثبوت خلافت

مولفہ جناب حاج الحرمین الشریفین ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر کربلائی جعفری سابق حنفی سنی جھنگ سیالوی۔ جس میں جناب امیر المومنین امام المتقین۔ مظہر العجائب والغرائب۔ امام المشارق والمغارب۔ نائب رسول مقبول و زوج بتول اسد

اللہ الغالب سیدنا مولانا وامامنا علی ابن ابی طالبؑ کی پاک و مقدس و روحانی زندگی۔ جہاد فی سبیل اللہ۔ خدمات اسلامی۔ سپہ سالاری و لسعیدی و جانشینی۔ خلافت بلافصل کو کتاب اللہ و کتب اہلسنت و قانون قدرت سے محققانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے قیمت صرف فی جلد عگر

آفتاب خلافت

جس میں مؤلف نے انیس علمائے اہلسنت و چار مورخین یورپ کی معتبر کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کو اپنا وزیر اور خلیفہ مقرر کر کے بنی ہاشم کو حکم دیا۔ کہ اس کی اطاعت کرو۔ اور بائیس علمائے معتبرین اہلسنت جو کہ نزول آیہ مبارکہ۔ یا ایھا الرسول بلغ الخ کے میدان غدیر میں ناقل اور قائل ہیں۔ ان کے منقولات سے خلافت بلافصل مولا علی کو حق کر کے دکھایا ہے قیمت صرف ۴ر

رسالہ آئینہ مذہب سنّی

مؤلفہ جناب ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر کربلائی جعفری سابق حنفی سنی جھنگ سیالوی۔

جس میں مذہب سنی کی نہایت ہی معتبر کتب صحاح ستہ سے عموماً اور صحیح بخاری سے خصوصاً ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اہلسنت والجماعت نے مذہب اسلام کو بدنام کیا ہے اور اللہ تعالےٰ جلشانہ کو ایک معمولی انسان خیال کر کے مجسم قرار دیا ہے۔ اور اس کو مکار فریبی و گمراہ کرنے والا کہا گیا ہے۔
نیز جناب رسول خدا صلعم کی شان رسالت میں سخت بے ادبی اور گستاخی کی ہے اہلبیت عظام کی سخت توہین کی ہے اور جو نماز فرقہ اہلسنت حنفی المذہب پڑھ رہا ہے وہ ناقص اور غیر مکمل ہے۔ وغیرہ بھی ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سنی مذہب بناوٹی قیاسی۔ اور اجتہادی ملاں مولویوں کا بنایا ہوا ہے۔ غرض کہ مؤلف نے اس میں اصولی بحث کر کے ہمیشہ کے لئے مناظرہ شیعہ سنی کو بند کر دیا ہے رسالہ آسان اور عام فہم ہے۔ ہر ایک مومن کے پاس اس کا ہونا نہایت ضروری اور لازمی ہے قیمت صرف ۱۰ ار

نماز شیعہ مترجم مع اصول دین - مصنفہ قبلہ جناب مولانا مولوی سید حشمت علیشاہ صاحب مجتہد العصر والزمان خیر اللہ پوری - جس میں اصول دین و فروع دین - نجاسات - غسل - تیمم وغیرہ وغیرہ درج کئے ہیں - قیمت صرف ۴/

ریاض جنت جس میں رباعیات مسدس و سلام در بیان شہادت جناب سید الشہدا حضرت امام حسینؑ نہایت موثر اور عمدہ کاغذ بر دیگر کتب سے بڑی محنت و جانفشانی کیساتھ اخذ کرکے تیار کی گئی ہے قیمت صرف ۴/

تحفہ محرم اس میں ماتم داروں کے لئے چیدہ چیدہ ماتمی نوحہ جات بڑی محنت اور جانفشانی کیساتھ دیگر کتب سے اخذ کرکے درج کئے گئے ہیں قیمت صرف ۳/

اعجاز مرتضےٰ نظم بزبان پنجابی - مصنفہ سید جوت علیشاہ صاحب نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت صرف ۲/

اعجاز امام موسیٰ رضا بزبان پنجابی - مصنفہ سید جوت علیشاہ صاحب نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت صرف ۵/

یادگار مظلوم جس میں - اردو - پنجابی - فارسی - نوحہ جات نہایت اعلےٰ قابل دید ہے قیمت صرف ۱/

نوٹ: ہمارے ہاں سے ہر مذہب و ملت کی کتابیں بھی ملسکتی ہیں ÷

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور - مغل حویلی

یہ وہ موعظہ جات ہیں جو جناب صدر المفسرین فخر المحققین علامہ سید علی الحائری صاحب بالقابہم نے لاہور میں مختلف مقامات پر کئے

موعظہ حسنہ الملقب بہ اظہار حقیقت بجواب رسالہ اظہار حقیقت

یہ وہی پانچ گھنٹہ کی مکمل تقریر اور حکمت بھرا موعظہ حسنہ ہے۔ جو ۲۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء بموقعہ بازار اندرون موچی دروازہ لاہور میں حضور علامہ صاحب مدظلہ نے دس ہزار مجمع عام میں مخالفین کے سات سوالوں کے جواب انہیں کی ۴۰ کتب معتمدہ سے عبارتیں پڑھکر سنائیں دوران تقریر میں کسی مخالف کو انکار کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ بلکہ انکے عالموں کو اپنے مواعظ میں آج مجبوراً ان مسائل کا علی الاعلان اقرار کرنا پڑا۔ موعظہ حسنہ کے ہردلعزیز ہونے کی اس سے بہتر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے۔ کہ عرصہ ڈیڑھ ماہ میں دو ہزار کی تعداد میں فروخت ہوگیا۔ اب ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء کو ایک ہزار کی تعداد میں دوسرا ایڈیشن چھاپنا پڑا۔ قیمت فی کاپی ۶ر

موعظہ غدیریہ

یہ وہی تین گھنٹہ کی معرکۃ الآرا تقریر موعظہ غدیریہ ہے۔ جو ۱۸ ماہ ذی الحجۃ الحرام کو جناب قبلہ و کعبہ علامہ صاحب مدظلہ نے تقریباً پانچہزار کے مجمع عام میں اس حدیث غدیر بیان فرماتے ہوئے معتبر و مستند کتب اہلسنت کی عبارتیں پڑھکر سنائیں اور تبلیغ رسالت غدیر خم کا نقشہ دکھا کر قلوب مخالفین پر ہمیشہ کے لئے کبھی نہ ٹوٹنے والی مہر لگادی۔ قیمت فی جلد ۵ر

موعظہ مباہلہ

یہ وہی معرکۃ الآرا موعظہ مباہلہ ہے جو ۲۴ر ذی الحجۃ الحرام کو حضور فیض گنجور حضرت علامہ صاحب دام ظلہ نے موضوع مباہلہ پر جامع نکات عجیبہ بیان فرماتے ہوئے ضمناً مخالفین خلافت حقہ کی رگ حیات کو کچھ ایسی طرح کچل ڈالا کہ تازیست اب ہنگامہ آرائی کی ان میں جرأت ہی پیدا نہ ہوسکے گی قیمت ۵ر